رومیو اور جولیٹ

ولیم شیکسپیئر

Romeo & Juliet

William Shakespeare

ترجمہ خالد احمد



رومیو اور جولیئٹ

ولیم شیکسپیئر

Romeo and Juliet

(by William Shakespeare)

اردو ترجمہ

خالد احمد

ISBN: 978-969-7985-07-4

سرورق: مایو

پرنٹر: ماس پرنٹرز

طابع: انسٹیٹیوٹ آف ہسٹاریکل اینڈ سوشل ریسرچ

اشاعتِ اول: دسمبر ۲۰۲۰

قیمت: ۵۰۰ روپے

خریداری اور رابطے کے لیے

ایڈمن آفیسر، انسٹیٹیوٹ آف ہسٹاریکل اینڈ سوشل ریسرچ

22-23، شہید ملت روڈ، کراچی

(9221)-34140035

انتساب

اپنے عزیز دوست طارق سہیل کے نام جنھوں نے اس
ترجمے کی اشاعت کا بیڑہ اٹھا کر میری اس کاوش کو سراہا

پیش لفظ

کسی زبان کی شاعری کو کسی دوسری زبان میں منتقل کرنا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ انگریزی میں جرمن، اطالوی، لاطینی یا یونانی زبانوں کے منظوم یا نثری ڈراموں کا ترجمہ کرنا کم دشوار ہے۔ اس لئے کہ چاروں پانچوں زبانوں کے بہت سے الفاظ کے ماخذ میں مماثلت ہے۔ لیکن انگریزی شاعری (اور شاعری بھی شیکسپئیر کی) کو اردو میں ڈھالنا جوئے شیر لانے والی بات ہے۔

شیکسپئیر کے ڈراموں کے ترجمے جو میری نظر سے گذرے ہیں ان میں مترجم کی علمیت کا احساس تو ضرور ہوتا ہے مگر ایسا لگتا ہے کہ مترجم کوئی علمی مقالہ لکھ رہا ہے۔ خالد احمد خاص طور پر اس بات کو ذہن میں رکھتے ہیں کہ اوّل تو ڈرامہ پڑھنے کے لئے نہیں لکھا جاتا، اسٹیج پر پیش کرنے کے لئے لکھا جاتا ہے۔ اور دوسرے یہ کہ ڈرامے کی عبارت اور مکالمہ ایک اداکار کی وہ زبان ہے جو وہ اِس لمحے، آج، ابھی، اپنے خیال کے اظہار کے لئے استعمال کر رہا ہے۔

رومیو اور جولیٹ ایک (love story) عشقیہ داستان ہے، اور جیسا کہ دوسری ایسی داستانوں (شیریں فرہاد، سسّی پنّوں وغیرہ) کا دستور ہے کہ بے پناہ محبت کرنے والوں کا انجام موت ہی ہوتا ہے، رومیو اور جولیٹ بھی موت سے ہم کنار ہو جاتے ہیں۔

یہ کھیل شیکسپیئر نے 1594 میں لکھا لیکن اُس وقت سے اب تک مغرب میں ہر عہد اور ہر صدی میں رومیو اور جولیٹ کئی بار پیش کیا جا چکا ہے۔ میرے خیال میں اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کھیل کی بُنت اور اس میں جذبات کا ہیجان اور خاص طور پر اس کی love poetry ہمیں اپنے سحر میں یوں گرفتار کر لیتی ہے کہ کھیل کے اختتام تک پہنچتے پہنچتے ہماری آنکھیں پُرنم ہو جاتی ہیں۔

شیکسپیئر کے اردو یا کسی اور مشرقی زبان کے ترجمے میں سرور اور عرفان نہیں مل سکتا اس لئے کہ انگریزی زبان کے تلمیحات و تلازمے ہمارے تصورات اور ہماری سوچ سے لگا نہیں کھاتے۔ لیکن خالد احمد نے ایسی جانفشانی سے اس کا ترجمہ کیا ہے کہ ہمیں نہ صرف شیکسپیئر کے خیالات کی وسعت اور اس کے بے پایاں تصورات کا اندازہ ہو جاتا ہے بلکہ اُس کی شعریت کا عُنصر بھی ہم تک پہنچ جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ تھیٹر کے ایک منجھے ہوئے آدمی ہیں اور ڈرامے کی گتھیاں سلجھانے کا کام انہیں آتا ہے۔ اس سے پہلے بھی وہ شیکسپیئر کے ڈرامے ترجمہ کر چکے ہیں۔ میں یہاں خاص طور پر ان کے King Lear جیسے دھانسو ڈرامے کا ذکر کروں گا جس کا ترجمہ انہوں نے ایسی مشاقی سے کیا ہے کہ جب یہ کھیل پیش کیا گیا تو سبھی نقادوں نے ان کے ترجمے کو بہت سراہا۔

ان کے ترجمے کی ایک مثال دیتا ہوں۔اس کھیل میں ایک کردار Mercutio ایک فرّاٹے باز نوجوان ہے، مگر یاروں کا یار۔اس کی ایک تقریر ہے، جسے Queen Mab speech کہا جاتا ہے۔(انگلستان اور امریکہ میں بے شمار اداکاری کی تربیت دینے والے اداروں میں داخلے کے امتحان میں امیدوار اسی تقریر کو یاد کرتے ہیں)۔ یہ ایک خیالی، ایک تصوراتی (fanciful) شعریت سے بھرپور تقریر ہے جس میں Mercutio انوکھی تشبیہوں اور علامتوں سے ایک فرضی دنیا کا نقشہ کھینچتا ہے، ایسی علامتوں کا ہماری اساطیر میں بھی کوئی ذکر نہیں

O, then, I see Queen Mab hath been with you.
She is the fairies' midwife, and she comes
In shape no bigger than an agate-stone
On the fore-finger of an alderman,
Drawn with a team of little atomies
Athwart men's noses as they lie asleep;
Her wagon-spokes made of long spiders' legs,
The cover of the wings of grasshoppers..........

(اس کا باقی حصہ آپ خود پڑھ لیجئے)

اس تقریر کو خالد احمد نے اردو میں یوں ڈھالا ہے:

مرکیوشیو: پھر تو میرا خیال ہے کہ پریوں کی ملکہ آئی تھی تمہارے پاس۔تمہارے حصے کا خواب لے کر۔طرح طرح کے روپ دھارتی ہے۔بس اتنی سی جتنا ایک

سرکاری افسر کی انگوٹھی میں مہر کا ننھا پتّھر۔ اُس کے پیچھے چمکتے ذرّوں کا ایک لشکر ،سوئے ہوؤں کی پیشانیوں پر رواں ۔ اُس کی پوشش پروانے کے پر، اس کا دوشالہ چاند کی پُرنم کرنیں، چابک کی رسّی ریشم کا تار، اُس کا کوچوان ایک خوابیدہ حسینہ کے چہرے سے اڑایا گیا بھنورا۔ اور اِس دھج سے وہ رات کے رات اپنی سواری دوڑاتی عاشقوں کے دماغوں میں سے گزرتی ہے اور عاشق عشق کے سپنے دیکھتے ہیں۔ درباریوں کے گھٹنوں سے گزرتی ہے اور وہ منصب کے خواب دیکھتے ہیں۔ وکیلوں کی انگلیوں سے اور موٹی رقموں کے خواب ، بیگمات کے ہونٹوں سے اور بوسوں کے خواب، کبھی اہلِ مذہب کے نتھنے گدگداتی ہے اور حُوروں کے خواب دکھاتی ہے، کبھی فوجیوں کی گردنوں پر رینگ کر حریف کی گردن کاٹنے کے خواب، نیزوں کے تلواروں کے خنجروں کے ڈھالوں کے خواب، اور کبھی طبلِ جنگ کے خواب جسے سُن کر سپاہی خوف سے جاگ پڑتے ہیں اور دعا پڑھ کر پھر سے سوجاتے ہیں۔ یہ وہی بدذات پری ہے جو جسم والیوں کو جگا کر رکھتی ہے، جو حسیناؤں کو چِت لٹا کر اُن پر بوجھ ڈالتی ہے اور برداشت پر آمادہ کرتی ہے کہ نسل بڑھتی رہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ یہ وہی ہے جو۔۔۔۔۔

رومیو: رُک جاؤ مرکیوشو، خاموش ہو جاؤ۔ انہونی کی بات کرتے ہو

اس کو پڑھ کر کون تربیّت یافتہ نوجوان اداکار ہوگا جس کا جی نہ چاہے گا کہ اُسے مرکیوشیو کا پارٹ کھیلنے کو ملے۔ مجھے خوشی ہے کہ خالد احمد کا یہ شفّاف اور مربوط ترجمہ ادب اور ڈرامے کے شائقین کے لئے شائع ہو رہا ہے۔

ضیا محی الدین

کردار

Escalus	ایسکالس	(ویرونا کا فرمانروا)
Paris	پیرس	(ایک جوان رئیس زادہ، بادشاہ کے خاندان سے)
Montague	مونٹ گیو	(دو متصادم خاندانوں کے سربراہ)
Capulet	کیپیولیٹ	
An old man		بوڑھا شخص (کیپیولیٹ کا رشتہ دار)
Romeo	رومیو	(مونٹ گیو کا بیٹا)
Mercutio	مرکیوشیو	(بادشاہ کا رشتہ دار اور رومیو کا دوست)
Benvolio	بین وولیو	(مونٹ گیو کا بھتیجا اور رومیو کا دوست)
Tybalt	ٹی بولٹ	(لیڈی کیپیولیٹ کا بھتیجا)
Friar Lawrence	فرائر لورنس	(پادری)
Friar John	فرائر جون	(پادری)
Balthazar	بالتھازار	(رومیو کا ملازم)
Sampson	سیمپسن	
Gregory	گریگری	

Antony	اَین ٹنی	
Poptan	پوٗپ ٹین	(اوپر کے چاروں کیپیولیٹ کے ملازمین)
Peter	پیٹر	(کیپیولیٹ کا مسخرہ ملازم)
Abraham	ابراہم	(مونٹ گیو کا ملازم)
Apothecary	دوافروش	
Three Musicians	تین سازندے	
Page to Paris	پیرس کا ملازم لڑکا	
Page	ایک اور ملازم لڑکا	
Officer	ایک افسر	
Lady Montague	لیڈی موٗنٹ گیو	
Lady Capulet	لیڈی کیپیولیٹ	
Juliet	جولیٹ (کیپیولیٹ کی بیٹی)	
Nurse	جولیٹ کی انا	
Chorus	راوی	

ویرونا کے شہری، دونوں خاندانوں کے رشتہ دار، نقاب پوش رقاص، پہریدار، ملازمین

راوی

اس حسین شہر ویرونا میں، جہاں ہم نے اپنی کہانی کو آباد کیا ہے، دو عظیم الشان خاندان، جاہ و ثروت میں ہم رُتبہ، نسل در نسل دشمنی کے سبب، ایک بار پھر سے صف آرا ہوتے ہیں۔ شہریوں کے خون سے شہریوں کے ہاتھ غلیظ ہوتے ہیں۔ ان دونوں دشمنوں کے خونی بطن سے جنم لیتے ہیں دو چاہنے والے، ستاروں کی چال سے بے خبر، جن کا جنونِ عشق اور کاروبارِ وحشت ان کی موت کی صورت میں دونوں خاندانوں کی دشمنی کو زیرِ خاک کرتا ہے۔ ان کے عشقِ مرگ انجام کا سفر اور ان کے بڑوں کی عداوتوں کا دیرینہ سلسلہ، جو صرف ان بچوں کی موت سے ہی ٹوٹ پاتا ہے، آج ہمارے اسٹیج پر دو گھنٹوں کا تماشہ ہے۔ جسے اگر آپ دھیان سے سنیں اور دل سے دیکھیں گے تو ہم اپنی کاوشوں سے خامیوں کو پُر کر پائیں گے۔

ایکٹ۔ا

سین ۔ا

(سیَمپسن اور گریگری داخل ہوتے ہیں، ہاتھوں میں تلواریں ہیں۔ یہ کیپیولیٹ گھرانے کے ملازمین ہیں۔اِس کے کچھ ہی دیر بعد مونٹ َگیو گھرانے کے ملازمین ایَبراہم اور بالتھازار داخل ہوتے ہیں)

ایَبراہم: آپ انگوٹھا دکھاتے ہیں جناب؟

سیِمپسن: جی ہم انگوٹھا تو دکھاتے ہیں

ایَبراہم: تو کیا آپ ہمیں انگوٹھا دِکھاتے ہیں؟

سیِمپسن: جی نہیں، ہم آپ کو انگوٹھا نہیں دکھاتے ۔(ایَبراہم اور ساتھی دو چار قدم آگے بڑھتے ہیں۔سیَمپسن پُکار کر کہتا ہے) مگر انگوٹھا تو ہم دکھاتے ہیں!

گریگری: لڑنے کا شوق ہے جناب کو؟

ایَبراہم: لڑنے کا شوق؟ نہیں تو جناب

سیَمپسن: لیکن اگر ہو تو موقع دیجئے۔ ہمیں برابر پائیں گے

ایَبراہم: صرف برابر؟ بڑھ کر نہیں؟

(بین وولیو داخل ہوتا ہے)

گریگری: کہہ دو کہ بڑھ کر۔ ڈرو نہیں۔ ہمارے مالک کے بھتیجے ادھر آرہے ہیں

سیمپسن: کہیں زیادہ بڑھ کر

ایبراہم جھوٹ بولتے ہیں آپ

سیمپسن: اگر مرد ہے تو کھینچ تلوار کمینے (لڑتے ہیں۔ بین وولیو داخل ہوتا ہے)

بین وولیو: الگ ہو جاؤ احمقو۔ رُک جاؤ۔ تلواریں نہ تانو

ٹی بولٹ: (داخل ہوتا ہے) تُو ان کمزور دل ملازموں کے درمیان کیوں تن گیا ہے؟ میری طرف پلٹ اور اپنی موت کا نظارہ دیکھ

بین وولیو: میں صرف فساد بُجھانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ اپنی تلوار نیام میں رکھو یا پھر اسے میری تلوار کے ساتھ ملا کر یہ جھگڑا ختم کراؤ

ٹی بولٹ: کیا؟ ہاتھ میں تلوار اور ہونٹوں پر صلح کی پکار؟ نفرت ہے مجھے اس لفظ سے۔ جیسے شیطان سے، جیسے مونٹ گیو نام سے، جیسے تجھ سے (لڑتے ہیں۔ تین چار شہری ڈنڈے بھالے وغیرہ لئے آتے ہیں اور ان پر ٹوٹ پڑتے ہیں)

افسر: مرمت کرو ان کی۔ کس کر۔ مار گراؤ انہیں

شہری: لعنت بر کیپیولیٹ! لعنت بر مونٹ گیو!

(بوڑھا کیپیولیٹ اور اس کی بیوی داخل ہوتے ہیں)

گیپیو لیٹ: یہ کیسا شور ہے؟ جاؤ میری تلوار لے کر آ ؤ۔ مری لمبی تلوار

لیڈی گیپیو لیٹ: لاٹھی منگاؤ کہ چل سکو۔ تلوار کا کیا کرو گے

گیپیوِ لیٹ: نکالو میری تلوار۔ بڈ ھا مونٹ َگیو آ تا ہے اور مجھ پر تلوار چمکا تا ہے

(بوڑھا مونٹ َگیو اور اس کی بیوی داخل ہوتے ہیں)

مونٹ َگیو: بدذات! گیپیوِ لیٹ نہیں۔ مجھے نہ روکو۔ آج زندہ نہیں چھوڑونگا اسے

لیڈی مونٹ َگیو: خبردار جو ایک قدم بھی اُٹھایا فساد کی جانب (پرنس ایسکالس اپنے حواریوں کے ساتھ داخل ہوتا ہے)

پرنس ایسکالس: سرکش شہریو! امن کے دشمنو! پڑوسیوں کے خون سے تلواریں سُرخ کرنے والو! (لڑنے والے سن کر نہیں دیتے) کیا کانوں پر تالہ پڑ گیا ہے؟ (آواز بلند کرتا ہے) ہو!!! سنائی نہیں دے رہا کیا؟ وحشیو! جانورو! تم جو اپنی دیمک زدہ نفرتوں کی آگ اپنی ہی رگوں سے پھوٹنے والے سُرخ فوّاروں سے بجھاتے ہو، اگر زندگی چاہتے ہو تو ان فرسودہ تلواروں کو زمین پر پھینک دو اور اپنے پُرغیظ بادشاہ کا فرمان سنو۔ گیپیو لیٹ اور مونٹ َگیو سنو! تمہاری ناحق جملہ بازیوں سے شہر میں تین بلوے ہوئے۔ تین بار شہریوں کا امن و سکون غارت ہوا۔ شہر کے بوڑھوں نے اپنا آرام تج کیا اور جو اسباب و اوزار بڑھاپے کا سہارا تھے انہیں

ڈھال کر اپنے بیمار ہاتھوں میں تلواریں اٹھائیں کہ تمہاری مریضانہ نفرتوں کے درمیان دیوار بن سکیں۔ سن لو! اب اگر آئندہ تم نے شہر کا سکون تباہ کرنے کی کوشش کی تو اِس کا ہرجانہ اپنی جان سے ادا کرنا ہوگا۔ کپیو لیٹ اور مونٹ َگیو تم تیسرے پہر آ کر مجھ سے ملو کہ تم دونوں سے تفصیل میں بات کروں۔ شہریو! ایک بار پھر سے خبردار کرتا ہوں کہ پیچھے ہٹ جاؤ اور اپنے اپنے گھروں کو جاؤ۔

(سب چلے جاتے ہیں لیڈی مونٹ َگیو، مونٹ َگیو اور ٹی بوَلٹ کے علاوہ)

مونٹ َگیو: اس پرانے جھگڑے کو نئے سرے سے کس نے شروع کیا؟ ٹی بو لٹ میرے بھتیجے، کیا تم موجود تھے؟

بین وولیو: یہاں کچھ ملازمین آپ کے حریف کے تھے اور کچھ آپ کے اپنے۔ جب میں پہنچا تو وہ آپس میں لڑ رہے تھے۔ دست بہ دست۔ میں نے تلوار کھینچی کہ انہیں الگ کروں۔ اُسی وقت آتش مزاج ٹی بولٹ وہاں آ پہنچا، ہاتھ میں چمکتی تلوار لئے، جسے، مجھ پر نفرتیں اچھالنے کے دوران، وہ اپنے سر کے گرد یوں گھماتا جیسے ہواؤں کا گلا کاٹ رہا ہو۔ ہوائیں اُس کے اِس تشدّد سے بے نیاز، حقارت سے سنسناتی رہیں۔ ہماری تلوارزنی کے دوران دوسرے بھی شامل ہوئے اور یہ سلسلہ بڑھتا گیا۔ پھر

بادشاہ آئے اور اُن کی سرزنش سے، ہم الگ ہوئے۔

لیڈی مونٹ َگیو: یہ بتاؤ کہ رومیو کہاں ہے؟ تم نے دیکھا اُسے آج؟ شکر ہے کہ اس فساد کے دوران وہ یہاں نہیں تھا۔

بین وولیو: مادام رات کے آخری پہر جب محبوبِ آتشیں رُخ نے مشرق کے جھروکے سے دیدار بھی نہ کرایا تھا، میں شب بیداری کی بے چینی سے تنگ آ کر مغربی میدانوں کی سمت نکل آیا تھا، جہاں ایک انجیر کی چھاؤں میں، میں نے آپ کے بیٹے کو ٹہلتے دیکھا۔ میں اُس کی جانب بڑھا مگر اس نے نظریں چرائیں اور درختوں کے جھنڈ میں غائب ہوگیا۔ میں نے خود اپنی آدم بیزاری سے اس کے مزاج کا احساس کیا اور جان گیا کہ وہ میری ہی طرح انسانوں سے فرار میں ہے۔ میں کہ اُس وقت خود اپنی سنگت سے بھی عاجز تھا اُس کے پیچھے نہ گیا اور اپنی رو میں نکل گیا، اِس بات سے خوش کہ وہ بھی مجھ سے اُسی طرح گریزاں ہے جیسے میں اُس سے۔

مونٹ َگیو: اکثر صبحوں کو وہ دیکھا گیا ہے وہاں۔ اپنے آنسوؤں سے شبنم کو شرمسار کرتے اور ٹھنڈی آہوں سے بادلوں کو زیر بار کرتے ہوئے۔ مگر جیسے ہی دور مشرق میں ہنستا، مسکراتا سورج افق کے چہرے سے سیاہ چادر کھسکانا شروع کرتا ہے میرا سوگوار بیٹا کرِنوں سے بھاگ کر گھر کا راستہ لیتا ہے اور تنہا اپنے کمرے

میں قید ہو کر تمام کھڑکیاں اور دروازے اس طرح بند کر دیتا ہے کہ دن میں پھر سے رات کر لے۔ اُس کی یہ دل گرفتگی دشمنِ جان ہو سکتی ہے اگر اُسے سمجھا بُجھا کر راستے پر نہ لایا گیا۔

بین وولیو: آپ کو وجہ معلوم ہے میرے بزرگ؟

مونٹ گیو: نہیں، اور نہ وہ بتاتا ہے

بین وولیو: آپ نے سمجھا کر پُوچھا؟

مونٹ گیو: میں نے بھی اور میرے کتنے ہی دوستوں نے۔ مگر وہ اپنے دل کے سوا کسی اور کو راز دار نہیں بناتا۔ اپنی ذات میں بند اور تنہا، ہم سب سے اس طرح گریزاں اور چھپ کر رہتا ہے، جیسے کوئی کلی، جسے کھلنے اور سورج سے اٹکھیلیاں کرنے سے پہلے ہی کوئی پوشیدہ گھُن لگ گیا ہو۔ اگر معلوم ہو جاتا کہ یہ غم کہاں سے پھوٹ رہا ہے تو ہم کچھ تدبیر سوچتے۔

بین وولیو: لیجیئے وہ اِسی طرف آ رہا ہے۔ مہربانی کیجیئے اور ہمیں اکیلا چھوڑ دیجیئے۔ مجھے یقین ہے وہ مجھے بتائے گا اپنے غم کا راز۔ نہ بتایا تو مجھے رنج ہوگا۔

مونٹ گیو: خدا کرے وہ تم سے کھُل جائے اور تمہیں دلشاد کرے۔ آیئے مادام، لڑکوں کو بات کرنے دیں۔

(مونٹ گیو اور بیوی چلے جاتے ہیں)

بین وولیو: صبح بخیر میرے چچازاد

رومیو: کیا دن ابھی اتنا نوخیز ہے؟

بین وولیو: نو کا گجر بجنے کو ہے

رومیو: افسوس! اداس لمحے کتنے طویل لگتے ہیں۔ یہ میرے والد تھے جو اس تیزی سے یہاں سے نکل گئے؟

بین وولیو: وہی تھے۔ کون ساغم ہے کہ رومیو کا وقت کاٹے نہیں کٹتا؟

رومیو: نہ ہونا اُس چیز کا کہ جب پاس ہوتی ہے تو وقت روکے نہیں رُکتا

بین وولیو: زلفوں کی گرفتاری؟

رومیو؛ نہیں رہائی

بین وولیو: عشق سے؟

رومیو: نہیں۔ اُس زندان حُسن سے جہاں گرفتاری کی تمنا کی تھی

بین وولیو: افسوس کہ پیار جو رُوپ سے نرم لگتا ہے، حقیقت میں اتنا سخت اور مہربان ہوتا ہے۔

رومیو: افسوس کہ پیار جو آنکھ سے اندھا ہوتا ہے اندھیرے میں بھی اپنا تیر کس قدر نشانے پر بٹھاتا ہے۔ کھانا کہاں کھایا جائے؟ خدایا کیا فساد برپا ہوا آج! مجھے نہ بتانا۔ میں سب کچھ سُن چکا ہوں۔ یہ سب نفرت کا کارخانہ ہے۔ اور مجھے سروکار محبت سے ہے۔ نفرت آلود محبت، محبت آمیز نفرت۔ وجود کی نیستی، وزن کی بے وزنی، عقلمندوں کی خود پرستی، آگ کی ٹھنڈک، مرنے والے کی صحتمندی، رَت جگے کی نیند۔ اِن سب سے بنا ہے میرا پیار۔ اور

اس کی باگ میرے ہاتھ میں نہیں۔ تم ہنس نہیں رہے؟

بین وولیو: رونے کے قریب ہوں

رومیو: کس بات پر؟

بین وولیو: تمہاری حالتِ زار پر

رومیو: پیار کا وار ایسا ہی ہوتا ہے میرے دوست۔ میرا دل اپنے ہی غم سے لبریز ہے۔ اب اگر تمہارا غم بھی اس میں شامل ہو گیا تو پیمانہ چھلک پڑے گا۔ تمہاری پریشانی تو مجھے اور بھی پریشان کرے گی۔ عشق دھواں ہے ٹھنڈی آہوں کا۔ محبوب سامنے ہو تو محبت بھری آنکھوں کی چمک۔ محبوب نہ ہو تو آنسوؤں کا سمندر۔ بس یہی ہے عشق کبھی دیوانگی کبھی فرزانگی۔ کبھی زہرِ قاتل کبھی مرہمِ دل۔ چلتا ہوں

بین وولیو: ٹھہرو۔ میں بھی ساتھ چلتا ہوں۔ مجھے یوں اکیلا نہ چھوڑو

رومیو: میں تو خود نہ جانے کہاں ہوں؟ تمہارے ساتھ ہوں ہی کہاں۔ یہ وہ رومیو تو ہے ہی نہیں۔ رومیو تو کہیں اور ہے

بین وولیو: اب بتاؤ سنجیدگی سے۔ کون ہے تمہارا پیار؟

رومیو: پہلے سنجیدہ ہو جاؤں، پھر بتاؤں؟

بین وولیو: سنجیدہ ہو کر نہیں۔ صرف سنجیدگی سے

رومیو: ایک بیمار آدمی سے کہنا کہ سنجیدگی سے اپنی وصیت لکھ۔ یہ تو مرنے والے کے ساتھ زیادتی ہو گی۔ چلو سنجیدگی سے بتاتا ہوں

میرے بھائی۔ مجھے ایک لڑکی سے عشق ہو گیا ہے

بین وولیو: اتنا بھر نشانہ تو میں نے لگا ہی لیا تھا

رومیو: بلا کے نشانے باز ہو! اور وہ حسین بھی ہے

بین وولیو: شکار حسین ہو تو تیر فوراً نشانے پر بیٹھتا ہے

رومیو: اس دفعہ چُوک گیا تمہارا نشانہ۔ اُس ظالم پر تو کیوپڈ کا تیر بھی نہیں بیٹھتا۔ وہ تو پاکیزگی میں مریم ہے۔ اپنے تقدّس کی حفاظت میں چوکس۔ عاشقوں کی طفلانہ تیر اندازیوں سے محفوظ۔ میٹھی باتوں کے آگے ڈھال، پیار بھری نظروں کے سامنے دیوار۔ بے لوث پُجارن، سونے کی چمک سے بے نیاز۔ حُسن کی دولت سے مالا مال، مگر پھر بھی غریب کہ اِس دولت کی خوشی سے نا آشنا

بین وولیو: تو کیا اُس نے زندگی بھر کنوارپن کی قسم کھائی ہے؟

رومیو: ہاں۔ اور حُسن کی اِس ذخیرہ اندوزی سے کتنی آنے والی نسلوں کا خسارہ ہے۔ بے انتہا حسین اور بے اندازہ ہشیار۔ حُسنِ ہشیاری دیکھو کہ میری خیرات روک کر جنّت خریدنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ عشق سے دامن بچانے کی قسم کھائی ہے اور اُس نے مجھے یوں زندہ درگور کیا ہے کہ میں اگر زندہ ہوں تو صرف یہ داستان سُنانے کو

بین وولیو: میری مانو اور اُسے بھول جاؤ

رومیو: مجھے بھولنا سکھاؤ

بین وولیو: نظروں کو آزاد کرو اور کسی اور حُسن پر جماؤ

رومیو: اِس سے تو اُس کا جادو اور سر چڑھ کر بولے گا۔ یہ سیاہ نقاب جو حسینائیں رُخ پر ڈالتی ہیں ہمارے تصور میں ان کے حُسن کو اور زیادہ چمکا دیتا ہے۔ وہ جو آنکھیں کھو بیٹھتا ہے اپنے روشن دنوں کے دل فریب نظاروں کو کیسے بُھلا سکتا ہے۔ مجھے کوئی بھی حسینہ دکھاؤ گے اُس کا حُسن مجھے صرف اُسی کی یاد دلاتا رہے گا کہ وہ اُن سب حسینوں سے بڑھ کر حسین ہے۔ الوداع! تم مجھے بُھلانا نہیں سکھا سکے

بین وولیو: تمہارے دل میں اُتار کر رہوں گا اپنی بات۔ ورنہ دوست نہیں (چلے جاتے ہیں)

سین۔۲

(کیپیولیٹ، پیَرس اور ملازم پیٹر داخل ہوتے ہیں)

کیپیولیٹ: لیکن اب تو میری طرح مونٹ َگیو پر بھی شاہ کے عتاب کی تلوار لٹک رہی۔ ویسے بھی اب ہم دونوں کے لیے عمر کے اِس حصّے میں آکر امن قائم رکھنا اتنا مشکل نہیں ہوگا

پیَرس: آپ دونوں ہی بلند مقام اور معتبر ہیں۔ افسوس تو اس کا ہے کہ اتنے دن خواہ مخواہ برسرِ پیکار رہے۔ لیکن حضور میرے رشتے کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

کیپیولیٹ: وہی جو پہلے کہہ چکا ہوں۔ میری بچّی ابھی دنیا میں نو وارد ہے۔ اُس نے مشکل سے چودہ بہاریں دیکھی ہیں۔ دو اور بہاریں مستانی گزر جائیں پھر ہم اُسے دلہن بنانے کا سوچیں گے

پیَرس: اُس سے کم سن لڑکیاں مائیں بن کر پھل پھول رہی ہیں

کیپیولیٹ: اور کم سنِ مائیں کمہلا بھی اُسی تیزی سے رہی ہیں۔ خاک نے میرے تمام پھل پھول نگل لیے۔ اب وہی رہ گئی ہے۔ میرے باغ کی واحد کلی۔ لیکن خیر، اُس کا دل جیت کر دکھاؤ میرے عزیز۔ میری مرضی اُس کے انتخاب کے آس پاس ہی بھٹک رہی

ہوگی۔ آج رات میں نے اپنے گھر ایک روائتی عشائیہ کا اہتمام کیا ہے۔ سارے میرے پسندیدہ مہمان ہوں گے۔ تم آ جاؤ تو اور اچھا ہوگا۔ دلِ ماشاد ایک اور سہی، گنتی بھی بڑھے گی۔ میرے غریب خانے پر تم ایسے ایسے ستاروں کا نظارہ کرو گے کہ تمہارے شوق کا آسمان منور ہو جائے گا۔ کانپتے کپکپاتے جاڑوں کے بعد رنگوں سے لدی بہار کی آمد پر جو کیفیت دل پھینک جوانوں کی ہوتی ہے، ویسی ہی سرشاری تمہیں آج رات اُن حسین کلیوں کو دیکھ کر ملے گی، جو میرے گھر جلوہ افروز ہوں گی۔ سب کو دیکھو، سب سے ملو، اور دل پر کھینچ لو اُس حسین کا چہرہ جو سب سے زیادہ بھائے۔ میری تو ایک ہی ہے اور وہ درجنوں، گو دعوی ہے کہ یہ ایک بارہ پر بھاری ہوگی۔ آؤ میرے ساتھ۔

(پیٹر کو ایک کاغذ دیتے ہوئے)

لڑکے! لگاؤ ویرونا کا ایک چکّر لگاؤ، اور جن جن کے نام یہاں لکھے ہیں انہیں جا کر نیوتا دو کہ آنکھیں اُن کے استقبال میں بچھی ہیں۔

(کپیولیٹ اور پیرِس چلے جاتے ہیں)

پیٹر: اُن کے پاس جاؤں جنکے نام یہاں لکھے ہیں؟ یہاں تو لکھا ہے کہ موچی کپڑے تراشے، درزی جوتے بنائے، مچھیرا تصویر رنگے، اور مصوّر مچھلی پھنسائے۔ (کاغذ کو اوپر نیچے پلٹ پلٹ کر

دیکھتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اُسے پڑھنا نہیں آتا) مگر مجھے تو بھیجا گیا ہے اُن کے پاس جن کے نام یہاں لکھے ہیں۔ میں ان پڑھ۔ مجھے کیا پتہ کہ لکھنے والے نے کیا لکھا ہے۔ کسی پڑھے لکھے سے پڑھوانا ہوگا۔ واہ! کیسے وقت سے آ گئے یہ دونوں

(رومیو اور بین وولیو داخل ہوتے ہیں)

بین وولیو: دیکھو میرے یار۔ نئی آگ پچھلی آگ کے شعلے بُجھا دیتی ہے۔ نیا درد گزشتہ درد کا مرہم ہوتا ہے۔ پیچھے کی طرف نہ بھاگو۔ کوئی نیا تیر کھاؤ۔ کوئی نیا روگ لگاؤ۔ کسی اور کی چاہت میں اندھے ہو جاؤ۔ پچھلے درد کا زہر جاتا رہے گا۔

رومیو: جڑی بوٹی کا مرہم اس کے لیے بہترین ہے

بین وولیو: کس چیز کے لیے؟

رومیو: پنڈلی کے درد کے لئے

بین وولیو: رومیو تم پاگل ہو گئے ہو؟

رومیو: پاگل نہیں لیکن پاگلوں سے زیادہ پابہ زنجیر، زندان میں قید، اپنی خوراک سے محروم، شکارِ صدز دوکوب۔ شام بخیر بھلے آدمی!

پیٹر: سہ پہر بخیر حضور! آپ کو پڑھنا آتا ہے؟

رومیو: ہاں اپنا نوشتہء تقدیر، کتابِ سیاہ

پیٹر: وہ سب تو آپ نے استادوں کے بغیر ہی پڑھ لیا ہوگا۔ لیکن کیا آپ کچھ اور بھی پڑھ سکتے ہیں؟

رومیو: ہاں اگر الفاظ میرے جانے ہوں اور حروف پہچانے

پیٹر: چلئے خوش رہئے کم از کم سچ سچ تو بتا دیا
(جانے لگتا ہے)

رومیو؛ ارے بھائی میں سب کچھ پڑھ سکتا ہوں لاؤ دکھاؤ۔ (فہرست پڑھ کر سُناتا ہے) سینیور مارٹینو مع زوجہ اور جوان بیٹیاں، کاؤنٹی این سیلم اور ان کی قیامت خیز بہنیں، اُترو ویو کی بیوہ، مسرور، سینیور پلاسین چیو اور اُن کی آفتِ دل بھانجیاں، مرکیوشیو اور اُس کا بھائی ویلن ٹائن، میرے چچازاد کیپیو لیٹ مع زوجہ و دختران دلنواز، میری حسین و جمیل بھانجی روزالین اور اُس کا چچا زاد لوچیو، ٹی بولٹ اور جانِ زمانہ ہیلینا، حسینوں کا جمگھٹا ہے۔
کہاں آنے والے ہیں یہ لوگ؟

پیٹر: دعوت پر

رومیو: کہاں؟

پیٹر: ہمارے گھر

رومیو: کس کے گھر؟

پیٹر: میرے مالک کے گھر

رومیو: لو۔ پُوچھنے والی بات تو میں نے پوچھی ہی نہیں

پیٹر: لیجئے بے پوچھے ہی بتا دیتا ہوں۔ میرے مالک ہیں شہر کے بڑے رئیس کیپیولیٹ اور اگر آپ مونٹ گیو والوں میں سے

نہیں ہیں تو بے شک آ جایئے اور لال پری سے ہونٹ ملایئے۔
ورنہ یوں بھی خوش رہیئے
(چلا جاتا ہے)

بین وولیو: چلو اُس محفلِ حُسن میں چلتے ہیں جہاں تمہاری بربادیِ دل روزالین بھی ہوگی اور شہر کی دوسری حسینائیں بھی۔ وہاں چلو اور غیر جانب داری سے مقابلہ کرو۔ میں ایسے چہرے دکھاؤں گا جن کے آگے تمہاری بطخ بھینس لگے گی

رومیو: اگر میری نظریں یوں شرک کریں تو خدا کی ایسی مار ہو میرے آنسوؤں پر کہ بگولے بن جائیں۔ میری روزالین سے زیادہ خوبصورت؟ اُس سے زیادہ حُسن تو سُورج کی بے خواب آنکھوں نے بھی کبھی نہیں دیکھا۔

بین وولیو: غلط۔ تُم نے اُسے کسی سے ملا کر دیکھا ہی نہیں۔ اُسی کو اُسی سے تولتے رہے۔ اب دل کے شفاف ترازو پر اُسے دوسروں کے ساتھ رکھ کر تولو۔

رومیو: میں چلوں گا۔ نظریں لڑانے کے لیے نہیں۔ صرف دل بہلانے

سین ۔۳

(کپیولیٹ کا گھر۔لیڈی کپیولیٹ اور انا داخل ہوتی ہیں)

لیڈی کپیولیٹ: انا! کہاں ہے میری بیٹی۔میرے پاس بلاؤ

انا: اُس وقت سے آواز دے رہی ہوں جب کہ میری دوشیزگی تک بحال تھی۔میری لاڈو! میری مینا! خُدا امان میں رکھے، کہاں ہے یہ لڑکی؟ جولیٹ!

(جولیٹ داخل ہوتی ہے)

جولیٹ: کیا ہے؟ کون بُلا رہا ہے؟

انا: تمہاری اماں

جولیٹ: جی حاضر ہوں۔کیا بات ہے؟

لیڈی کپیولیٹ: بات یہ ہے کہ۔۔۔۔انا تم باہر جاؤ۔ہمیں کچھ راز داری میں کہنا ہے۔نہیں۔انا واپس آ جاؤ۔تم بھی سنو تو اچھا ہے۔تم نے میری بیٹی کو بچپن سے پالا ہے۔

انا: میں اس کی عمر دنوں اور گھنٹوں تک بتا سکتی ہوں

لیڈی کپیولیٹ: اِسے چودھواں سال نہیں لگا

انا: میں اپنے چودہ دانت داؤ پر لگا سکتی ہوں کہ نہیں لگا، گو اب چار ہی

رہ گئے ہیں۔ پہلی اگست کو کتنے دن رہ گئے ہیں؟

لیڈی کپیولیٹ: پندرہ دن اور ایک دو دن اور

انا: اب ایک دن اور ہوں یا دو دن اور، جب پہلی اگست آئے گی تو یہ چودہ کی ہو گی۔ یہ اور میری سوُزیَن خدا اُسے جنّت دے، ایک عمر کی تھیں۔ سوُزیَن کو تو خدا نے پسند کر لیا، میں اُس کے قابل نہیں تھی شائد، لیکن اتنی بات پکی ہے کہ پہلی اگست کی رات کو یہ چودہ کی ہو گی۔ مجھے پکّا یاد ہے۔ چودہ سال ہوئے جب زلزلہ آیا تھا، مجھے پورے سال میں سب سے زیادہ وہی دن یاد ہے، جب میری چھاتیوں میں دودھ اُتر چکا تھا، جھرنے کے کنارے دھوپ میں بیٹھے ہوئے۔۔ آپ اور مالک میَن ٹُوا میں تھے۔ کتنی صاف ہے میری یاد۔ جب اِس چھوٹی سی بندریا نے میری چھاتی کو منہ لگایا اور دودھ اسے تیکھا لگا تو بُری بُری شکلیں بنائیں اور منہ پھیر لیا۔ اُس دن کو آج ہو گئے گیارہ سال۔ یہ اپنے پیروں پر کھڑی ہو چکی تھی۔ نہیں بلکہ ڈگمگا کر چلنا بھی سیکھ لیا تھا۔ ایک دن پہلے اِس نے ِگر کر اپنے سر میں چوٹ لگائی تھی۔ اور میرے شوہر نے، خدا انکو کروٹ کروٹ جنّت نصیب کرے، کیا ہنس مکھ آدمی تھے، اِسے گود میں اٹھا کر پوچھا، گڑیا، منہ کے بل گر گئی تھی؟ جب سمجھ بوجھ آجائے گی تو پیٹھ کے بل گرے گی۔ ہے نا جولی؟ اِس چھوٹی نے رونا روک دیا اور

کہا، "اچّا" ۔ میری ایسی ہنسی چھوٹی کہ بس ۔ ہزار سال بھی زندہ رہوں تو بھول نہیں سکتی ۔ اُس نے کہا " ہے نا جولی؟" ۔ اِس نے کہا، "اچّا "

لیڈی کَپیولیٹ: اچھا، اب بس ۔ چُپ ہو جاؤ

انا: کیا کروں ہنسی نہیں رُکتی، کہ کیسے اِس نے رونا روک کر کہا "اچّا" ۔ اور قسم کھا کر کہتی ہوں کہ اس کے سر پر اتنا بڑا گمبڑ ابھر آیا تھا اور خوب چیخ چیخ کر رو رہی تھی ۔ میرے شوہر نے گود میں اٹھا کر پوچھا " گڑیا، منہ کے بل گر گئی تھی؟ جب سمجھ بوجھ آ جائے گی تو پیٹھ کے بل گرے گی ۔ " اِس نے رونا روک دیا اور کہا "اچّا "

جولیٹ: بس اب تم اپنی بک بک بند کرو

انا: چلو اب میں چپ ۔ تجھ سے زیادہ پیاری بٹیا میں نے آج تک نہیں کھلائی ۔ بس یہی دعا کہ اتنا بھر زندہ رہوں کہ تیری شادی دیکھ لوں

لیڈی کَپیولیٹ: شادی ۔ یہی تو معاملہ ہے جس پر میں بات کرنا چاہ رہی ہوں ۔ شادی کے بارے میں تمہارا دل کیا کہتا ہے؟

جولیٹ: اِس اعزاز کا خیال تو ابھی میرے خواب میں بھی نہیں آیا ہے

انا: اعزاز! واہ! اپنے منہ سے کہا کہوں مگر تو نے عقل سمجھ دودھ کے ساتھ نچوڑی ہے

لیڈی کَپیولیٹ: چلو ۔ اب سوچو شادی کے بارے میں ۔ تم سے چھوٹی چھوٹی

لڑکیاں اِسی ویرونا میں اب تک مائیں بھی بن چکی ہیں، بڑے بڑے خاندان والیاں۔ اِس عمر میں تو میں تمھیں پیدا بھی کر چکی تھی۔ لڑکپن ختم ہوا۔ مطلب پر آتی ہوں۔ پیرِس جیسا شاندار نوجوان تمہارے رشتے کا طلب گار ہے

انا: واہ کیا آدمی ہے! ایسا شہزادہ تو دُنیا بھر میں نہیں۔ بھرپور جوان!

لیڈی گیپیولیٹ: ویرونا کی بہاروں نے کبھی ایسا پھول نہیں دیکھا

انا: سچ مچ کا پھول ہے۔ اصلی پھول!

لیڈی گیپیولیٹ: کیا کہتی ہو؟ اُسے دل دے سکو گی؟ آج رات دعوت میں اُسے دیکھ پاؤ گی۔ اُس کے چہرے کی کتاب کو پڑھو۔ صفحات کی دلفریبی میں اپنی خوشیوں کا اندازہ کرو۔ اور اگر کچھ پیچیدگی نظر آئے تو اُس کی آنکھوں کے حاشیے پر نظر دوڑاؤ۔ بات سمجھ میں آ جائے گی۔ پیار کی اِس بیش قیمت کتاب کے اوراق ابھی علیحدہ ہیں۔ اِس داستانِ حُسن کی تکمیل جِلد سازی سے ہی ہو سکے گی۔ جیسے پانی مچھلی کو اپنے گھیرے میں زندہ رکھتا ہے اُسی طرح ایک شاندار جوان کے گرد ایک خوبصورت عورت ہالہ بنا لیتی ہے۔ جب پیار کی کتاب پر سونے کا سرِورق چڑھتا ہے تو کہانی سنہری ہو جاتی ہے۔ اُسے پا کر تم اُس کا سب کچھ پا لو گی۔ اپنا کچھ بھی کھوئے بغیر۔

انا: کھوئے گی کچھ نہیں۔ پائے گی بہت کچھ۔ مرد تو عورت کو کہاں

سے کہاں پہنچا دیتا ہے

لیڈی کپیو لیٹ: تو پھر بتاؤ۔ اپنا سکو گی اُسے؟

جولیٹ: دیکھوں گی نظر بھر کر کہ پسند کر پاؤں اور اگر پسند آ گیا تو پھر سے دیکھوں گی۔ بار بار۔ مگر اتنا زیادہ نہیں دیکھوں گی کہ میرا دیکھنا آپ کو شرمندہ کرے

(ایک خدمتگار داخل ہوتا ہے)

خدمتگار: مادام، مہمان آ چکے ہیں، کھانا چُن دیا گیا ہے۔ آپ کو بُلا رہے ہیں۔ چھوٹی بی بی کو بلا رہے ہیں۔ باورچی خانے میں نرس کی ڈھنڈیا پڑی ہے۔ بڑی چیخ وپکار ہے۔ میں جا کر مہمانوں کو دیکھتا ہوں۔ آپ خدارا جلدی آ جائیے۔

(جاتا ہے)

لیڈی کپیو لیٹ: ہم آتے ہیں۔ جولیٹ! نظارہ منتظر ہے

انا: اور منتظر ہیں پیار کے دن اور ملن کی راتیں

سین ۔۴

(ایک سڑک ۔رومیو، مرکیوشیو، بین وولیو۔ پانچ چھ دوسرے نقاب پوش لڑکوں اور مشعل برداروں کے ساتھ آتے ہیں)

رومیو: کیا ہم پہلے معذرت نامہ پڑھ کر سنائیں گے یا یونہی اندر داخل ہو جائیں گے؟

بین وولیو: اب اُن تکلفات کا دور گزر گیا۔ ہم یونہی جائیں گے، ان کے قدموں سے قدم ملا کر رقص کریں گے، اور رفو چکّر ہو جائیں گے۔

رومیو: ٹھیک ہے تو پھر مجھے مشعل تھما دو۔ میرا دل بھاری ہے۔ ناچنے کودنے پر مائل نہیں۔ خاموشی سے کھڑا ہو جاؤں گا، آگ لئے

مرکیوشیو: نہیں رومیو میری جان، رقص تو ہم تم سے کروا کر چھوڑیں گے

رومیو: نہیں دوستو، یقین کرو۔ تم نے رقص کی جوتیاں پہن رکھی ہیں۔ ہلکی، نرم۔ میں نے پاؤں میں پتھر پہنے ہیں جنہوں نے مجھے زمین سے یوں باندھ دیا ہے کہ قدم اُٹھانا مشکل ہے

مرکیوشیو: تم تو عاشق ہو میرے دوست۔ کیوپڈ سے اُس کے پنکھ ادھار لے آؤ اور پرواز کرو

رومیو: میں اُس کے تیر سے اتنا گھائل ہو چکا ہوں کہ اُن باریک پروں سے پرواز میں نہیں آ سکتا۔ اتنا آزردہ کہ ایک آہ سے زیادہ جست نہیں کرسکتا۔ ڈوب چلا ہوں عشق کے بوجھ کے ساتھ

مرکیوشیو: عشق کے ساتھ ڈوبنا تو عشق پر بوجھ ڈالنا ہے۔ ایسے نازک بدن پہ اِتنا وزن؟

رومیو: عشق نازک بدن کب سے ہو گیا؟ یہ تو بے لحاظ ہے، زورآور ہے، خاردار ہے

مرکیوشیو: اگر عشق تمہارے ساتھ زورآوری کرے تو تم بھی لڑو اور زیر کر دو اُسے۔ اگر کانٹے چبھائے تو تم بھی چبھاؤ اور خون میں رنگ دو۔ لاؤ میرے چہرے کے لئے ایک نقاب دو۔ اگر کسی بھانپنے والے نے میری بھدّی صورت بھانپ بھی لی تو مجھے یقین ہے کہ اِس ماسک کی بھنوروں جیسی بھنویں دیکھ کر شرمندہ ہو جائے گا۔

بین وولیو: چلو دستک دو، اور اندر داخل ہوتے ہی رقص میں لگ جاؤ

رومیو: میں تو مشعل بردار ہی بھلا۔ ان بدمست جوانوں کو پیروں سے قالین گدگدانے دو۔ کہاوت ہے کہ تماشائی، تماشے کا زیادہ لطف اُٹھاتا ہے۔ افسوس! آج اُس کا حُسن ستاروں میں مل رہا ہوگا اور میرا دل مٹی میں

مرکیوشیو: پھر تو تمہارا دل وہ چوہا ہوا جسے ایک سپاہی نے مٹی سے کھینچ کر

نکالا تھا۔ تو چلو ہم بھی تمہیں عشق کی دلدل سے کھینچ کر نکالتے ہیں جہاں تم کانوں تک پھنسے ہو۔ چلو، روشنی ضائع نہ کرو۔

رومیو: ہم ایسا تو نہیں کر رہے

مرکیوشیو: میرا مطلب ہے یہ ہے یار و کہ ہم اِس مشعل کو یوں ضائع کر رہے ہیں جیسے دھوپ میں چراغ

رومیو: دل تو لے جا رہا ہے ہمیں اُس محفل میں، لیکن عقل کہتی ہے کہ جانا صحیح نہیں

مرکیوشیو: کیوں بھلا؟

رومیو: رات میں نے ایک خواب دیکھا

مرکیوشیو: میں نے بھی دیکھا

رومیو: تمہارا خواب کیا کہتا ہے؟

مرکیوشیو: کہ خواب دیکھنے والے اکثر چت ہو جاتے ہیں

رومیو: نیند کی بے خبری میں جو دیکھتے ہیں وہی تو سچ ہوتا ہے

مرکیوشیو: پھر تو میں نے یہ دیکھا کہ پریوں کی رانی آئی تھی تمہارے پاس۔ تمہارے حصّے کا خواب لے کر۔ بس اتنی سی جتنا ایک سرکاری افسر کی انگوٹھی میں مہر کا ننھا پتّھر۔ اُس کے پیچھے چمکتے ذرّوں کا ایک لشکر، سوئے ہوؤں کی پیشانیوں پر رواں۔ اُس کی پوشش پروانے کے پر، اس کا دوشالہ چاند کی پُرنم کرنیں، چابک کی رسّی ریشم کا تار، اُس کا کوچوان ایک خوابیدہ حسینہ کے چہرے سے

اڑایا گیا بھنورا۔ اور اِس دھج سے وہ رات کے رات اپنی سواری دوڑاتی عاشقوں کے دماغوں میں سے گزرتی ہے اور عاشق عشق کے سپنے دیکھتے ہیں۔ درباریوں کے گھٹنوں سے گزرتی ہے اور وہ منصب کے خواب دیکھتے ہیں۔ وکیلوں کی انگلیوں سے اور موٹی رقموں کے خواب، بیگمات کے ہونٹوں سے اور بوسوں کے خواب، کبھی اہلِ مذہب کے نتھنے گدگداتی ہے اور حُوروں کے خواب دکھاتی ہے، کبھی فوجیوں کی گردنوں پر رینگ کر حریف کی گردن کاٹنے کے خواب، نیزوں کے تلواروں کے خنجروں کے ڈھالوں کے خواب، اور کبھی طبلِ جنگ کے خواب جسے سُن کر سپاہی خوف سے جاگ پڑتے ہیں اور دعا پڑھ کر پھر سے سو جاتے ہیں۔ یہ وہی بدذات پری ہے جو جسم والیوں کو جگا کر رکھتی ہے، جو حسیناؤں کو چت لٹا کر اُن پر بوجھ ڈالتی ہے اور برداشت پر آمادہ کرتی ہے کہ نسل بڑھتی رہے۔۔۔۔۔۔۔ یہ وہی ہے جو۔۔۔۔۔

رومیو: رُک جاؤ مرکیوشیو ، خاموش ہو جاؤ۔ انہونی کی بات کرتے ہو

مرکیوشیو: ٹھیک کہتے ہو۔ میں خوابوں کی بات کرتا ہوں۔ بے کار ذہن کے شاخسانے، تصور کی آوارگی کے پروردہ، پل میں یہاں، پل میں وہاں، بے چین ہواؤں کی طرح جو کبھی یخ بستہ شمال میں ٹھکانہ تلاش کرتی ہیں اور کبھی وہاں سے تنگ آ کر شبنمی جنوب

کا رُخ کرتی ہیں

بین وولیو: یہ ہوائیں جن کا ذکر رہے ہو ہمیں اپنے آپ سے بہائے لئے جاتی ہیں۔ کھانے کا دور ختم ہو چکا ہے اور ہم دیر سے پہنچیں گے۔

رومیو: ڈر رہا ہوں کہ بُرے وقت سے پہنچیں گے۔ میرا دل کسی تباہی کی نشاندہی کر رہا ہے جو آسمانوں میں منتظر ہے اور اِس رات کے جشن کے ساتھ اپنا جان لیوا سلسلہ شروع کر دے گی۔ یہ سلسلہ مجھ سے بے وقت موت کا تازیانہ طلب کرے گا اور ختم ہو گا میری دھڑکنوں کے ساتھ۔ لیکن چلو، جس کے ہاتھ میں باگ ڈور ہے نگہبانی کرے گا میری پرواز کی۔ چل پڑو متوالو!

بین وولیو: ڈھول بجاؤ

سین۔۵

(کپیولیٹ کا مکان، مہمان نقاب پہنے داخل ہوتے ہیں۔ ملازمین نیپ کن پیش کرتے ہیں)

گپیولیٹ: خوش آمدید خواتین، خوش آمدید حضرات! عزت بخشی آپ سب نے۔ ساز سے ساز ملاؤ، رقص کی لَے جماؤ۔ جگہ بناؤ، جگہ بناؤ۔ لڑکیو! ناچو، لہراؤ!

(موسیقی شروع ہوتی ہے، رقص شروع ہوتا ہے)

روشنی تیز کرو بیوقوفو! اور جگہ کھلی رکھو۔ آگ بجھا دو۔ کمرہ گرم ہوگیا ہے۔ واہ۔! محفل تو خوب جمی ہے۔ بیٹھیے بیٹھیے گپیولیٹ، میرے چچازاد۔ اب ہماری، آپ کی عمر ناچنے کی کہاں رہی۔ کب کی بات رہی ہوگی جب ہم اور آپ کسی ماسک پہننے والے رقص میں شریک ہوئے تھے؟

گپیولیٹ چچازاد: خدایا! کم از کم تیس سال

گپیولیٹ: نہیں، نہیں۔ اتنا زیادہ بھی نہیں۔ لوسین شیو کی شادی پر ہم ناچے تھے، اور ماسک بھی چڑھائے تھے۔ کوئی پچیس سال ہوئے۔

گپیولیٹ چچازاد: نہیں اس سے زیادہ ہوگیا۔ اُس کا تو بیٹا ہی اب تیس کا ہو چلا

گیپولیٹ: یقین نہیں آتا۔ کل کی بات ہے دو سال کا بچہ تھا

رومیو: وہ پری کون ہے۔ جس کا ہاتھ اُس رئیس کے ہاتھ کی زینت ہے؟

ملازم: نہیں کہہ سکتا جناب

رومیو: آہ! ایسا حُسن، کہ شمعوں کو جگمگانا سکھائے۔ رات کے رُخسار پہ یوں جھومتا ہوا جیسے کسی حبشی کے کان میں بیش قیمت ہیرا۔ حُسن، جسے چھونا بھی شِرک۔ جس کی تابنا کی زمین و آسمان کو خیرہ کرے۔ ہمجولیوں میں یوں نمایاں جیسے کالے کوّوں کے ہجوم میں کوئی اُجلا ہنس۔ رقص کا یہ دور ختم ہو جائے تو میں اُس کے قریب جاؤں اور اُس کے ہاتھوں کے لمس سے اپنی انگلیوں کی تقدیر جگاؤں۔ کون کہتا ہے کہ مجھے آج سے پہلے کبھی عشق ہوا۔ آج سے پہلے تو میں نے جانا ہی نہیں تھا کہ حُسن ہے کیا

ٹی بولٹ: آواز سے یہ شخص مونٹ َگیو لگتا ہے۔ میرا خنجر لے کر آؤ۔ اِس کمبخت کی اتنی ہمت کہ چہرے پر یہ ماسک چڑھا کر یہاں پہنچ جائے ہمارے خاندان کا مذاق اُڑانے۔ اپنے بزرگوں اور پُرکھوں کی قسم اس کا قتل تو جائز ہے

گیپولیٹ: میرے عزیز یوں بھرے کیوں پھر رہے ہو؟

ٹی بولٹ: چچا، یہ آدمی مونٹ َگیو ہے، ہمارا دشمن۔ یہاں بدنیتی سے آیا ہے۔ ہمارے خاندان کی ہنسی اڑانے

گیپولیٹ: رومیو ہے کیا؟

ٹی بولٹ:	بالکل وہی ہے۔ وہی بدذات ہے
گیپیولیٹ:	کچھ نہ کہو اِسے۔ اس کے انداز شریفانہ ہیں۔ اور سچی بات یہ ہے کہ سارا ویرونا اِس کی شرافت اور چال چلن کی تعریف کرتا ہے۔ مجھے گھر آئے مہمان کی بے عزّتی گوارہ نہیں۔ اس لئے صبر کرو۔ نظر انداز کرو۔ ہنستے بولتے رہو اور ماتھے سے ان شکنوں کو صاف کرو۔ یہ آداب محفل کے خلاف ہیں۔
ٹی بولٹ:	یہ شکنیں مناسب ہیں اگر مہمان رزیلوں میں سے ہو۔ میں اسے برداشت نہیں کروں گا۔
گیپیولیٹ:	تمہیں کرنا ہوگا اُسے برداشت۔ تم ہوتے کون ہو؟ میں کہہ رہا ہوں۔ اب بس کرو۔ یہ میرا گھر ہے یا تمہارا؟ برداشت نہیں کرو گے؟ میرے مہمانوں میں بلوہ کراؤ گے؟ قابو سے باہر ہو رہے ہو۔ بہادری دکھانے چلے ہو؟
ٹی بولٹ:	چچا حضور یہ شرمناک
گیپیولیٹ:	بدتمیز ہو تم۔ کچھ بھی شرمناک نہیں۔ مجھ سے بحث کرنے چلے ہو؟ واہ خوش رہو دوستو اور لطف اٹھاؤ محفل کا! یا تو خاموش رہو یا چلے جاؤ یہاں سے۔ روشنیاں تیز کرو لوگو! مجھے مجبور نہ کرو۔ اپنے دلوں کو شاد کرو لوگو!
ٹی بولٹ:	یہ غصّے سے پاگل ہو رہے ہیں اور میں انتقام سے۔ اس لئے جاتا ہوں۔ مگر یہ دراندازی جو اس وقت بھلی معلوم ہو رہی ہے ایک

دن قیامت کا فتنہ اُٹھائے گی

رومیو: اگر میرے گنہ گار ہاتھوں نے اِس بتکدے کے تقدس کو پامال کیا ہے، تو میرے ہونٹ حاضر ہیں، دو عقیدت مند پُجاری، جو اپنے لمس کی آہستگی سے ہاتھوں کی شدّت کا مداوا کرنے کو بے چین ہیں۔

جولیٹ: پُجاری، تم ناحق اپنے ہاتھوں کو الزام دیتے ہو۔ انہوں نے تو صرف عبادت کی ہے۔ پُجاری تو دیوتاؤں کو چھو کر ہی ان کی ثنا کرتے ہیں، اور یوں ہتھیلی سے ہتھیلی ملا کر دیتے ہیں عقیدت کا بوسہ

رومیو: کیا عقیدت مندوں کے ہونٹ نہیں ہوتے؟ اور پُجاریوں کے بھی؟

جولیٹ: ہوتے ہیں پُجاری۔ ہونٹ، جنہیں وہ رب کی ثنا میں ہلاتے ہیں

رومیو: تو پھر ہونٹوں کو وہ کر لینے دو جو ہاتھ کرتے ہیں۔ رب کی ثنا۔، مراد پوری کرو، اس سے پہلے کہ عقیدت مند مایوس لوٹ جائے

جولیٹ: دیوی دیوتا بے نیاز رہتے ہیں۔ ویسے کبھی ترس کھا کر دان ضرور دے دیتے ہیں

رومیو: تو بس بے نیاز ہی رہو اور مجھے اپنی دعاؤں کا ثمر چکھنے دو۔ یہ لو، اب ہونٹوں نے ہاتھوں کا گناہ واپس لے لیا ہے

جولیٹ: اور اُس گناہ کا کیا جو تمہارے ہونٹوں نے میرے ہونٹوں پر

چھوڑا؟

رومیو: گناہ؟ میرے ہونٹوں نے؟ واہ کس خوبصورتی سے گستاخی کا شکوہ کیا ہے۔ چلو پھر اپنا گناہ واپس لیتا ہوں

جولیٹ: تم تو صحیفے دیکھ دیکھ کر پیار کرتے ہو

انا: بی بی تمہاری اماں تمہیں طلب کرتی ہیں

رومیو؛ (نرس سے) کون ہیں اِس کی اماں؟

انا: لڑکے تمہیں اتنا نہیں معلوم کہ اس کی اماں اس گھر کی مالکن ہیں۔ سمجھ دار ہیں۔ مہربان ہیں۔ میں اُن کی بیٹی کی انا ہوں۔ وہی جس سے تم باتیں کر رہے تھے۔ ایک بات بتا دوں کہ جسے وہ لڑکی ملی اُسے خزانہ ملا

رومیو: کیپیولیٹ؟ یا خدا میری زندگی میرے دشمن کے ہاتھ رہن؟

بین وولیو: ہمیں چلنا چاہیے۔ محفل عروج پر آ چکی ہے

رومیو: ہاں۔ اور میری بیتابی بھی

کیپیولیٹ: نہیں مہمانو! اتنی جلدی نہ کرو جانے کی۔ کچھ روکھا سوکھا پیش ہونے کو ہے۔ اچھا؟ چلیں پھر۔ سب کا بہت شکریہ! بہت بہت شکریہ! شب بخیر دوستو۔ مشعلیں قریب لاؤ۔ چلیں پھر ہم بھی سونے چلیں۔ اُفوہ! سچ مچ بہت دیر ہوگئی۔ میں تو سونے چلا

جولیٹ: انا، ادھر آؤ۔ وہ شخص کون ہے؟

انا: ٹائیبیریو کا اکلوتا بیٹا اور واحد وارث

جولیٹ: وہ جو ابھی جا رہا ہے، وہ کون ہے؟

انا: پیٹ روچیو کا لڑکا ہے شائد

جولیٹ: ارے بھئی وہ کون ہے جو دوسروں کے پیچھے جا رہا ہے؟ وہ جو رقص کرنے سے انکار کر رہا تھا؟

انا: مجھے نہیں معلوم

جولیٹ: جاؤ اس کا نام پوچھو۔ اگر شادی شدہ نکلا تو پھر تو قبر میں ہی سجے گی میرے بیاہ کی سیج

انا: رومیو نام ہے اس کا۔ مونٹ گیو ہے۔ تمہارے سب سے بڑے دشمن کا ایک ہی بیٹا

جولیٹ: میری ایک ہی محبت میری ایک ہی نفرت سے پھوٹی تھی؟ جب دیکھا تو جانتی نہ تھی اب جانا تو دیر ہو چکی۔ کیا وار کیا ہے پیار نے کہ دشمن کے پیار میں باندھ دیا

انا: کیا کہا؟

جولیٹ: کچھ نہیں۔ ایک گیت کے بول جو آج رقص کے دوران سیکھا

(اندر سے کوئی، جولیٹ کہہ کر پکارتا ہے)

انا: چلو، چلو۔ مہمان بھی سارے چلے گئے

(سب چلے جاتے ہیں)

ایکٹ۔۲

راوی

اب پچھلی الفت زیرِ زمین ہو چکی ہے اور اس کی خاک سے ایک نئی محبت نمایاں ہونے کو بے چین۔ وہ روپ کہ عشق جس پر جان دیتا تھا، آہ و زاریاں کرتے تھکتا نہ تھا، اب اپنا رنگ کھو چلا۔ رومیو اب نئے سرے سے عاشق ہے اور اس بار خوش قسمتی سے معشوق بھی۔ ایک نئے حُسن کا شیدائی، اسی پُرانی وارفتگی کے ساتھ۔ اب رومیو کے لئے امتحان ہے کہ دل دشمن کے حوالے کرے اور جولیٹ کے لئے آزمائش کہ نفرت کے خونخوار پنجوں سے دلِ نازک کو آزاد کرائے۔ رومیو پریشان کہ دشمنوں کے خونریز سائے تلے ملن کے لمحے ناپید اور عہد و پیماں دشوار۔ اور جولیٹ لاچار کہ پہریدار نگاہوں سے بچ کر محبوب سے ملنا اُسکے لئے اور بھی محال۔ لیکن جنون عشق انہیں پرواز عطا کرتا ہے اور جوشِ جوانی ہمت۔ مشکل کشائی ہو ہی جاتی ہے اور آزمائشیں آسان۔

سین۔۱

(کیپیو لیٹ کے باغ کے پیچھے ایک زمین۔ رومیو داخل ہوتا ہے)

رومیو: یہاں سے جاؤں کیسے میرا دل تو یہیں اٹکا ہے؟ چل اے جسد خاکی، پلٹ جا اپنے مرکز کی طرف

(بین وولیو اور مرکیوشیو داخل ہوتے ہیں)

بین وولیو: رومیو! میرے بھائی، میرے چچازاد! رومیو! رومیو!

مرکیوشیو: سمجھدار ہے۔ مجھے یقین ہے کہ گھر جا کر سو گیا ہوگا

بین وولیو: میں نے اُسے اس طرف بھاگتے دیکھا ہے، پھر باغ کی دیوار پھلانگ کر او جھل ہو گیا۔ آواز دو مرکیوشیو، پکارو اُسے

مرکیوشیو: چلو میں منتر پڑھ کر بُلاتا ہوں۔ رومیو! خبطی، دیوانے، مجنوں کے نانا، عاشق زار! عاشق کی آہ بن کر آجا۔ کسی گیت کے بول تو سنا جا کہ میرے دل کو قرار آ جائے۔ 'ہائے دل' تو پکار، منہ سے پیار کا نام تو لے، پیار سے دل تھام تو لے۔ اپنی دوست وینس کو سلام تو بھیج۔ اُس کے بیٹے اندھے کیوپڈ کی کچھ کھنچائی تو کر۔۔ جس کے تیر نے بے چارے بادشاہ کو فقیرنی کا دیوانہ بنا دیا۔ نہ سنتا

ہے، نہ دِکھتا ہے، نہ ہلتا ہے، نہ جُلتا ہے۔ لگتا ہے دیوانہ مر گیا۔ میں اُسے زندہ کرتا ہوں۔ تجھے روز الین کی تابناک نگاہوں کا واسطہ، اُس کی چمکتی پیشانی، اُس کے سُرخ ہونٹوں کا واسطہ، اُس کی نازک انگلیوں، سڈول پنڈلیوں اور اُن کے آس پاس کے دوسرے علاقوں کا واسطہ! اُٹھ جامئی سے اور پھر سے رومیو ہو جا

بین وولیو: تیری باتیں سن کر اور بھی خفا ہو گا

مرکیوشیو: اس پر خفا نہیں ہو گا۔ خفا تو جب ہوا گر میں اُس کی معشوقہ کی رانوں کے درمیان کوئی بھوت زندہ کر دوں، اور رہنے دوں وہاں جب تک سیری نہ ہو جائے۔ پھر بھلے اُسے مار دوں۔ یہ بات ہوتی غصہ کرنے کی۔ میرا جادو تو سیدھا سادھا ہے۔ اُس کی معشوقہ کے نام پر صرف اُسے ہی تو زندہ کر رہا ہوں۔

بین وولیو: درختوں میں چھپ گیا ہے۔ رات سے راز و نیاز کرنے۔ اندھا عشق ہے، اندھیرے میں پنپتا ہے۔

مرکیوشیو: عشق اگر اندھا ہو گا تو نشانہ کیسے باندھے گا؟ اب وہ ایک معطّر درخت کے نیچے بیٹھ جائے گا اور دعا کرے گا کہ اُس درخت کا پھل وہ پھل ہو جو لڑکیوں کی خواہشیں گدگداتا ہے۔ رومیو شب بخیر! میں تو چلا سونے اپنی چھت کے نیچے۔ ٹھنڈے آسمان کے تلے تو نیند آئے گی نہیں۔ چلو۔ چلیں؟

بین وولیو: ہاں چلو۔ جو ملنا ہی نہ چاہے اُسے ڈھونڈنے کا کیا فائدہ

رومیو: داغ دِل پر ہنستا وہ ہے جس نے خود زخم نہ جھیلا ہو۔ لیکن خاموش۔ یہ کون سی روشنی ہے جو اُس جھروکے سے پھوٹتی ہے؟ شائد یہ مشرق ہے اور شائد جولیٹ سورج۔ جاگ اے مہر اور شرمندہ کر دے اِس چاند کو جو حسد سے زرد ہے اور غم سے نڈھال کہ تو، اُسکی داسی، اُس سے بڑھ کر حسین ہے۔

(جولیٹ اوپر ایک کھڑکی میں نمودار ہوتی ہے)

اوہ! میری دیوی۔ میرا پیار۔ کاش وہ جانتی میرے دل کا حال۔ لب ہلتے ہیں مگر کہتی کچھ نہیں۔ ایسا کیوں؟ اُس کی آنکھیں کچھ کہہ رہی ہیں شائد۔ میں بھی کچھ کہوں؟ نہیں جسارت ٹھیک نہیں۔ وہ مجھ سے تھوڑے ہی بات کر رہی ہے۔ آسمان کے دو سب سے تابندہ ستارے، کہیں کام پر جاتے ہوئے، اُس کی آنکھوں سے کہہ گئے ہیں کہ ان کی واپسی تک اُن کی جگہ جگمگاتی رہیں۔ اگر اُس کی آنکھیں وہاں ہوتیں اور ستارے اُس کے چہرے پر؟ اُس کے رخسار کی تابنا کی اُن ستاروں کو یوں شرمندہ کرتی جیسے دھوپ چراغ کو۔ آسمان سے اُس کی آنکھیں دھرتی کو یوں منور کرتیں کہ پرندے رات کو صبح سمجھ لیتے اور گیت چہچہاتے۔ دیکھو اُس کا ہاتھ کیسے اس کے رخسار کو چھو رہا ہے۔ کاش میں اُن ہاتھوں کا دستانہ ہوتا اور اُس رخسار کے لمس سے سرشار ہوتا۔

جولیٹ: (ٹھنڈی آہ بھرتی ہے)

رومیو: کچھ کہا اُس نے۔ پھر سے بول اے ماہ رو۔ تو اِس رات کو یوں فروزاں کر رہی ہے جیسے فردوس کی کوئی پری، سُست رو بادلوں کے رتھ پر سوار، آسمان کے سینے پر تیرتی ہے، جسے زمین والے سر اُٹھا کر حسرت سے تکتے ہیں۔

جولیٹ: او رومیو، رومیو، تم رومیو کیوں کہلاتے ہو؟ تج دو اپنا نام، بس میرے ہو جاؤ، پھر میں بھی خود کو کیپیولیٹ نہیں کہوں گی

رومیو؛ اور سنوں یا بول پڑوں؟

جولیٹ: بس تمہارا نام ہی تو ہے نا میرا دشمن۔ تم تو بس تم ہو۔ تم مونٹ َگیو تو نہیں۔ مونٹ َگیو کیا ہے؟ نہ ہاتھ نہ پیر نہ بازو نہ چہرہ نہ انسان کا کوئی اور حصہ۔ کچھ اور نام رکھ لو۔ نام میں کیا رکھا ہے۔ وہ جسے گُلاب کہتے ہیں کسی اور نام سے بھی اُتنا ہی میٹھا مہکے گا۔ تو پھر رومیو بھی تو اتنا ہی بے مثال رہے گا اگر اُسے رومیو نہ بھی بلائیں۔ رومیو اُتار پھینکو اپنا نام جو تمہارا کوئی انگ نہیں، اور بدلے میں مجھے لے لو، پوری کی پوری

رومیو: بس تمہارا اتنا کہنا ہی کافی ہے۔ مجھے کوئی نیا نام دے دو۔ چاہو تو پیار کہہ کر پکار لو۔ آج سے میں رومیو نہیں۔

جولیٹ: کون ہے جو رات کے لبادے میں چھپ کر یوں میری تنہائی کا ہمراز بنتا ہے؟

رومیو: نام سے کیونکر بتاؤں کہ کون ہوں۔ میرا نام میری ماہ رو، مجھے بھی اُتنا ہی ناگوار ہے کہ تیرا دشمن ہے۔ اگر کہیں لکھا ہوتا تو اُس کاغذ کے پرزے پرزے کر ڈالتا

جولیٹ: میرے کانوں میں ابھی چند لفظوں نے ہی رس گھولا ہے مگر میں جان گئی تمہاری آواز۔ تم رومیو نہیں ہو؟ اور مونٹ َگیو ؟

رومیو: اگر دونوں تجھے نہیں پسند تو دونوں میں سے کچھ بھی نہیں

جولیٹ: تم یہاں آئے کس طرح؟ باغ کی فصلیں اونچی ہیں، انہیں سَر کرنا ناممکن، اور ہر طرف موت کی پہریداری، مونٹ َگیو کی تاک میں

رومیو: پیار کے کومل پنکھ سے طے کیں ہیں یہ دیواریں۔ پتّھر کی فصلیں پیار کو کب روک سکی ہیں۔ پیار سوچتا نہیں کر بیٹھتا ہے۔ اس لئے تمہارے گھر والے میرے راستے کی رکاوٹ نہیں۔

جولیٹ: اگر انہوں نے تمہیں دیکھ لیا تو مار ڈالیں گے

رومیو: اُن کی تلواروں سے زیادہ عتاب تو تمہاری آنکھوں میں ہے۔ تم اگر پیار سے دیکھو تو اُن کی دشمنی ہیچ ہو جائے

جولیٹ: ساری دنیا کے بدلے بھی یہ نہیں چاہونگی کہ وہ تمہیں یہاں دیکھیں

رومیو: رات کے لبادے نے مجھے اپنی حفاظت میں لپیٹ رکھا ہے۔ اور اگر تمہارا پیار مجھے نہیں ملا تو پھر وہ پکڑ بھی لیں تو کیا۔ چاہت کی تمنا

میں تڑپتے رہنے سے تو بہتر ہے کہ ان کے انتقام سے پل بھر میں ختم ہو جاؤں

جولیٹ: کس نے یہاں تک پہنچنے کا راستہ بتایا؟

رومیو: محبت نے تلاش پر اُکسایا۔ اُس نے مجھے صلاح دی، میں نے اُسے آنکھیں۔ میں کھویا نہیں لیکن اگر تم سات سمندر پار کسی دور دراز ساحل پر بھی ہوتیں تو ایسا قیمتی سودا حاصل کرنے کو لہروں سے داؤ لگاتا اور جان پر کھیل جاتا

جولیٹ: بھلا ہو رات کی تاریکی کا جو میرے چہرے کا نقاب بن گئی۔ ورنہ جو باتیں تم نے مجھے اس رات سے کہتے سنی ہیں کسی بھی دوشیزہ کے رخسار گلابی کرنے کو کافی ہیں۔ میں چاہوں تو بناوٹ کروں اور سب جھٹلا دوں۔ مگر رسمی پس و پیش سے بات لمبی کیوں کروں؟ تم پیار کرتے ہو مجھ سے؟ جانتی ہوں تم کہو گے ہاں۔ اور میں مان بھی لوں گی۔ لیکن قسمیں کھانے والی ہی تو قسمیں توڑتے بھی ہیں۔ اور عاشقوں کی قسموں پر تو دیوتا بھی ہنستے ہیں۔ رومیو، اگر پیار کرتے ہو تو سچے دل سے کہو۔ اور اگر سمجھتے ہو کہ میں بہت جلدی ہاتھ آ گئی تو پھر میں بھی عشوے اور غمزے اپناؤں، شرماؤں، لجاؤں، تم فریاد کرو میں 'نا' کہوں۔ چاہتی نہیں ہوں ایسا کرنا۔ عشق میں گرفتار ہوں۔ اظہار پر مجبور ہوں۔ اسے بے شرمی نہ سمجھنا۔ سچی ہوں۔ بناوٹی شرم و حیا سے دل نہیں جیتتی۔

شائد مجھے خود کو روکنا چاہئے تھا۔ لیکن انجانے میں تم نے پہلے ہی میرے دل کا حال سُن لیا تھا۔ اس لئے درگزر کرو۔ اِس اقرار کو جسے رات کی تاریکی نے مجھ سے پوچھے بغیر ہی افشا کر دیا، عشق کا ہلکا پن نہ سمجھو

رومیو: اُس مہربان چاند کی قسم کھاتا ہوں جو درختوں کے پھل پتّوں کو روپہلی چاندنی سے ڈھکتا ہے

جولیٹ: چاند کی قسم تو ہرگز نہ کھانا جسکا کوئی بھروسہ نہیں۔ چکّروں میں گھومتا ہے، کبھی سامنے آتا ہے کبھی چُھپ جاتا ہے۔ کہیں تمہارا پیار بھی اُتنا ہی بے ثبات نہ نکلے

رومیو: تو پھر کس کی قسم کھاؤں؟

جولیٹ: قسم ہی نہ کھاؤ۔ اور کھانا ہے تو خود اپنی دلکش ذات کی قسم کھاؤ، کہ وہی میری عبادتوں کا مرکز ہے اور میں مان لونگی

رومیو: میری جان میں ۔۔۔

جولیٹ: قسم نہ کھانا۔ تم سے ملنا میری خوشی ہے۔ مگر اِس رات کے پیمان کی خوشی نہیں۔ اس میں بڑی جلد بازی ہے، بے پروائی ہے۔ اتنا اچانک جیسے بجلی کی چمک جو کہ پلک جھپکنے سے پہلے ہی اوجھل ہو جاتی ہے۔ شب بخیر میرے پیار۔ خدا کرے یہ پیار کی کلی، ہماری اگلی ملاقات تک، بہار کی بانہوں میں کھِل کر تازہ گُلاب ہو جائے۔ شب بخیر۔ خدا کرے تمہاری نیند بھی اُتنی ہی میٹھی ہو،

اور دل میں اُتنا ہی سکون جتنا مجھ میں ہے۔

رومیو: اور مجھے یوں بے سکون چھوڑ جاؤ گی؟

جولیٹ: اور کون سا سکون ممکن ہے آج کی رات؟

رومیو: میرا اقرار لینا اور اپنا اقرار دینا

جولیٹ وہ تو میں نے تمہارے مانگنے سے پہلے ہی دے دیا تھا۔ ویسے جی چاہتا ہے واپس لے کر اپنے پاس رکھ لوں۔

رومیو: واپس کیوں؟

جولیٹ: تا کہ پھر سے دوں، دل کھول کر۔ میں تو خود بھی وہی مانگتی ہوں پھر سے، جو پہلے ہی مل چکا ہے۔ سمندر کی طرح میری دریا دلی بے کراں ہے اور میری محبت بے انت۔ جتنا تمہیں دوں گی اتنا ہی اور پاؤنگی کہ دونوں کی کوئی حد نہیں۔ اندر کوئی آواز دے رہا ہے۔ شب بخیر میری جان

(انا اندر سے آواز دیتی ہے)

آئی انا! صادق رہنا مونٹ گیو۔ کچھ دیر رکو۔ میں ابھی آئی

(جولیٹ چلی جاتی ہے)

رومیو: اتنی مہربان؟ اتنی مہربان رات؟۔ ڈر لگتا ہے کہیں یہ اِس رات کا خواب نہ ہو۔ کرم کی ایسی بارش تو صرف خواب میں ہی ہو سکتی ہے

(جولیٹ پھر سے اوپر نمودار ہوتی ہے)

جولیٹ: تین باتیں اور ہیں رومیو اور پھر سچ مچ شب بخیر۔ اگر تمہارا پیار سچا ہے اور شادی کے لئے تیار ہو تو کل ایک خادمہ بھیجوں گی۔ اُس سے کہلا بھیجنا کہ کب اور کہاں یہ رسم ادا ہوگی۔ پھر میں اپنا سب کچھ تمہارے قدموں میں ڈال دونگی اور دنیا کے آخری کونے تک تمہارے ساتھ چلونگی

انا: بی بی!

جولیٹ: ابھی آئی!۔۔۔۔لیکن اگر یہ باتیں وقتی جوش میں کہی تھیں تو خدا کے لئے۔۔۔۔

انا: بی بی!

جولیٹ: آ رہی ہوں، ابھی کچھ دیر میں!۔۔تو پھر اپنا عشق واپس لو اور مجھے تنہا غم سے نمٹنے دو۔۔میں کل پیام بر بھیجونگی

رومیو: میری روح، میری جان

جولیٹ: صد ہزار شب بخیر

(جولیٹ چلی جاتی ہے)

رومیو: صد ہزار افسوس کہ تمہاری تابنا کی اوجھل ہوگئی۔ پیار پیار کی جانب یوں بھاگتا ہے جیسے اسکول کے بچّے کتابوں سے بھاگتے ہیں۔اور پیار سے جدا ہو کر یوں روانہ ہوتا ہے جیسے اسکول کی جانب، بوجھل قدموں سے

(جولیٹ پھر سے داخل ہوتی ہے)

جولیٹ: کہاں ہو رومیو! شش! رومیو! گلے پہ پہرہ ہے ورنہ اس زور سے بُلاتی کہ گونج غاروں کو چیر کر اس طرح رومیو پُکارتی کہ خود کہ اُس کا اپنا گلا بیٹھ جاتا

رومیو: یہ میری زندگی ہے جو مجھے پُکار رہی ہے۔ چاہنے والوں کی آواز رات کے سینے میں یوں رس گھولتی ہے جیسے مدھم موسیقی کی روپہلی جھنکار

جولیٹ: رومیو!

رومیو: میری جان؟

جولیٹ: کل کس وقت بھیجوں اُسے؟

رومیو: نو بجے

جولیٹ: بھیجوں گی چاہے جو ہو جائے۔ صبح تک کا انتظار بیس سال کا ہو گا۔ بھول گئی تمہیں کیوں بُلایا تھا

رومیو: پھر میں یہیں رہتا ہوں۔ تم اطمینان سے یاد کرو

جولیٹ: پھر تو میں کبھی نہ یاد کر کے دوں کہ تم کبھی نہ جاؤ

رومیو: اور میں بھی یہاں سے نہ ٹلوں کہ تم بھولتی رہو۔ اور بھول جاؤں کہ میرا کوئی گھر بھی ہے

جولیٹ: صبح ہونے کو ہے۔ تمہارا چلے جانا ہی اچھا ہے۔ مگر بس اتنی ہی دور جیسے کہ ایک چھوٹی سی بچی کی پالتو چڑیا جسے وہ کچھ دیر کو اُڑاتی ہے پھر واپس بُلاتی لیتی ہے

رومیو: کاش میں تمہاری چڑیا ہوتا!

جولیٹ: ہاں کاش! لیکن پھر شائد میں اتنا پیار کرتی کہ پیار سے ہی مار دیتی تمہیں۔ شب بخیر۔ جُدائی کا درد اتنا میٹھا ہے کہ ساری رات شب بخیر ہی کہتی رہوں اور صبح ہو جائے

رومیو: تیری آنکھوں میں نیند اُترے اور سینے میں سکون۔ اب میں اپنے مقدّس راہب کے ٹھکانے پر جاؤں اور انہیں سب کچھ سُنا کر مدد مانگوں۔

سین ۔۳

(فرائرلورنس کا حجرہ۔فرائرلورنس پھولوں کی ٹوکری لئے داخل ہوتے ہیں)

فرائرلورنس: صبح کی ملائم کرنیں نامہرباں رات پر مسکرانے لگی ہیں۔داغ داغ اندھیرا ابھرتے سورج کے آگے یوں آنکھیں بھینچ رہا ہے جیسے رات بھر کے شرابی کا نشہ ٹوٹے۔اب اس سے پہلے کہ سورج دن کو پوری آب وتاب سے منوّر کردے اور شبنم سوکھ جائے میں اپنی ٹوکری زہریلی کونپلوں اور زندگی بخش پھولوں سے بھر ڈالوں۔مٹی حیات کی ماں بھی ہے اور اس کی قبر بھی۔جسے ہم قبر کہتے ہیں وہی تو وہ کوکھ بھی ہے جس سے طرح طرح کی زندگی پھوٹتی ہے اور دھرتی کا دودھ پی کر پلتی ہے۔کتنے حیرت انگیز ہیں پودے، جڑی بوٹیاں اور پتّھر اور کیسی اُن کی تاثیر کہ بیماریوں کا مداوا کرتی ہے۔کوئی بد سے بدترین شئے بھی ایسی نہیں جو زمین پر ہو اور زمین کو کوئی فائدہ نہ پہنچائے۔اور اچھی سے اچھی چیز بھی کوئی ایسی نہیں جو بیجا استعمال سے اپنا جوہر نہ کھو بیٹھے۔خوبی اگر بہک جائے تو خامی بن جاتی ہے،اور خامی خود کو سُدھار لے تو سامانِ فیض۔اِس ادھ کھلے پھول کی نازک پتیوں

میں زہر کا بسیرا ہے اور شفا کا ڈیرہ بھی۔ اِسے سونگھو تو سارے جسم میں سرشاری، اور اگر چکھ لو تو حواس و دل کی موت۔ پودوں کی طرح انسانوں کے اندر بھی دو ایسے ہی متضاد حریفوں نے خیمے گاڑ رکھے ہیں۔ لطف و کرم اور خباثت۔ اور جب خباثت کی جیت ہوتی ہے تو وجود میں زہر سرایت کر جاتا ہے۔

(رومیو داخل ہوتا ہے)

رومیو: صبح بخیر حضورِ اقدس!

فرائر لورنس: تم پر سلامتی! اتنی صبح اِس میٹھی آواز میں کون آ گیا سلام کرنے؟ اتنے سویرے بستر سے جُدا ہونا تو پریشاں دلی کی علامت ہے۔ بوڑھوں کی آنکھوں پر تو، چلو، اندیشوں کا پہرہ رہتا ہے، اور جہاں اندیشے وہاں نیند کہاں۔ لیکن درد و غم سے بیگانہ جوانی جس بستر میں بے فکری سے آ کر گرتی ہے، وہاں تو نیند خود اپنے سنہرے پنکھ سے سایہ کرتی ہے۔ تمہاری سحر خیزی کہتی ہے کہ کچھ پریشانی ہے۔ اور اگر ایسا نہیں ہے تو۔۔۔۔ اچھا، سمجھ میں آیا، ہمارا دوست رومیو رات بستر میں گیا ہی نہیں۔

رومیو: یہ آخری اندازہ صحیح ہے۔ رات میرے پاس نیند سے بڑھ کر راحت تھی

فرائر لورنس: یا خدا مدد! تم روزالین کے ساتھ تو نہیں تھے؟

رومیو: روزالین؟ خدایا نہیں! میں اُس نام کو بھول چکا ہوں اور اُس

کے عذاب کو بھی

فرائر لورنس: شاباش میرے بیٹے! مگر تم تھے کہاں؟

رومیو: بتاتا ہوں اِس سے پہلے کہ آپ پھر سے پوچھیں۔ میں اپنے دشمن کے گھر دعوت میں تھا، کہ اچانک کسی نے مجھے گھائل کر دیا اور اُسے میں نے۔ اب دونوں کی چارہ گری آپ کی مدد اور آپ کی آسمانی برکتوں کی محتاج ہے۔ میرے دل میں کوئی کھوٹ نہیں کہ میری فریاد میں شکار اور شکاری دونوں کی عافیت ہے

فرائر لورنس: میرے بیٹے سیدھی بات کرو اور بیان سادہ رکھو۔ پہلیاں بُجھواؤ گے تو دعائیں بھی پہیلیوں میں ملیں گی

رومیو: تو پھر سیدھا اعتراف یہ کہ میرے پیار نے کیپیولیٹ کی بیٹی کو چُن لیا ہے اور اُس کے پیار نے مجھے۔ اب ہم دونوں ایک ہو چکے ہیں۔ بس کسر اتنی ہے کہ آپ ہم دونوں کو مقدس بندھن میں باندھ دیں۔ ہم دونوں کب ملے، کس جگہ، اظہار کیسے کیا، قسمیں کیونکر کھائیں یہ سب راستے میں بتاؤنگا۔ ابھی بس اتنی سی عرض ہے کہ آپ ہم دونوں کا رشتہ جوڑ دیں۔

فرائر لورنس: خداوندہ کیسی تیری قدرت! یہ کیا سُن رہا ہوں! کل کیا تھا اور آج کیا ہو گیا؟ روزالین جس کی تم مالا جپتے تھے یوں پلک جھپکتے دِل سے اُتر گئی؟ سچ ہے، نوجوان دل سے نہیں نظر سے دل لگاتے ہیں۔ ابھی تو تمہاری ٹھنڈی آہوں کے بادل بھی نہیں چھٹے تھے،

ابھی تو تمہاری آہ وزاریوں کی گونج ان بوڑھے کانوں میں تھمی تک نہیں تھیں۔ تمہارے چہرے پر اُن پچھلے آنسوؤں کے داغ تو ابھی جوں کے توں موجود تھے۔ اگر وہ سب تم ہی تھے، اور وہ تمہارے ہی دل کی آواز تھی تو وہ صرف اور صرف روزالین کے لئے تھی۔ اوراب تم نے یکا یک کیسا پلٹا کھایا؟ مان لو اِس کہاوت کو کہ جب مردوں میں گیرائی نہیں تو عورتوں میں بے وفائی کیوں نہ ہو

رومیو: آپ نے کتنی دفعہ مجھے ڈانٹا تھا روزالین سے پیار کرنے پر

فرائر لورنس: پیار کرنے پر نہیں، نثار ہونے پر

رومیو: آپ خود کہتے تھے کہ اپنی محبت دفن کردو

فرائر لورنس: ایسی قبر میں نہیں جس میں ایک دفن کیا اور دوسری اسی میں سے نکال لی

رومیو: ملامت نہ کیجیئے۔ دیکھئے اب تو میں اُس سے پیار کرتا ہوں جو پیار کا جواب پیار سے، الفت کا جواب الفت سے دے رہی ہے۔ پچھلی والی تو ایسی نہ تھی

فرائر لورنس: اُسے شائد خوب معلوم تھا کہ تم نے پیار کی رٹ تو ضرور لگائی تھی مگر اُس کی ہجے تک سے واقف نہیں۔ لیکن چلو میرے ہرجائی۔ ایک فائدہ ضرور نظر آتا ہے تمہاری مدد کرنے میں۔ کہ شائد اِس ملن سے تمہارے خاندانوں کی رقابت رفاقت میں بدل

جائے۔

رومیو: چلئے پھر جلدی چلیں۔ بہت جلدی کرنا ہے اس کام کو

فرائر لورنس: سمجھ بوجھ سے، آہستہ۔ جو تیز بھاگتے ہیں وہ لڑکھڑاتے ہیں

سین ۔۴

(ایک گلی ۔ مرکیوشیو اور بین وولیو داخل ہوتے ہیں)

مرکیوشیو: رومیو کہاں غائب ہو گیا ہے کمبخت؟ رات گھر نہیں آیا کیا؟

بین وولیو: اپنے گھر تو نہیں گیا ۔ میں نے اُس کے آدمی سے بات کی تھی

مرکیوشیو: اُس پتھر دل، زرد چہرہ حرام الدہر نے یوں اُسے تڑپایا ہے کہ بس اب پاگل ہونے ہی والا ہے ۔

بین وولیو: کیپیولیٹ کے بھتیجے ٹی بوَلٹ نے اُس کے گھر ایک خط بھیجا ہے

مرکیوشیو: مقابلے کی للکار! میں تیار ہوں

بین وولیو: جواب رومیو کو دینا چاہیے

مرکیوشیو: جسے بھی لکھنا آتا ہو وہ جواب دے سکتا ہے

بین وولیو: نہیں رومیو کو لکھنا چاہیے ۔ کہ للکار کا جواب للکار سے دے

مرکیوشیو: بیچارہ رومیو تو کب کا مر چکا ہے ۔ ایک اُجلی عورت کی کالی آنکھوں کے خنجر سے ۔ دل کے بیچوں بیچ کیوپڈ کا تیر سرایت کر گیا ہے ۔ ٹی بوَلٹ کا مقابلہ کرنا مذاق نہیں ہے ۔

بین وولیو: کیوں، کیا خاص بات ہے ٹی بوَلٹ میں؟

مرکیوشیو: اُس کی للکار کسی بلّی کی میاؤں نہیں ہے ۔ بہادر ہے، سورما ہے ۔ لڑتا ایسے ہے جیسے کوئی گیت کی دھن پر ناچے ۔ لمحہ، لمحہ، ماترے

گنتا ہوا، کبھی دور کبھی قریب، مخالف کو تولتا ہوا، گن گن کر۔۔ ایک وار، اور دو اور تیسرا آپکے دل کے پار۔ زبردست مقابلہ باز ہے۔ کوئی اس کا ثانی نہیں۔ تلوار زنی کے تمام پینتروں پر عبور، بڑے گھر کا شہزادہ۔ اُس کی جھپٹ لاجواب، اُس کی پلٹ بے مثال

(رومیو داخل ہوتا ہے)

بین وولیو: یہ رہا رومیو!

مرکیوشیو: بے چارہ اپنی مورنی کے بغیر۔ جسکے آگے قلوپطرہ ایک فقیرنی، ہیلن ایک رنڈی، سینیور رومیو Bonjour! کل رات آپ نے بڑا چکمہ دیا ہمیں؟

رومیو: میں نے کیا چکمہ دیا؟

مرکیوشیو: پھوٹ گئے جناب، پھوٹ گئے آپ

رومیو: بُرا نہ ماننا یارو۔ کچھ معاملہ ایسا آن پڑا تھا کہ تھوڑی سی بداخلاقی جائز تھی

مرکیوشیو: یعنی اخلاقیات کو لات مار کر جھکانا جائز؟

رومیو: (جُھکتے ہوئے) نہیں بلکہ اخلاق سے یوں جُھکنا

مرکیوشیو: واہ! کیا اخلاق کا مظاہرہ کیا ہے

رومیو: میں آپ کے حُسنِ اخلاق پر قربان ہوتا ہوں

مرکیوشیو: اور میں آپ کی بداخلاقی سے انگاروں پر لوٹتا ہوں

رومیو: مگر میری جوتیوں کے اتنا قریب تو نہ لوٹیے میں آپ کی عزت کرتا ہوں

مرکیوشیو: ٹھیک ہے، تو اگر جملہ بازی کرنی ہے تو آیئے میدان میں۔ کیجئے مقابلہ۔ جب تک کہ آپ کی جوتیوں کے تلے نہیں گھس جاتے۔ جب تلک آپ کا مذاق بھی گھس جائے گا

رومیو: رہنے دیجئے ورنہ آپ کا تالو بھی اتنا ہی گھس جائے گا جتنا آپ کے تلے۔ بے تالو اور بے تلے کی جملہ بازی کا کیا مزہ

مرکیوشیو: بھائی ٹی بولٹ مدد کرو۔ میری حاضر جوابی جواب دے رہی ہے

رومیو: جلدی سے کچھ کہو۔ ورنہ میں جیتا ہی جیتا

مرکیوشیو: یہ ہوئی نا بات! عشق میں ٹسوے بہانے سے یہ بہتر نہیں؟ اب لگ رہا ہے کہ تم رومیو ہو۔ خوش مزاج ہو۔ یار باش ہو۔ اب لگ رہا ہے کہ تم وہ ہو جو تم ہو۔ یہ عشق تو ایک گاؤدی لونڈا ہے جو زبان لٹکائے اِدھر اُدھر بھاگتا پھرتا ہے کہ زمین میں کوئی سوراخ ملے جہاں وہ اپنی چھوٹی سی ڈنڈی چھپائے

بین وولیو: بس کرو۔ پھر سے نہ شروع ہو جانا تم دونوں

رومیو: یہ دیکھو۔ اب آئے گا مزہ!

(انا اور پیٹر داخل ہوتے ہیں)

مرکیوشیو: بادبانی کشتی ہے۔ بادبانی

انا: پیٹر!

پیٹر: انا!

انا: مجھے میرا پنکھا دو

مرکیوشیو: ہاں پیٹر، جلدی! انہیں اپنا چہرہ چُھپانا ہے۔ پنکھا ان سے زیادہ خوبصورت ہے۔

انا: صبح بخیر لڑکو

مرکیوشیو: دوپہر بخیر دادی!

انا: کیا دوپہر ہو چکی ہے؟

مرکیوشیو: بالکل ہو چکی ہے۔ گھڑیال کا گھنٹا سیدھا کھڑا ہے، بے شرمی سے

انا: چھی، چھی! شرم کرو کیسے آدمی ہو تم

رومیو: یہ ویسے ہیں جنہیں قدرت بناتی ہی اس لئے ہے کہ خود کو برباد کریں

انا: واہ! کیا خوب بات کہی۔ 'بناتی ہی اس لئے ہے کہ خود کو برباد کریں'۔ صاحبو، آپ بتا سکتے ہیں کہ وہ جو ایک کم سن لڑکا ہے، رومیو، وہ کہاں مل سکتا ہے؟

رومیو: بتا تو سکتا ہوں مگر جب تک آپ اُسے تلاش کریں گی اُس کی عمر بڑھ چکی ہو گی۔ فی الحال اِس نام کا سب سے کم سن تو میں ہی ہوں۔ اور مجھ سے کمترین بھی کوئی نہیں

انا: واہ! کیا خوب کہا ہے!

مرکیوشیو: بہت خوب یعنی کمترین خوب ترین ٹھہرا ہے۔ بڑی تیز ہیں خالہ،

بڑی تیز

انا: اگر تم وہی ہولٹر کے تو مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے۔ راز باری میں

بین وولیو: یہ اسے دعوت پر نہیں 'باوت' پر بلانے والی ہے

مرکیوشیو: ارے کٹنی ہے، کٹنی۔ تجھے کچا چبا جائے گی۔

رومیو: تم لوگ جاؤ یہاں سے۔ میرے گھر چلو۔ وہیں کھانا کھائیں گے۔ تم لوگ بڑھو میں آتا ہوں

مرکیوشیو: الوداع اے زمانہ قدیم کی رقاصہ! الوداع! الوداع!

(مرکیوشیو اور بین وولیو چلے جاتے ہیں)

انا: کون تھا یہ زبان دراز جو ایسی پھکڑ باتیں کر رہا تھا؟

رومیو: ایک رئیس زادہ ہے خاتون جسے اپنی آواز سننے کا شوق ہے۔ اور ایک منٹ میں اتنا کچھ کہہ جاتا ہے کہ اس کا سر پیر ایک مہینے میں نہیں سمجھا جا سکتا

انا؛ ذرا مجھے کچھ کہہ کر تو دیکھے۔ ایسی پٹکی دوں گی زمین پر آ گرے گا۔ چاہے وہ کتنا ہی ہٹا کٹا کیوں نہ ہو۔ وہ اور اس جیسے بیس اور۔ اور اگر میں نہ گرا پائی تو اور بھی ہیں میرے خیر خواہ جو اسے چھٹی کا دودھ یاد دلا دیں گے۔ رذیل بدمعاش۔ میں کوئی لونڈیا ہوں کہ چھلیں کرے مجھ سے؟

(پیٹر کی طرف پلٹ کر) اور تو بھی کھڑا دیکھتا رہا کہ جو بدمعاش

مجھ سے جو چاہے کر لے؟

پیٹر: میں نے کسی بدمعاش کو تم سے جو چاہے کرتے نہیں دیکھا۔ اگر دیکھا ہوتا تو میرا ہتھیار بھی نکل پڑتا۔ مقابلے میں، میں کسی سے پیچھے نہیں رہتا۔ اگر لڑائی اچھی ہو اور موقع موافق

انا: قسم ہے خدا کی مجھے اتنا غصہ آ رہا ہے کہ میری بوٹی بوٹی کانپ رہی ہے۔ اچھا لڑکے، سنو۔ میری بٹیا نے مجھے بھیجا ہے کہ تمہیں ڈھونڈوں۔ اُس نے جو کہنے کو کہا ہے وہ میں خود تک ہی رکھونگی۔ لیکن پہلے میری سن لو کہ اگر تم اسے سبز باغ دکھانے کے چکّر میں ہو تو یہ بڑے شرم کی بات ہے۔ میری بچّی کم سن ہے اور اگر تم اس کے ساتھ دھوکہ بازی کر رہے ہو تو کسی بھی شریف بچّی کے ساتھ ایسا کرنا شرافت کا تقاضا نہیں اور یہ بڑی گھٹیا بات ہے

رومیو: انا آپ کی بچی کو میرا سلام۔ اور آپ کی بات مجھے بہت بری لگی اور میں آپ کو۔۔۔

انا: خوش رہو، خوش رہو۔ یہ میں ضرور اُس سے کہونگی۔ اور وہ سن کر باغ باغ ہو جائے گی

رومیو: کیا کہینگی آپ اپنی بچی سے؟ آپ نے میری بات تو سنی ہی نہیں

انا: یہی کہ تمہیں بری لگی میری بات جو شرافت کی نشانی ہے

رومیو: اُس سے کہیئے کہ کوئی راستہ نکال کر کلیسا میں آئے اور وہاں فرائر لوَرنس کا حُجرہ تلاش کرے، دعائیں لے اور مقدس بندھن

باندھے۔ یہ لو تمہاری زحمت کے لئے۔۔۔

انا: نہیں نہیں۔ ایک پیسہ بھی نہیں۔ خدا گواہ ہے۔۔

رومیو: لے بھی لو۔ تکلف کی کوئی ضرورت نہیں

انا: تو پھر آج شام کو نا؟ وہ وہاں ضرور آئے گی

رومیو: ہاں انا، ایک بات اور۔ کلیسا کی دیوار کے پیچھے میرا ایک آدمی انتظار میں ہوگا۔ وہ تمہیں رسیوں کی ایک سیڑھی دے گا۔ جس پر چڑھ کر میں رات کی تاریکی میں اپنی تمنا کے مسکن میں پہنچ جاؤں گا۔ خدا حافظ۔ ہمارے راز کی حفاظت کرنا۔ میں تمہارا دل خوش کردونگا۔ اپنی بٹیا کو میرا پیار دینا۔

انا؛ خدا تمہیں خوش رکھے لڑکے مگر ایک بات بتاؤ

رومیو: کہو انا

انا: یہ جو تمہارا سیڑھیوں والا آدمی ہے یہ بھروسے کا تو ہے؟ وہ کہتے ہیں نا کہ راز دو لوگوں کے بیچ میں راز اُسی وقت رہتا ہے جب تک کہ دوسرے کو اس کا پتہ نہ ہو۔

رومیو: میں تمہیں یقین دلاتا ہوں میرا آدمی بھروسے کا ہے

انا: میری چھوٹی بی بی سے بڑھ کر کوئی پیارا نہیں۔ جب اتنی سی تھی ایسی پٹر پٹر باتیں کرتی تھی۔ شہر کا ایک رئیس زادہ ہے پیرس نام ہے اُس کا۔ جان دے رہا ہے کہ اُس سے شادی کرلے۔ مگر بی بی مینڈک سے کرلے اُس سے نہ کرے۔ کبھی کبھی اُسے تنگ

کرنے کو کہہ دیتی ہوں کہ پیرِس اُس کے لئے بہت اچھا ہے، بہت خوب رو ہے۔ مگر یقین جانو جب میں یہ کہتی ہوں تو وہ سفید ہو جاتی ہے

رومیو: میں ذرا جلدی میں ہوں۔ اپنی بی بی کو میرا پیار دینا

انا: ہاں۔ ہزار سلام۔ پیٹر!

پیٹر: انا!

انا: چل، آگے چل۔ جلدی

سین ۔ ۵

(کیپیولیٹ کا باغ۔ جولیٹ داخل ہوتی ہے)

جولیٹ : نو بجے تھے جب میں نے انا کو بھیجا تھا۔ کہہ گئی تھی آدھے گھنٹے میں واپس آ جاؤنگی۔ شائد وہ اسے ملا نہ ہو۔ ایسا ہو نہیں سکتا۔ چال بھی تو اتنی سست ہے کہ خدا کی پناہ۔ پیار کا پیام بر تو سوچ کو بنانا چاہئے، جس کی رفتار سورج کی کرنوں سے بھی دس گنی ہے۔ اسی لئے تو پیار کا قاصد سُبک پرواز کبوتروں کو بناتے ہیں۔ اسی لئے تو کیوپڈ کے پر ہلکے ہوتے ہیں کہ ہوا کے دوش بدوش اڑے۔ اب تو سورج اپنے سفر میں پہاڑ کی سب سے اونچی چوٹی پر پہنچ چکا ہے۔ نو سے بارہ تک تو تین گھنٹے ہوتے ہیں۔ طویل گھنٹے۔ اور وہ ابھی تک نہیں آئی ہے۔ اگر اُس میں بھی چاہت ہوتی اور جوان خون تو ایسے اُڑتی جیسے گیند۔ میرے الفاظ اُسے اُچھال کر میرے رومیو کی طرف پھینکتے اور اُس کے الفاظ میری طرف۔ لیکن بوڑھے لوگ تو بے جان اور سُست ہوتے ہیں، موٹے، بھاری بھرکم

(نرس اور پیٹر داخل ہوتے ہیں)

یا خدا، وہ آ گئی ہے! میری انا، میری پیاری انا، کیا خبر ہے؟ اُس

سے ملاقات ہوئی؟ اپنے اِس لڑکے کو تو یہاں سے بھیجو

انا: پیٹر جاؤ دروازے پر انتظار کرو

جولیٹ: انا، میری اچھی انا۔۔۔۔ خدایا رحم۔ تم غمزدہ کیوں لگ رہی ہو؟ اگر خبر بُری ہے تو بھی ہنس کر کہو۔ اور اگر اچھی ہے تو ایسی شکل بنا کر اُس کی مٹھاس میں زہر کیوں گھول رہی ہو؟

انا: اُف! میں تھک گئی ہوں۔ ذرا دَم تو لینے دو۔ بڑا چکّر لگوایا ہے تم نے۔ ہائے میری ہڈّیاں

جولیٹ: میں تمہیں اپنی ہڈّیاں دے دوں گی۔ خدا کے لئے بتاؤ۔ انا، میری جان بتاؤ بھی

انا: اُفوہ! ایسی بھی کیا جلدی ہے۔ دیکھ نہیں رہی سانس ہی نہیں آ رہی

جولیٹ: سانس کیسے نہیں آ رہی؟ یہ کہنے کے لئے تو بہت سانس آ رہی ہے کہ سانس نہیں آ رہی۔ یہ جو ٹال مٹول اور بہانے میں سانسیں گنوا رہی ہو اِس سے تو کم سانس میں بتا سکتی ہو جو بتانا ہے۔ اچھا، خبر بُری ہے یا اچھی؟ اتنا تو بتا دو۔ اس میں سے کوئی ایک کہہ دو باقی تفصیل بعد میں سُن لوں گی بس بُری ہے یا اچھی یہ بتا دو، مجھے چین تو آ جائے۔

انا: بالکل یونہی سا آدمی چُنا ہے تم نے۔ تمہیں پہچان ہی نہیں مرد کی۔ رومیو؟ نہیں نہیں۔ بلکل نہیں۔ چلو مان لیا کہ اُس کی صورت سب مردوں سے اچھی ہے، اور ٹانگوں کا بھی کوئی جواب نہیں۔

ہاتھ پیر اور جسم میں بھی کوئی اُس کا ثانی نہیں۔ کھانے کا وقت ہو گیا؟

جولیٹ: نہیں۔ نہیں۔ اُفوہ۔ یہ سب تو مجھے پہلے سے پتہ ہے۔ اُس نے ہماری شادی کے بارے میں کیا کہا؟

انا: اُف! سر ہے کہ درد سے پھٹا جا رہا ہے۔ سر کیسا شل ہو رہا ہے ۔۔۔۔ ہائے ۔۔ ایسے دھمک رہا ہے جیسے بیس ٹکڑے ہونے والے ہیں۔ ہائے میری پیٹھ، میری کمر ہائے ۔۔۔ کچھ شرم کرکہ مجھے کہاں کہاں بھیج دیا کہ ادھر سے اُدھر، اُدھر سے اِدھر ماری ماری پھرونگی تو مجھے خود ہی موت آ جائے گی

جولیٹ: انا، میری اچھی، مجھے بہت دکھ ہے کہ تمہیں اتنی تکلیف ہوئی۔ میری پیاری، پیاری، پیاری انا، بتادو کہ اُس نے کیا کہا؟

انا: اُس نے وہی کہا جو ایک ایماندار شریف آدمی کو کہنا چاہئے۔ اور ایک مہربان اور مہذب اور خوبصورت آدمی کو، اور میں تو کہونگی کہ نیک بھی، "تمہاری اماں کہاں ہیں؟"

جولیٹ: میری اماں کہاں ہیں؟ اندر ہیں۔ اور کہاں ہونگی۔ یہ کیسا جواب ہوا۔ 'اُس نے وہی کہا جو ایک شریف، ایماندار آدمی ۔۔۔۔ اور پھر "تمہاری اماں کہاں ہیں"

انا: اوہو، ہو۔ ہو۔ دیکھو بیگم صاحبہ کو۔ غصہ ان کو آ رہا ہے۔ اپنے پاس رکھو چونچلے میری ٹوٹی ہڈیوں کو یہی مرہم دیا ہے تم نے؟

اب سے خود ہی جاؤ اور خود ہی اپنا پیغام پہنچاؤ

جولیٹ: بیکار باتیں کیوں کر رہی ہو؟ بتادو نا کہ رومیو نے کیا کہا؟

انا: تمہیں آج کلیسا جانے کی اجازت ملے جائے گی؟

جولیٹ: ہاں

انا: تو پھر جاؤ اور وہاں فرائر لورنس کے حُجرے میں جانا۔ وہاں تمہیں ایک آدمی ملے گا جو تمہیں اپنا بنالے گا۔ اب دیکھ لو اِن کے چہرے پر خون کا جوش۔ اِن کو ذرا کوئی خبر سُنادو گال گُلال ہو جائیں گے۔ جاؤ کلیسا جاؤ۔ میں دوسری طرف جاتی ہوں کہ جا کر وہ سیڑھیاں لگاؤں جس پر چڑھ کر رات کو تمہارا پیارا اپنی چڑیا کے گھونسلے میں پہنچے گا۔ اِس خوشی تک تو پہنچانے کا بوجھ میں نے اُٹھالیا مگر وہ دوسرا والا بوجھ رات کو تمہیں خود اُٹھانا پڑے گا۔ جاؤ، میں کھانا کھاؤں۔ جہاں کہا ہے وہاں جاؤ

جولیٹ: جاتی ہوں جہاں قسمت کا تارا منتظر ہے۔ خدا حافظ انا، میری جان (چلے جاتے ہیں)

سین ۔ ٦

(فرائرلورنس کا حجرہ)

فرائرلورنس: خدا کرے کہ فلک اِس لمحے پر یوں مسکرائے کہ غم کا سایہ کبھی نہ پڑنے دے

رومیو: آمین ۔ آمین ۔ جو غم بھی آنا ہو آ جائے، مگر مجھے ایسا ایک لمحہ بھی قبول نہیں جس میں اُس کی صورت میرے سامنے نہ ہو۔ ہمارے ہاتھوں کو مقدس کلمات سے جوڑ دیجئے ۔ پھر موت عشق سے چاہے جتنی بھی دشمنی کرتی پھرے، بس اتنا ہی کافی ہے کہ اُسے اپنا کہہ سکوں

فرائرلورنس: اِن بے باک محبتوں کا انجام بھی بے باک ہوتا ہے ۔ اپنی سر شاری کے عروج میں دم توڑ دیتی ہیں ۔ آگ اور بارود کی طرح، کہ جب بوسہ کرتے ہیں تو پھٹ کر ختم ہو جاتے ہیں ۔ میٹھا شہد اتنا میٹھا ہوتا ہے کہ اُسکی مٹھاس ہی زبان پر بھاری ہو جاتی ہے ۔ اور بھوک کو مار دیتی ہے ۔ اِس لئے دھیرے دھیرے پیار کرو ۔ پیار دیرپا ہوگا ۔ بہت تیز چلنے والے سُست رَو سے پہلے نہیں پہنچتے

(جولیٹ داخل ہوتی ہے)

یہ رہی نازنین۔ اتنی سبک پا۔ زندگی کے پتھریلے راستوں پر کیونکر چلے گی۔ عاشق مکڑی کے نازک جالوں پر سفر کرتا ہے جو گرم ہوا میں معلق رہتے ہیں اور گرتے نہیں، اور اِس ہلکی پرواز سے پیچھا کرتا ہے فانی محبت کا

جولیٹ: شام بخیر پیرِ اقدس

فرائرلورنس: میری طرف سے شکریہ بھی رومیو ہی ادا کرے گا

(رومیو اس کا بوسہ لیتا ہے)

جولیٹ: اب واپس اِس کا بھی شکریہ کرنا ہوگا ورنہ یہ خسارے میں پڑ جائے گا

(وہ اس کا بوسہ لیتی ہے)

رومیو: جولیٹ اگر تمہاری خوشی بھی اتنی ہی بے پایاں ہے جتنی میری، اور اگر تمہاری زبان میں اتنا رس کہ اِس کا اظہار کر سکو، تو پھر اِس فضا کو اپنے نغموں سے معطر کر دو اور اپنے گیتوں سے اُس مسرت کا بیان کر دو جس کے تخیل نے ہی ہمیں ایک کر دیا ہے

جولیٹ: تخیل الفاظ سے زیادہ سچا ہے، اسی لئے اپنی سچائی کا مان کرتا ہے، سجاوٹ کا نہیں۔ بھکاری ہی ہونگے جو اپنا سرمایہ ناپ سکتے ہیں۔ میرے پیار کی دولت تو اتنی بے پایاں ہو چکی ہے کہ لگانے بیٹھوں تو اِتنی سی کا بھی حساب نہ لگا سکوں

فرائرلورنس: آؤ، آؤ میرے ساتھ کہ میں کام پورا کروں۔ اس لئے کہ،

معاف کرنا، تم دونوں کو اکیلا نہیں چھوڑ جا سکتا جب تک کہ مقدس کلیسا تمہیں جوڑ نہ دے

(چلے جاتے ہیں)

ایکٹ۔۳

سین ۔ا

(مرکیوشیو، بین وولیو اور کچھ دوسرے لوگ داخل ہوتے ہیں)

بین وولیو: میری بات مانو مرکیوشیو ، گھر چلو۔ دن گرم ہے اور کیپیولیٹ والوں کے لڑکے گلیوں میں گھوم رہے ہیں ۔ اگر سامنا ہو گیا تو جھگڑا فساد ہو کر ہی رہے گا۔

مرکیوشیو: تم ان لوگوں میں سے ہو بین وولیو جو شراب خانے میں داخل ہو کر تلوار میز پر پٹکتے ہیں اور اُس سے کہتے ہیں، "خدا کرے مجھے تیری ضرورت کبھی نہ پڑے" اور پھر دو جام چڑھانے کے بعد بلا وجہ ساقی پر ہی تلوار تان لیتے ہیں۔

بین وولیو: ایسا ہوں میں؟

مرکیوشیو: ارے تم تو پل بھر میں اتنے گرم ہو جاتے ہو کہ شائد ہی اٹلی میں کوئی اور ہوتا ہو۔ جوں ہی کچھ ہوا تمہیں غصہ چڑھا، اور جوں ہی غصہ چڑھا، تمہیں گرمی چڑھی

بین وولیو: ایسا کیا کرتا ہوں میں؟

مرکیوشیو: اگر شہر میں تمہارے جیسے دو ہوں تو دونوں نہ بچیں، کیونکہ دونوں ایک دوسرے کو زندہ نہ چھوڑیں۔ ارے تم تو اُس سے بھی جھگڑ پڑو جس کی داڑھی میں ایک بال تم سے کم یا ایک بال تم سے زیادہ

ہو۔ تمہارے سر میں لڑائی کا سودا یوں سمایا رہتا ہے جیسے انڈے میں زردی۔ اور اِس چکر میں تمہارے سر کا گودا لوہے کے اوزار سے کئی بار پھینٹا بھی جا چکا ہے۔ تم نے تو ایک آدمی سے سڑک پر کھانسنے کے لئے جھگڑا کر لیا تھا کیونکہ اُس نے تمہارے دھوپ میں سوئے کُتے کو جگا دیا تھا۔ اور تم چلے ہو جھگڑے کے بارے میں نصیحت کرنے

بین وولیو: اگر میں تمہاری طرح ہمیشہ لڑنے پر تیار رہتا تو میری زندگی کی مالیت سوا گھنٹے سے زیادہ کی نہیں ہوتی۔ بلکہ اور بھی کم۔ بے دام!

مرکیوشیو: تم بے دام نہیں بدنام ہو

(ٹی بوَلٹ کچھ ساتھیوں کے ساتھ داخل ہوتا ہے)

بین وولیو: کپیولیٹ کے آدمی آرہے ہیں۔ میرے سر کی قسم

مرکیوشیو: مجھے پرواہ نہیں۔ میری جوتی کی قسم

ٹی بوَلٹ: میرے ساتھ ساتھ رہو۔ اب میں ان سے بات کروں گا۔ لوگو، شام بخیر۔ آپ میں سے کوئی ایک ذرا ایک بات سُنے

مرکیوشیو: ہم میں سے ایک سے صرف ایک بات؟ کچھ تو اور بڑھا دیجئے۔ ایک بات اور ایک گھونسہ؟

ٹی بوَلٹ: اگر تم موقع دو گے تو مجھے اس کے لئے تیار پاؤ گے۔

مرکیوشیو: کیا آپ موقع دیئے بغیر موقع نہیں ڈھونڈ سکتے؟

ٹی بوَلٹ: مرکیوشیو تم رومیو کی سنگت میں رہتے ہو

مرکیوشیو: سنگت میں؟ کیا تم نے ہمیں میراثی سمجھ رکھا ہے؟ اور اگر میراثی سمجھا ہے تو پھر جنگی نغمے سنو گے۔ یہ رہی میرے ساز کی کمانی۔ یہ تمہیں نچائے گی تگنی کا ناچ۔ کہتا ہے۔ "سنگت میں"

بن وولیو: یہاں ہم اتنے لوگوں کے بیچ میں کیوں بات کر رہے ہیں؟ یا تو کہیں تنہائی میں جا کر بات کریں۔ یا پھر ٹھنڈے دل سے معاملہ سلجھائیں۔ نہیں تو اپنا اپنا راستہ لیں۔ کتنی نگاہیں ہمیں گھور رہی ہیں۔

مرکیوشیو: نگاہوں کا کام ہے گھورنا۔ گھورنے دو۔ میں یہاں سے نہیں ٹلنے والا، کوئی ماں کا لال مجھے ہٹا کر دیکھے

(رومیو آتا ہے)

ٹی بولٹ: چلو تم سے کوئی جھگڑا نہیں۔ جس کی تلاش تھی وہ آ گیا۔ رومیو مجھے تجھ سے جو تعلق ہے وہ بس اتنا ہی کہنے کی اجازت دیتا ہے کہ تو ایک بازاری لچا ہے

رومیو: مگر میرا تم سے جو تعلق ہو گیا ہے وہ مجھے تمہاری اِس طیش بھری توہین کو نظر انداز کر کے صرف اتنا کہنے پر مجبور کرتا ہے کہ بازاری میں بالکل نہیں۔ اس لئے خدا حافظ۔ شائد تم مجھے نہیں جانتے

ٹی بولٹ: لیکن لڑکے، ان الفاظ سے اُس توہین کا ازالہ نہیں ہو سکتا جو تو نے میری کی ہے۔ اس لئے واپس آ اور تلوار کھینچ

رومیو: یہ زیادتی ہے کیونکہ میں نے کبھی تمہاری توہین نہیں کی ہے۔ بلکہ تم

نہیں جانتے کہ تم سے اُلفت کے رشتے میں بندھ گیا ہوں، اور اس کی وجہ تم پر جلد کھل جائے گی۔ اس لئے میرے عزیز کیپیو لیٹ ،اور یہ نام بھی مجھے اپنے ہی نام جتنا عزیز ہے، غصہ تھوک دو اور ہاتھ ملاؤ

مرکیوشیو: کیسا ٹھنڈا، بے غیرتی اور بے شرمی کا جواب ہے۔ ایک دھمکی سے ہی ہتھیار ڈال رہے۔ ہوئی بولٹ چوہے مار ذرا اس طرف تو آ

ٹی بوَلٹ: تم مجھ سے کیا چاہتے ہو؟

مرکیوشیو: بلّیوں کے راجہ، فی الحال تو تیری نو زندگیوں میں سے صرف ایک ہی چاہتا ہوں۔ لیکن اُس کے بعد بھی تو میرے ساتھ سیدھا نہ چلا تو باقی آٹھ کا بھی بُھرکس نکالنے پر مجبور ہو جاؤ نگا۔ اب اپنی تلوار کو کمان سے کھینچ کر باہر نکال، ورنہ میری تلوار تیرے کان کاٹ دے گی۔

ٹی بوَلٹ: (تلوار نکالتا ہے) چلو پھر یونہی سہی

رومیو: مرکیوشیو میرے دوست تلوار واپس رکھو

مرکیوشیو: آؤ دیکھ لیں کتنے بڑے تلوار باز ہو تم۔ نکالو اپنی تلوار ٹی بوَلٹ۔

(دونوں لڑتے ہیں)

رومیو: روکیں ان دونوں کو۔ شرم کرو تم لوگ۔ مرکیوشیو ، ٹی بولٹ بادشاہ نے پابندی لگائی ہے ویرونا کی سڑکوں پر فساد کرنے سے۔

رُک جاؤ ٹی بولٹ خدا کے لئے مرکیوشیو

(ٹی بولٹ رومیو کے بازو کے نیچے سے تلوار گھسا کر مرکیوشیو کے اندر اُتار دیتا ہے)

(ٹی بولٹ اوراس کے ساتھی بھاگ کھڑے ہوتے ہیں)

مرکیوشیو: مجھے تلوار گھپ گئی ہے ۔ لعنت ہو تم دونوں خاندانوں پر۔ میرا وقت آ گیا۔ اور وہ چلا گیا یوں ہی مزے سے؟

بین وولیو: زیادہ زخمی ہوئے ہو کیا؟

مرکیوشیو: ہاں ۔بس ایک خراش ہے، صرف ایک خراش۔ مگر یہ کافی ہوگی۔ میرا لڑکا کہاں ہے؟ جا بے وقوف، کسی جراح کو لے کر آ

رومیو: ہمت رکھو یار۔ اتنی زیادہ نہیں لگی ہوگی

مرکیوشیو: نہیں۔ کنوئیں جتنی گہری نہیں، کلیسا کے پھاٹک جتنی چوڑی نہیں۔ مگر کافی ہے ۔ کام کر دے گی۔ کل کوئی میرا پوچھے تو قبرستان کا پتہ بتا دینا۔ اب اِس دنیا سے تو میرا دانہ پانی اُٹھا۔ لعنت تمہارے دونوں گھرانوں پر۔ تم ہم دونوں کے بیچ کیوں آ گئے؟ میں تمہارے ہاتھ کی اوٹ میں زخمی ہوا۔

رومیو: میں نے تو اپنی طرف سے بھلا سمجھ کر کیا تھا۔

مرکیوشیو: مجھے کسی گھر میں لے چلو بین وولیو ورنہ میں گرِ جاؤ نگا۔ لعنت ہو دونوں گھرانوں پر۔ مجھے کیڑوں کی غذا بنا دیا۔ ہو گیا میرا کام، پوری طرح

(مرکیوشیو اور بین وولیو چلے جاتے ہیں)

رومیو: یہ دلکش انسان، شاہی خاندان کا فرد، میری وجہ سے گھائل ہو گیا۔ صرف اس لئے کہ ٹی بولٹ نے میری بے عزتی کی تھی۔ وہی ٹی بولٹ جو ایک گھنٹے پہلے میرا رشتہ دار بنا تھا۔ جولیٹ تیرے پیار نے مجھے نرم و نازک بنا دیا۔ میرے فولاد دل کو موم کر دیا۔

(بین وولیو آتا ہے)

بین وولیو: رومیو، مرکیوشیو نہیں رہا۔ اُس کی روح بادلوں میں ہے۔ اس نے وقت سے پہلے دنیا سے منہ موڑ لیا۔

رومیو: یہ سیاہ دن آگے اور بھی سیاہی لے کر آئے گا۔ اِس نحوست کا انجام آنے والے دنوں کے ہاتھ ہوگا۔

(ٹی بولٹ داخل ہوتا ہے)

بین وولیو: پھر آ رہا ہے وہ درندہ

رومیو: یہ فاتح بن کر زندہ گھوم رہا ہے اور مرکیوشیو مردہ۔ دل اب تو جھٹک دے اپنی نرم دلی۔ اور طیش مجھے راستہ دکھا۔ ٹی بولٹ تُو نے مجھے لچا کہا تھ۔ میں تیرا خطاب تجھے واپس کرتا ہوں۔ مرکیو شیو کی روح ہمارے سروں پر منڈلا رہی ہے، انتظار میں کہ تیرے ساتھ ہی اوپر جائے گی۔ اب مجھے، یا تجھے، یا ہم دونوں کو اُس کے ساتھ جانا ہوگا۔

ٹی بولٹ: بزدل لونڈے، تو اس دنیا میں اُس کا سنگتی تھا، موت میں بھی اُس

کے ساتھ ہوگا

(دونوں لڑتے ہیں۔ ٹی بوَلٹ گر جاتا ہے)

بین وولیو: رومیو، نکل جاؤ۔ فرار ہو جاؤ۔ شہریوں کی یلغار ہے اور ٹی بوَلٹ مردہ۔ یوں سکتے میں نہ رہو۔ بادشاہ تمہیں موت سنادیں گے اگر پکڑے گئے۔ اس لئے جاؤ۔ بھاگ جاؤ

رومیو: تقدیر ہاتھ کھیل گئی میرے ساتھ

ٹی بولٹ: بھاگو۔ کھڑے کیوں ہو؟ جاؤ

(رومیو بھاگ کھڑا ہوتا ہے۔ شہری داخل ہوتے ہیں)

شہری: کہاں ہے مرکیوشیو کا قاتل؟ کہاں ہے ٹی بوَلٹ ؟

بین وولیو: یہ رہا ٹی بوَلٹ

شہری: اٹھو لڑکے۔ ہمارے ساتھ چلو۔ بادشاہ کے نام پر چلنا ہوگا

(بادشاہ، کیپیولیٹ، مونٹ َگیو، ان کی بیویاں وغیرہ آتے ہیں)

بادشاہ: کون ہیں وہ موذی جنہوں نے یہ جھگڑا شروع کیا؟

بین وولیو: حضور میں آپ کو بتاتا ہوں اِس خونی واقعے کی سیاہ تفصیل۔ وہاں پڑا ہے وہ آدمی جسے رومیو نے مارا، اور اُس سے پہلے جس نے خود مرکیوشیو کو قتل کیا

لیڈی کیپیولیٹ: ٹی بوَلٹ میرا اپنا، میرے بھائی کا بچہ۔ بادشاہ، میرے سگے کا خون ہوا ہے۔ انصاف کرو، ہمارے خون کا بدلہ لو مونٹ َگیو کے خون سے

بادشاہ: بین وولیو کس نے شروع کیا تھا فساد؟

بین وولیو: اِسی ٹی بوَلٹ نے، جو بعد میں رومیو کے ہاتھوں مارا گیا۔ رومیو نے اُس سے بڑی نرمی سے بات کی۔ سمجھایا کہ لڑنا کتنا غلط ہے اور یہ کہ آپ کا اعلان ہے اس کے خلاف۔ یہ سارا کچھ بہت سکون سے، سر جھکا کر کہا مگر ٹی بوَلٹ کے جنونی طیش کو ٹھنڈا نہ کر سکا۔ اُس نے کان بند کر لئے اور تیز تلوار سے مرکیوشیو پر حملہ کر دیا اور پھر مرکیوشیو کو غصہ آ گیا اور اُس نے وار کا جواب وار سے دیا۔۔ ٹی بوَلٹ بھی بڑی مہارت سے مقابلہ کرتا ہا۔ رومیو نے چلاّ کر کہا 'دوستو رُک جاؤ، الگ ہو جاؤ'۔ پھر ان دونوں کو چھڑاتے ہوئے دونوں کے بیچ آ گیا۔ اُسی گھڑی ٹی بوَلٹ نے رومیو کے بازوؤں کے نیچے سے بزدلانہ حملہ کیا اور تلوار مرکیوشیو کے سینے میں گھونپ دی۔ ٹی بوَلٹ وہاں سے بھاگ گیا، لیکن کچھ دیر بعد واپس آ گیا۔ جب تک رومیو بھی انتقام کی آگ سے سلگنے لگا تھا۔ دونوں ایک دوسرے پر بجلی کی طرح جھپٹے۔ اِس سے پہلے کہ میں دونوں کو چھڑاتا ٹی بوَلٹ گر چکا تھا۔ رومیو نے جب دیکھا تو بھاگ گیا۔ اپنی جان کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہی سچ ہے۔

لیڈی کیپیولیٹ: یہ مونٹ َگیو خاندان سے ہے اِس لئے جھوٹ بول رہا ہے۔ بیس لوگوں نے اُس پر حملہ کیا اور مل کر ایک کو مارا۔ بادشاہ میں

انصاف مانگتی ہوں۔ رومیو نے ٹی بولٹ کو مارا، اب رومیو کو بھی مرنا ہوگا

بادشاہ: رومیو نے اُسے مارا، اُس نے مرکیوشیو کو۔ اب اُس کی موت کس کے سر ٹھری؟

مونٹ گیو: رومیو کے سر نہیں میرے بادشاہ۔ وہ مرکیوشیو کا دوست ہے۔ اُس نے وہی کیا جو قانون کرتا۔ مرکیوشیو کی موت کا بدلہ

بادشاہ: اور اِس جُرم کے لئے ہم اُسے اِسی وقت شہر بدر کرتے ہیں۔ تمہاری نفرتوں کا خمیازہ میرے در تک بھی پہنچ ہی گیا۔ میرا خون وہاں مردہ پڑا ہے۔ تم لوگوں کو ایسی کڑی سزا دوں گا کہ پچھتاؤ گے میرے نقصان پر۔ کوئی فریاد کوئی بہانے نہیں سنے جائیں گے۔ دعائیں اور آنسو بھی قانون کو نرم نہیں کر پائیں گے۔ اس لئے کوشش نہ کرنا۔ رومیو فوراً یہاں سے نیست و نابود ہو جائے۔ اسی لحظہ۔ اگر پکڑا گیا تو وہ اُس کی آخری گھڑی ہوگی۔ ان لاشوں کو اُٹھاؤ اور میرا حکم پورا کرو۔ قاتلوں پر رحم کھانا رحم کا بھی قتل ہے

سین ۔۲

(جولیٹ کا کمرہ۔ جولیٹ داخل ہوتی ہے)

جولیٹ: ابھی رات ہوگی۔ پھر چاند نکلے گا، بادل سے ڈھکا۔ پیار کی رات ،اپنی سیاہ چادریوں پھیلانا، کہ راہگیر آنکھ بھی نہ جھپک پائے اور رومیو میری بانہوں میں ہو۔ نہ کوئی دیکھے، نہ کوئی سُنے ۔ چاہنے والے اپنے ہی حُسن کی روشنی میں چاہت کریں۔ محبت اگر اندھی ہے تو پھر رات سے بڑھ کر اور کون زیبا ہے اُسے؟ رات آئے، رومیو آئے۔ اُس کے آنے سے رات جگمگائے۔ اور جب وہ مر جائے تو کوئی اُس کے بدن کے ستارے بنا کر آسمان پر ٹانک دے۔ وہ تارے آسمان کو یوں فروزاں کرینگے کہ دنیا والوں کو رات سے عشق ہو جائیگا۔ اور وہ دن کی پرستش چھوڑ دیں گے۔ میں نے پیار کا محل خرید تو لیا ہے مگر اُسے تحویل میں نہیں لیا ہے۔ میں ایسے بے قرار ہوں جیسے تیوہار سے پہلے کی شب ایک بے چین بچہ جسے صبح نیا جوڑا پہننے کا انتظار ہو۔ آہ! یہ رہی انا

(انا ہاتھوں میں رسّی لئے داخل ہوتی ہے۔ ہاتھ ملتے ہوئے)

خبر لے کر آئی ہوگی۔ رومیو کا نام جس زبان پر بھی ہوگا اُس سے پھول ہی جھڑیں گے۔ انا کیا خبر لائی ہو؟ تمہارے ہاتھ میں کیا

ہے؟ وہ رسّی جو رومیو نے لانے کہی تھی؟

انا: ہاں، وہی رسّی

جولیٹ: خبر کیا لائی ہو؟ ہاتھ کیوں مل رہی ہو؟

انا: آہ! کیسی سیاہی! مر گیا۔ مر گیا۔ مر گیا۔ ہم برباد ہو گئے۔ کیسا منحوس دن ہے یہ۔ چلا گیا، مارا گیا، قتل ہو گیا

جولیٹ: کیا آسمان اتنا کینہ پرور ہے؟

انا: آسمان نہیں، مگر رومیو ضرور ہے۔ کس نے سوچا تھا؟ رومیو؟

جولیٹ: کیوں مجھے اذیت دے رہی ہو؟ جیسے عذاب میں ڈال رہی ہو۔ کیا رومیو نے خود کو مار ڈالا؟ اگر تم نے 'ہاں' کہا تو اُس ہاں میں اتنا زہر ہوگا جتنا سانپ کی ڈنک میں بھی نہیں ہوتا۔ اگر 'ہاں' کہا تو میں، میں نہ رہوں گی۔ 'ہاں' سننے سے پہلے یہ آنکھیں ہی بند ہو جائیں گی۔ مر گیا تو ہاں کہو، زندہ ہو تو نا۔۔۔

انا؛ میں نے خود دیکھا وہ زخم، خود اپنی آنکھوں سے۔ خدا معاف کرے۔ اُس کی چوڑی چھاتی پر۔ دیکھی نہیں جاتی تھی وہ لاش۔ خون سے خالی۔ زرد۔ بالکل زرد۔ خون کے تالاب میں۔ مجھے چکّر آ گیا دیکھ کر

جولیٹ: اوہ! میرے دل تیرے ٹکڑے ہو جائیں۔ ویران دل، ٹوٹ جا ہزار ٹکڑوں میں۔ قید ہو جائے ان آنکھوں کو۔ چھن جائے ان کی آزادی۔ مٹّی، مٹّی میں چلی جائے۔ حرکت ختم ہو جائے۔ زندگی

اب ختم ہو جا اور رومیو کے ساتھ موت کی سیج سجا دے۔

انا: اوہ! ٹی بوَلٹ، ٹی بوَلٹ میرے بچّے میرے دوست۔ بے داغ جوانی۔ میں کیوں زندہ ہوں تمہیں مردہ دیکھنے کے بعد

جولیٹ: کس قیامت کا نقشہ کھینچ رہی ہو تم؟ کیا رومیو قتل ہو گیا اور ٹی بوَلٹ بھی؟ میرا پیارا بھائی اور میرا پیارا شوہر؟ تو پھر قیامت کا نقارہ کیوں نہیں بجتا؟ اگر وہ دونوں نہیں رہے تو اور کس کو حق ہے رہنے کا؟

انا: ٹی بوَلٹ ختم ہو گیا اور رومیو شہر بدر۔ رومیو نے ٹی بولٹ کو مار دیا اور شہر بدر ہو گیا

جولیٹ: یا خدا! کیا رومیو نے کیا ٹی بوَلٹ کا قتل؟

انا: ہاں، اُسی نے۔ ہائے ری قسمت۔ اُسی نے

جولیٹ: سانپ کے جسم پر پھول کا چہرہ؟ اژدہا اتنے سجیلے غار میں؟ فرشتہ نما شیطان، انسان نما بھیڑیا؟ نور کے پردے میں آگ؟ اوپر سے کچھ، اندر سے کچھ

انا: مردوں میں نہ سچائی ہے، نہ ایمان، نہ وفا شعاری۔ سب دھوکے باز، سب بے وفا سب مطلب پرست۔ کہاں گیا میرا لڑکا؟ مجھے کچھ سکون کی دوا لا دے۔ یہ غم، یہ صدمہ اور بھی جھکا دے گا مجھے۔ شرم کی مار ہو رومیو پر!

جولیٹ: چھالے پڑیں تمہاری زبان پر جو اُسے کوستی ہو۔ اُسکے ماتھے پر

شرم اگر براجے تو شرم خود شرمندہ ہو جائے۔ وہ ماتھا تو تخت ہے اعزاز و امتیاز کا۔ دنیا بھر کی حکمرانی کا۔ کیسی نامراد ہوں میں کہ اُسے بُرا کہہ بیٹھی۔

انا: تو کیا اپنے بھائی کے قاتل کو اچھا کہوگی؟

جولیٹ: تو کیا اپنے شوہر کو بُرا کہوں گی؟ میرے سرکار اور کس سے امید کریں کہ تمہارا نام بے داغ کرے، جب کہ میں خود، تمہاری تین گھنٹے کی دلہن ہی، اِسے داغدار کرنے پر تلی ہوں۔ اُسے کیونکر ظالم کہیں جس نے میرے بھائی کو مارا؟ کیونکرا گر وہ اُسے نہ مارتا تو میرا ظالم بھائی میرے شوہر کو مار دیتا۔ میرا شوہر زندہ ہے۔ ٹی بوَلٹ زندہ ہوتا تو میرے شوہر کو مار چکا ہوتا۔ یہ تو شکر کی بات ہے۔ میں آنسو کیوں بہانے لگی؟ ٹی بوَلٹ مر چکا ہے اور رومیو۔۔۔۔ شہر بدر۔ اِس ایک لفظ 'شہر بدر' نے تو دس ہزار ٹی بوَلٹ مار دیئے۔ ٹی بوَلٹ کی موت ہی ایک کم صدمہ نہ تھا، اگر وہیں رُک جاتا۔ اگر غم کو اکیلے آنا منظور نہیں تھا اور دوسرے غموں کے ساتھ جُڑنا ضروری ہی تھا تو اتنا 'ٹی بوَلٹ مر گیا' کے ساتھ کہہ دیتی کہ تمہارا باپ، یا تمہاری ماں، یا دونوں ہی۔ کچھ بھی ایسا کہ میں فطری رنج و غم سے گزارہ کر پاتی۔ لیکن ٹی بوَلٹ کی موت کے بعد یہ اعلان کہ رومیو جلاوطن، یہ تو ایسا ہے کہ ماں، باپ، ٹی بوَلٹ، رومیو، جولیٹ سبھی مر گئے ہوں۔ اس غم کی تو نہ کوئی حد، نہ

پیمانہ، نہ پیمائش۔ اِس کا تو بیان ہی ممکن نہیں۔ میرے ماں باپ کہاں ہیں انا؟

انا: ٹی بوَلٹ کا ماتم کر رہے ہیں۔ وہاں چلوگی؟ میں لے چلتی ہوں

جولیٹ: اُس کے زخموں کو اپنے آنسوؤں سے دھو رہے ہیں؟ ان کے آنسو تھم بھی جائینگے۔ میرے بہتے رہیں گے رومیو کی یاد میں، برسوں۔ ان رسیوں کو لے جاؤ۔ ان کے ساتھ بھی کیا ستم ہوا۔ ان کے ساتھ اور میرے ساتھ۔ رومیو نے انہیں بھیجا تھا کہ ان کے سہارے میری سیج تک آئے گا۔ لیکن میری قسمت میں کنواری بیوہ ہونا ہی لکھنا تھا۔ تو پھر میں چلتی ہوں اپنی سنہری سیج کی جانب، اور موت کی جانب، ان رسیوں کو لے کر۔ اب رومیو نہیں، موت میری دوشیزگی تمام کرے گی

انا: تم سیدھی اپنے کمرے میں جاؤ۔ میں رومیو کو ڈھونڈونگی کہ تمہیں قرار آئے۔ مجھے معلوم ہے وہ کہاں ہوگا۔ بے فکر ہو جاؤ۔ وہ آج رات یہاں ہوگا۔ میں جا رہی ہوں اُس کے پاس وہ فرائرلوَرنس کے یہاں چُھپا ہے

جولیٹ: جاؤ اُس کے پاس۔ اُسے یہ انگوٹھی دینا اور کہنا کہ آج رات آکر آخری سلام لے لے۔

سین ۔۳

(فرائر لورنس کا حجرہ۔ فرائر لورنس داخل ہوتے ہیں)

فرائر لورنس: رومیو! باہر آؤ، باہر آ جاؤ۔ بیچارہ لڑکا۔ مصیبت تم پر فریفتہ ہو چکی ہے، رنج والم نے گھر دیکھ لیا ہے

رومیو: خبر کیا ہے؟ بادشاہ نے کیا فیصلہ کیا؟ اب اور کون سی آفتیں میری رفاقت کو بے چین ہیں؟

فرائر لورنس: میرا بیٹا زیادہ ہی مانوس ہو گیا ہے ایسے رفیقوں سے۔ آؤ میں تمہیں بادشاہ کا فیصلہ سناتا ہوں

رومیو: آخری سزا سے کم کیا سزا سنائی ہوگی بادشاہ نے

فرائر لورنس: نہیں۔ ان کے ہونٹوں سے نرمی پھوٹی۔ کسی کی جان نہیں صرف جان کی جلاوطنی

رومیو: جلاوطنی؟ رحم کیجئے اور موت ہی کہہ دیجئے۔ جلاوطنی میں تو موت سے زیادہ موت ہے۔ جلاوطنی تو نہ کہئے۔

فرائر لورنس: تم صرف ویرونا سے شہر بدر ہو رہے ہو۔ صبر سے کام لو۔ دنیا بہت وسیع ہے۔

رومیو: ویرونا کی فصیلوں سے باہر کوئی دنیا نہیں۔ صرف جہنم ہے، اذیت ہے، عذاب ہے۔ یہاں سے شہر بدر ہونا یعنی دنیا سے شہر بدر ہونا

کندھے پر ڈال کر ساتھ نہ کر سکے، بادشاہ کا فرمان نہ بدل سکے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اس کا ذکر ہی فضول ہے

فرائرلورنس: میں دیکھ رہا ہوں کہ پاگلوں کے کان بھی نہیں ہوتے

رومیو: کیونکر ہوں جب ہوشمندوں کی آنکھیں نہیں ہوتیں؟

فرائرلورنس: سنو بھی تو کہ میں کیا کہہ رہا ہوں تمہاری صورتِ حال پر

رومیو: آپ کے دل پر وہ گزری ہی نہیں تو آپ کیا کہیں گے؟ اگر آپ میری عمر کے ہوتے، جولیٹ پر عاشق ہوتے، عشق میں دیوانے ہوتے، ایک گھنٹے کی شادی ہوتی، ٹی بولٹ کا قتل کیا ہوتا، اور پھر شہر بدر ہو جاتے، تو پھر آپ بات کر سکتے۔ پھر آپ اپنے کپڑے پھاڑتے اور میری طرح فرش پر لوٹتے، اور سوچتے کہ جس قبر میں جانا ہے اُس کی پیمائش کیا ہو

(دستک)

فرائرلورنس: اُٹھو رومیو۔ کوئی دستک دے رہا ہے۔ جاؤ چھپ جاؤ

رومیو: میری آہیں دُھند بن کر مجھے خود ہی چھپا لیں گی۔

فرائرلورنس: سُنو۔ کوئی بے صبری سے دستک دے رہا ہے۔ کون ہے؟ رومیو اُٹھو۔ وہ تمہیں لے جائیں گے۔ اچھا ٹھہرو! چلو کھڑے ہو جاو۔

(دستک)

کون اتنی زور سے دستک دے رہا ہے؟ کہاں سے آئے ہو؟ کیا کام ہے؟

انا: (باہر سے) مجھے اندر آنے دو، سب جان جاؤ گے۔ مجھے جولیٹ نے بھیجا ہے

فرائرلورنس: اچھا تو پھر آ جاؤ

انا: مقدس فرائر بتاؤ رومیو کہاں ہے، میری بچی کا شوہر کہاں ہے؟

فرائرلورنس: وہاں فرش پر۔ اپنے ہی آنسوؤں سے جل تھل

انا: اِس کا بھی وہی حال ہے جو میری بی بی کا ہے۔ بالکل وہی۔ ایک جیسا غم، ایک جیسی حالت۔ تڑپتی ہے اور روتی ہے، روتی ہے اور تڑپتی ہے۔ اُٹھ جاؤ۔ اٹھو اور مرد بنو۔ اُس کی خاطر۔ جولیٹ کی خاطر۔ خندق میں گر جانے سے کیا فائدہ ہوگا؟

(اُٹھتا ہے)

رومیو: انا؟

انا: ہاں، ہاں، بچے۔ خاتمہ تو صرف موت پر ہی ہوتا ہے

رومیو: جولیٹ کی بات کی تم نے؟ کیا حال ہے اُس کا۔ مجھے تو وحشی غنڈہ سمجھتی ہوگی؟ ہم دونوں کی خوشیاں تو ابھی شروع بھی نہیں ہوئی تھیں کہ میں نے انہیں داغدار کر دیا۔ اور وہ بھی اس آدمی کے خون سے جو اُس کا اپنا ہی خون تھا۔ کہاں ہے؟ کیسی ہے؟ محبت کھو بیٹھنے پر کیا کہتی ہے؟

انا: کچھ نہیں کہتی ہے۔ بس روتی ہے اور روتی ہے۔ بستر پر گر جاتی ہے اچانک اٹھ کر کبھی 'ٹی بولٹ' پکارتی ہے کبھی 'رومیو' اور پھر گر

جاتی ہے

رومیو: میرا نام وہ تیر ہے جس نے اُسے ہلاک کیا۔ اِسی نام کے ہاتھوں نے اُس کے سگے کا خون بہایا۔ فرائر مجھے بتاؤ کہ میرے بدن کے کس منحوس حصّے میں میرا نام چھپا ہے؟ بتا دو کہ میں اپنے ہاتھوں سے چیر کر نکال پھینکوں اُسے

فرائر لورنس: روک لو اپنے مایوس ہاتھوں کو۔ تم مرد ہو؟ دیکھنے میں تو مرد ہی لگتے ہو۔ مگر تمہارے آنسو عورتوں جیسے ہیں۔ تمہاری حرکتیں ایک بھپرے ہوئے جانور جیسی ہیں۔ خوشنما مرد کے خول میں ایک بھونڈی عورت۔ تم نے تو مجھے شرمندہ کر دیا۔ میں نے تمہیں سمجھدار سمجھا تھا۔ چلو تم سے ٹی بولٹ کا قتل ہو گیا۔ تو کیا اب اپنی جان لو گے؟ اور اپنے ساتھ اُس بے چاری لڑکی کو بھی مار دو گے جس کی جان تمہاری جان میں ہے؟ خود نفرتی کی آگ میں خود کو جلا کر؟ کیوں اپنے نسب اور زمین اور آسمان پر جھپٹ رہے ہو؟ کیونکہ تمہارا نسب اور زمین اور آسمان تینوں کے تینوں، تم میں ہی تو موجود ہیں۔ تم ختم ہو گے تو یہ تینوں خود ہی ختم ہو جائیں گے۔ شرم کرو۔ تم اپنے جسم و جاں، اپنے عشق، اپنی ذہانت سب کو داغدار کر رہے ہو۔ تمہارا یہ خوبصورت سراپا تو موم کا ہے، مرد کا تو ہے ہی نہیں۔ تمہاری پیار کی قسمیں تو کھوکھلی اور جھوٹی تھیں کیونکہ تم تو قتل کرنے چلے ہو اُسی پیار کو جس کو زندہ رکھنے کی تم نے قسم

کھائی تھی۔تم نے عقل کا، جو عشق اور زندگی دونوں کی محافظ ہے، اُلٹا استعمال کر کے دونوں کو مجروح کیا۔ نگہبانی کا خزینہ جو قدرت سے ملا تھا تم نے اُسی کے پرزے کر دیئے۔ اُٹھ لڑکے اور اپنی خوشیاں گن۔ تیری جولیٹ اب تک زندہ ہے، وہ جس کے پیار میں تُو ابھی مرنے کو تیار تھا۔ یہاں ہے تیری خوشی۔ ٹی بولٹ تجھے قتل کر دیتا لیکن تو نے اُسے مار دیا۔ اِس بات میں ہے تیری خوشی۔ قانون جو تجھے موت دے سکتا تھا تیرا دوست بنا اور جلاوطنی دے کر رُک گیا۔ یہاں ہے تیری خوشی۔ عنا تیں تیرے سر پہ منڈلا رہی ہیں، مسرتیں تیرا دامن تھامنے کو بے چین ہیں۔ مگر تو ایک بگڑی ہوئی لونڈیا کی طرح تقدیر کو کوس رہا ہے۔ دھیان کر، دھیان، ایسے لوگ ناخوش مرتے ہیں۔ جا اپنے پیار کے پاس پہنچ جا اُس کے بام تک۔ اور اُس کی ڈھارس بندھا۔ لیکن خیال رہے کہ زیادہ دیر نہ ہو۔ صبح سے پہلے وہاں سے نکل جانا، کیونکہ تجھے تاریکی میں ہی میَن ٹُوا جانا ہے، جہاں تو اس وقت تک رہے گا جب تک تیری شادی کے اعلان کا موقع مناسب نہ ہو جائے، اور جب تک تیرے دوستوں سے بہی خواہی اور بادشاہ سے معافی کی درخواست کا وقت نہ آ جائے۔ پھر ہم تجھے واپس لائیں گے، ان خوشیوں کے ہجوم میں جو اس غم سے بیس ہزار گُنا زیادہ ہوں گی جسے تُو سینے سے لگائے بیٹھا ہے۔

تم پہلے جاؤ انا اور اپنی بی بی سے کہو کہ گھر والوں کو جلدی سونے بھیج دے ویسے ہی بے چارے آہ وزاری سے چُور رہوں گے۔

رومیو کچھ دیر بعد آئے گا۔

انا: دل تو چاہتا ہے کہ ساری رات یونہی کھڑی دانائی کے نسخے سنتی رہوں۔ آپ کی سمجھداری کو سلام۔ جاتی ہوں اور جا کر بتا دیتی ہوں اپنی بی بی کو کہ آپ آنے کو ہیں۔ یہ انگوٹھی انہوں نے آپ کے لئے بھیجی ہے

(انا چلی جاتی ہے)

رومیو: آپ کی مسیحائی نے مجھے پھر سے زندہ کر دیا

فرائر لورنس: جاؤ۔ شب بخیر۔ اور سنو، تمہاری سلامتی اسی میں ہے کہ صبح پھوٹنے سے پہلے بھیس بدل کر میَن ٹوا جاؤ۔ وہاں صبر سے رہو۔ میں تمہارے لئے ایک آدمی مقرر کر دوں گا۔ جیسے جیسے یہاں بہتری کی خبر نکلے گی وہ تمہیں پہنچاتا رہے گا۔ لاؤ۔ اپنا ہاتھ دو۔ دیر ہو رہی ہے۔ خدا حافظ۔ شب بخیر

رومیو: خوشیوں سے بڑی خوشیاں مجھے آواز دے رہی ہیں۔ آپ سے اتنی عُجلت میں رخصت ہونے کا افسوس ہے۔ شب بخیر

(چلے جاتے ہیں)

سین ۔۴

(کپیو لیٹ کا گھر۔ کپیو لیٹ، لیڈی کپیو لیٹ، اور پیرس داخل ہوتے ہیں)

کپیو لیٹ: قسمت نے یہ غم ایسا دکھایا ہے کہ ہم اپنی بیٹی سے اس سلسلے میں بات نہیں کر پائے۔ اُسے اپنے چچازادٹی بولٹ سے بہت پیار تھا، جیسے مجھے تھا۔ خیر، موت برحق ہے۔ اب تو کافی دیر ہو چکی ہے۔ مجھے نہیں لگتا کہ اب وہ نیچے آئے گی۔ اس وقت آپ یہاں نہ ہوتے تو میں خود بھی گھنٹہ پہلے ہی بستر میں جا چکا ہوتا۔

پیرس: غم کی یہ گھڑی رشتہ سازی کے لئے موزوں نہیں ہے۔ مادام شب بخیر۔ اپنی بیٹی کو میری تہنیت پہنچا دیجئے گا۔

لیڈی کپیو لیٹ: ضرور۔ اور کل صبح تک اُس کی مرضی بھی معلوم کرلوں گی۔ اس رات تو وہ غم سے نڈھال ہے

(پیرس جانے لگتا ہے۔ کپیو لیٹ اسے پھر سے بلاتا ہے)

کپیو لیٹ: میں ہمت کر کے اپنی بچّی کی طرف سے وعدہ کر ہی لیتا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ وہ میری مرضی کا احترام کرے گی۔ خیال نہیں بلکہ یقین ہے (بیوی سے) تم سونے سے پہلے اُس کے پاس جاؤ۔ اُسے پیرس کی پیشکش سے آگاہ کرو اور بتا دو کہ۔۔۔۔۔

سُن لو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اگلے بدھ کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مگر ٹھہر جاؤ۔۔۔۔ آج کیا دن ہے؟

پیرس: پیر کا دن حضور

کیپیو لیٹ: پیر! ہا! ہا! نہیں پھر تو بدھ بہت قریب ہو گیا۔ چلو پھر جمعرات کر لیتے ہیں۔ اُس سے کہہ دو کہ جمعرات کے روز وہ پیرس سے بیاہ دی جائے گی۔ آپ تیاری کر پائیں گے؟ اِس عجلت سے کوئی زحمت تو نہیں ہو جائے گی؟ اہتمام مختصر رکھنا ہو گا۔ اس لئے کہ، آپ خود سمجھ سکتے ہیں، ابھی ابھی ٹی بولٹ کے قتل کے بعد اگر زیادہ دھوم دھڑ کا ہوا تو دنیا شائد یہ سمجھے کہ ہم نے مناسب غم نہیں منایا۔ اس لئے ہم بس دو چار مہمان بُلا لیں گے اور قصہ مختصر کریں گے۔ جمعرات کا دن آپ کو قبول تو ہے نا؟

پیرس: حضور میں تو چاہوں گا کہ جمعرات کل ہی آ جائے

کیپیو لیٹ: ٹھیک ہے تو پھر بات جمعرات پر ٹھہری۔ (بیوی سے) سونے سے پہلے اُس کے پاس جاؤ۔ کہو کہ جمعرات کے لئے تیار ہو جائے۔ شب بخیر جناب۔ روشنی لاؤ مجھے کمرے تک لے چلو۔ اف وہ، اتنی دیر ہو چکی ہے کہ لگتا ہے بس صبح ہونے کو ہے۔ شب بخیر (چلے جاتے ہیں)

سین۔۵

(جولیٹ کے سونے کا کمرہ۔ رومیو اور جولیٹ کھڑکی پر نمودار ہوتے ہیں)

جولیٹ: ابھی سے چل دیئے؟ ابھی تو رات باقی ہے۔ یہ بلبل کا گیت تھا، بھور کا پرندہ نہیں تھا جس نے تمہارے خوفزدہ کانوں کو جھنجھوڑ ڈالا۔ ساری رات وہ اُدھر انار کے درختوں میں گاتی ہے۔ میرا یقین ہے کہ یہ بلبل تھی

رومیو: یہ بھور کا پرندہ ہی تھا۔ صبح کا پیام بر۔ بلبل نہیں۔ دیکھو میری جان اُدھر مشرق میں دیکھو کیسی حاسد شعائیں بادلوں کا سینہ چیر نے لگی ہیں۔ رات کی شمعیں خموش ہونے کو ہیں اور کھلنڈرا دن سامنے دھندیالی پہاڑیوں پر پنجوں کے بل قدم جما رہا ہے۔ جاؤں گا تو جان بچے گی، ٹھہر گیا تو جان جائے گی۔

جولیٹ: یہ صبح کی روشنی نہیں۔ مجھے لگتا ہے کہ سورج سے ٹوٹا کوئی ستارہ ہے جو تمہاری مشعل برداری کو آیا ہے تاکہ مَیں ٹوا تک تمہاری راہ روشن کرے۔ اِس لئے ابھی نہ جاؤ۔ ابھی وقت ہے ہمارے پاس

رومیو: ٹھیک ہے تو پھر آنے دو موت کو۔ تمہاری دل داری سے بڑھ کر

مجھے کچھ عزیز نہیں۔ میں کہونگا کہ یہ سورج کی شعائیں نہیں بلکہ ثریا کے ابرو کی افشاں ہے جو ہر طرف بکھر گئی ہے۔ اور یہ وہ پرندہ بھی نہیں جس کی صدائیں آسمان کے گنبد تک پہنچتی ہیں۔ میرا دل کب چاہتا ہے کہ جاؤں۔ آنے دو موت کو اگر جولیٹ کی مرضی یہی ہے

جولیٹ: صبح ہو چکی ہے۔ ہو چکی ہے۔ بس جاؤ۔ جلدی۔ یہ وہی پرندہ ہے جو اتنا بے سُرا چیختا ہے۔ بھونڈی، بھدّی آواز میں۔ چلے جاؤ۔ روشنی سے روشنی پُھوٹ رہی ہے۔ بڑھتی جارہی ہے

رومیو؛ روشنی سے روشنی، اور سیاہی سے سیاہی، جیسے ہمارا غم

(انا تیزی سے داخل ہوتی ہے)

انا؛ بی بی!

جولیٹ: ہاں انا؟

انا: تمہاری اماں تمہارے کمرے میں آرہی ہیں۔ دن نکلنے کو ہے ۔ ذرا خیال سے۔ ہوشیار ہو جاؤ

(جاتی ہے)

جولیٹ: ٹھیک ہے تو پھر طلوع ہو جائے دن اور غروب ہو جائے زندگی

رومیو: الوداع! ایک بوسہ اور چلا جاؤں گا!

(نیچے چلا جاتا ہے)

جولیٹ: چلے بھی گئے؟ مجھے اپنی خیریت ہر روز بھیجنا۔ ہر منٹ میں کتنے

گھنٹے ہوں گے، اور ہر گھنٹے میں کتنے دن۔ اس حساب سے تو بوڑھی ہو جاؤں گی جب تک اپنے رومیو کو پھر سے دیکھوں گی۔

رومیو: میں کوئی موقع نہیں چھوڑوں گا تمہیں پیغام بھیجنے کا

جولیٹ: تمہارا دل کہتا ہے کہ ہم پھر سے ملیں گے؟

رومیو: میرا ایمان ہے۔ اور یہ غم کی گھڑیاں پیار کی اٹکھیلیوں میں بدل جائیں گی

جولیٹ: خدایا! کیسی بدشگونی آئی ابھی دل میں۔ اب جو تم اتنے نیچے چلے گئے تو لگا کہ تم کسی قبر کی تہہ میں مردہ پڑے ہو۔ یا تو میری نظروں کا دھوکہ ہے یا تم سچ مچ زرد ہو رہے ہو

رومیو: یقین کرو، میری نظروں سے تم بھی ایسی ہی دکھ رہی ہو۔ غم اگر جھڑی نہ لگائے تو خون پی لیتا ہے۔ خدا حافظ۔

(چلا جاتا ہے)

(لیڈی کیپیولیٹ داخل ہوتی ہے)

لیڈی کیپیولیٹ: کہاں ہو بیٹی؟ اوپر ہو؟

جولیٹ: میری اماں؟ اس وقت؟ یا تو وہ رات سوئی ہی نہیں یا پھر اتنے سویرے جاگ اٹھیں۔ اس وقت کیسے اُن کا آنا ہوا؟

(کھڑکی سے نیچے جاتی ہے)

لیڈی کیپیولیٹ: کیا ہوا تمہیں جولیٹ؟

جولیٹ: میری طبیعت اچھی نہیں

لیڈی گپیو لیٹ: ابھی تک رو رہی ہو بھائی کی موت پر؟ آنسوؤں کے اس سیلاب سے اُس کی قبر بہانا چاہتی ہو؟ بہا بھی دی تو اُسے زندہ تو نہیں کر پاؤ گی۔ اس لئے اب غم سمیٹ لو۔ مناسب اشکباری محبّت کی نشانی سمجھی جاتی ہے، لیکن مسلسل اشکباری حماقت کی

جولیٹ: مجھے اپنے نقصان پر رونے تو دیں

لیڈی گپیوِ لیٹ: اپنے نقصان پر رو لو گی، لیکن اِس سے مرنے والے کو کیا فائدہ ہو گا؟

جولیٹ: دل میں درد اتنا ہے کہ آنسو نہیں رُکتے

لیڈی گپیو لیٹ: بیٹی اصل رونا تو اِس بات کا ہے کہ وہ بدمعاش ابھی تک زندہ ہے جس نے اُسے قتل کیا

جولیٹ: کون بدمعاش

لیڈی گپیو لیٹ؛ وہی رومیو

جولیٹ: بدمعاش! جتنا غم اُس کی وجہ سے اُٹھایا اتنا کبھی نہ اٹھایا تھا۔

لیڈی گپیو لیٹ: وہ بھیڑیا قاتل اب تک زندہ ہے

جولیٹ: سچ کہا آپ نے۔ افسوس اِس بات کا ہے کہ وہ میرے ہاتھوں کی پہنچ سے اتنا دور ہے۔ ورنہ بدلہ لیتی اپنے بھائی کی موت کا

لیڈی گپیو لیٹ: ہم انتقام ضرور لیں گے۔ فکر نہ کرو۔ اب آنسوؤں کو روک لو۔ میں اپنا آدمی مینٹوا بھیجوں گی جہاں وہ کمبخت جا کر چھپا ہے۔ اور وہ اُس کے ساتھ کچھ ایسا کرے گا کہ وہ ٹی بولٹ کے پاس

پہنچ جائے گا۔ اور پھر امید ہے کہ تمہیں بھی اطمینان ہو جائے گا

جولیٹ: مجھے تو اُس وقت تک چین نہیں آئے گا جب تک ان آنکھوں سے نہ دیکھ لوں رومیو کو۔۔۔ مردہ۔۔۔ ہے میرا دل، اپنے سگے کی موت پر۔۔ اگر آپ کو کوئی آدمی ملے ایسا جو اُس تک زہر لے کر جا سکے تو اپنے ہاتھوں سے ایک ایسا نسخہ بنا کر دوں گی کہ اُسے کھاتے ہی اُسے خوب آرام کی نیند آ جائے گی۔ کیسا میرا دل آپے سے باہر ہوا جاتا ہے کہ اُس کا نام سنوں اور اُس تک پہنچ نہ پاؤں۔۔۔ تاکہ وہ چاہت جو مجھے اپنے بھائی سے تھی اُس کے بدن پر اُگل ڈالوں۔

لیڈی کیپیولیٹ: تم زہر تیار کرو، میں آدمی تیار کر لوں گی۔ لیکن اب ایک اچھی خبر کا وقت آیا ہے

جولیٹ: غم کے دنوں میں خوشی کی خبر سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے۔ بتائیے۔

لیڈی کیپیولیٹ: تمہارے باپ کو تمہارا اتنا خیال ہے کہ تمہیں غم سے دور کرنے کے لئے ایک خوشی کا دن مقرر کر بیٹھے ہیں۔ جو نہ تم نے سوچا تھا نہ میں نے

جولیٹ: خوشی کا دن کون سا دن ہوتا ہے؟

لیڈی کیپیولیٹ: بیٹی پنج شنبے کے دن سینٹ پیٹر کے کلیسا میں خوبصورت، نیک سیرت جانباز پیرس تجھے اپنی دلہن بنا کر تیری خوشیاں دوبالا

کرے گا

جولیٹ: میں سینٹ پیٹر کے کلیسا کی قسم کھا کر کہتی ہوں، اور سینٹ پیٹر کی بھی، کہ مجھے دلہن بنا کر وہ میری خوشیاں ہرگز دوبالا نہیں کرے گا۔ حیرت ہو رہی ہے مجھے اِس جلد بازی پر کہ وہ جسے شوہر بننا ہے ابھی میری دلبری تک کو نہیں آیا۔ آپ میرے والد سے کہہ دیجئے کہ میں اِس وقت شادی کے لئے بالکل تیار نہیں ہوں۔ اور اگر شادی اِسی طرح ہونی ہے تو رومیو سے ہی ہو جائے، جس سے آپ جانتی ہیں میں کتنی نفرت کرتی ہوں۔ مگر پیرِس سے ہرگز نہیں۔ واہ کیا خوشخبری سنائی ہے آپ نے

لیڈی کیپیولیٹ: یہ رہے تمہارے باپ۔ یہ بات اُن سے کہو دیکھو وہ کیا کہتے ہیں (کیپیولیٹ اور انا داخل ہوتے ہیں)

کیپیولیٹ: جب سورج رخصت ہوتا ہے تو شبنم اشک افشانی کرتی ہے۔ لیکن میرے بھائی کی اولاد کی رخصت پر تو جیسے بارش کی جھڑی ہی لگ گئی۔ کیوں لڑکی، یہ کیسی بوچھاڑ ہے؟ اب تک روئے جا رہی ہے؟ تیری آنکھیں سمندر ہیں، کہ ان کا پانی ختم ہی نہیں ہوتا۔ تیری آہیں وہ طوفانی ہوائیں ہیں جو آنسوؤں کی لہروں سے ساز باز کر کے تجھے غرق کر دیں گی۔ جی مادام، تو آپ نے اسے ہمارا فیصلہ سُنا دیا؟

لیڈی کیپیولیٹ: جی یہ آپ کا شکر تو ادا کرتی ہے مگر انکار کرتی ہے۔ اِس نادان کی

شادی تو قبر سے ہی ہو جاتی تو اچھا تھا

گیپیولیٹ: ذرا ٹھہرو۔ مجھے ٹھیک سے سمجھنے دو۔ انکار کرتی ہے؟ ہمارا احسان نہیں مانتی؟ فخر نہیں کرتی؟ خوش قسمت نہیں سمجھتی خود کو۔ کہ اِس کم مایہ کے لئے ہم نے اتنا شاندار شوہر ڈھونڈا ہے؟

جولیٹ: احسان ضرور مانتی ہوں مگر فخر نہیں کرتی۔ جس سے نفرت ہو اُس پر فخر کیسا؟ لیکن آپ جس محبّت سے نفرت کے دروازے پر لا کھڑا کر رہے ہیں اُس کی شکر مند ضرور ہوں

گیپیولیٹ: کیا، کیا، کیا؟ یہ کیسی اُلٹی منطق ہے؟ 'فخر نہیں ہے' اور 'شکر مند ہوں' اور شکر مند نہیں ہوں'؟ لیکن 'فخر مند' پھر بھی نہیں ہوں۔ مجھے تشکر سے شکر مند کرنے اور فخر سے فخر مند کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ شوخ لڑکی۔ بس اپنے نازک سراپے کو پنج شنبے کے لئے تیار کر لے پیرِس کے ساتھ چرچ جانے کے لئے، ورنہ چھکڑے پر گھسیٹ کر لے جاؤں گا تجھے وہاں۔ اب نکل یہاں سے مردار، زرد رُو، سر کا بوجھ

لیڈی گیپیولیٹ: ارے، ارے کیا دیوانے ہو گئے ہو؟

جولیٹ: میرے آقا، میرے حضور، گھٹنوں کے بل فریاد کرتی ہوں کہ صبر سے میری ایک بات سُن لیجئے

گیپیولیٹ: جہنم میں جا نافرمان چاہے۔ جا کر مر جا۔ چاہے اُلٹی لٹک جا، چاہے، سُولی چڑھ جا مگر پنج شنبے کے روز کلیسا میں نظر آ ورنہ، کبھی

میرا چہرہ نہ دیکھنا۔ کچھ نہ بول، جواب نہ دے، میری بات پر بات نہ کر۔ ورنہ بے چین ہو رہی ہیں میری انگلیاں۔ (بیوی سے) ہم نے خواہ مخواہ شکر کیا تھا کہ خدا نے ہمیں اِس واحد اولاد سے نوازا۔ اب تو لگ رہا ہے کہ یہ تو قہر بن کر نازل ہوئی تھی۔ دور ہو جا میری نظروں سے، کمینی

انا: خدا کا خوف کریں مالک۔ دعائیں دے اِسے۔ زیادتی ہے اس طرح اِس کی گت بنانا

گپیولیٹ: خبردار جو مجھے عقل سکھائی بُوھیا۔ زبان سنبھال اپنی۔ ہوش میں آ۔ اپنے چولہے ہانڈی میں جا کر گپ بازی کر

انا: میں نے کوئی گستاخی تو نہیں کی

گپیولیٹ: (دروازے کی طرف اشارہ کر کے) رخصت ہو جاؤ

انا: انسان منہ بھی نہ کھولے؟

گپیولیٹ: بند کر اپنی بک بک، گھامڑ کہیں کی۔ باندیوں کے جھنڈ میں جا کر سنا اپنی نصیحتیں، یہاں ان کی ضرورت نہیں

لیڈی گپیولیٹ: تم بے قابو ہو رہے ہو

گپیولیٹ: خدا جانتا ہے پاگل ہو رہا ہوں سوچ کر۔ رات، دن، کام میں تفریح میں، تنہائی میں، محفل میں، ہر وقت، ہر لمحہ یہی فکر رہی ہے کہ اِس کے لئے کوئی اچھا سا لڑکا تلاش کروں۔ اور اب جب ایک لڑکا چُن لیا، اعلیٰ خاندان، زمین جائیدار سے مالا مال، خوش

مزاج، عالی نسل، تمام خوبیوں میں پورا۔ سراپا جواں مرد۔۔ اور پھر ایک بد بخت، دو دن کی لونڈیا، جسے ابھی پوری طرح عقل بھی نہ آئی ہو، آ کر یہ کہے، 'میں شادی نہیں کرتی '' محبت ہی نہیں مجھ کو' ۔ میری عمر ابھی نہیں ہوئی، مجھے معاف رکھیں ۔ ٹھیک ہے تو اگر تمہیں شادی نہیں کرنی تو جاؤ کہیں اور ٹھکانہ کرو۔ میرے گھر میں نہیں ۔ دیکھ لو، سوچ لو، میں مذاق کا عادی نہیں ۔ دل پر ہاتھ رکھو۔ صلاح لو۔ اگر میری رہنا چاہتی ہو تو اپنے دوست کے ہاتھ دونگا۔ اگر نہیں تو جہنم میں جاؤ، بھیک مانگو، فاقے کرو، گلیوں میں دم توڑ دو۔ کیونکہ خدا گواہ ہے تمہارے لئے نہ باپ رہے گا نہ اُس کی دولت سے ایک پائی۔ اتنا جان لو اور سوچ لو۔ میں اپنا فیصلہ نہیں بدلوں گا

(چلا جاتا ہے)

جولیٹ: کیا بادلوں میں رحم کا کوئی ٹکڑا نہیں جو میرے غم کی گہرائی دیکھ سکے ؟ میری اماں میری جان، مجھے یوں بے آسرا نہ کرو۔ روک دو اس شادی کو ایک مہینے کے لئے، ایک ہفتے کے لئے ۔ ورنہ اگر شادی کی سیج ہی سجانی ہے تو اُس آرام گاہ میں سجا دو جہاں ٹی بو لٹ سو رہا ہے

لیڈی کیپیولیٹ: مجھ سے کچھ نہ کہو۔ مجھے کچھ نہیں کہنا۔ جو مرضی آئے کرو۔ میں تم سے باز آئی۔

(چلی جاتی ہے)

جولیٹ: انا، اِسے کس طرح روکیں؟ میرا شوہر زمین پر ہے اور ہمارے بندھن کی دستاویز، آسمان میں، مجھے بچاؤ۔ مشورہ دو۔ افسوس کہ فلک کو مجھ جیسی پر ہی اپنے حربے آزمانے تھے۔ کچھ کہو۔ امید کا کوئی حرف نہیں تمہارے پاس؟ کوئی بات تسلّی کی نہیں؟

انا: کیوں نہیں ہے۔ سنو میری بات۔ رومیو جلاوطن ہے۔ اب یہ ہمیشہ کے لئے ناممکن ہو چکا ہے کہ وہ واپس آئے اور تم پر اپنا حق جتائے۔ اگر آ بھی گیا تو چوری چھپے ہی آ سکے گا۔ اس لئے جو حالات ہیں اس میں یہی ٹھیک ہے کہ تم پیرِس سے شادی کر لو۔ شاندار جوان ہے۔ رومیو اُس کے سامنے دو ٹکے کا نہیں۔ خدا کے سامنے کہتی ہوں اس میں تمہاری خوش قسمتی ہے۔ تمہاری دوسری شادی پہلی سے زیادہ مبارک ہو گی۔ اور اگر نہ بھی ہو تو تمہارا پہلا شوہر تو سمجھو تمہارے لئے مر ہی چکا ہے۔

جولیٹ: دل کی گہرائی سے کہہ رہی ہو؟

انا: اور روح کی بھی۔ ورنہ دونوں پر خدا کی مار

جولیٹ: آمین

انا: کیا؟

جولیٹ: کچھ نہیں۔ تم نے میری بہت ڈھارس بندھائی ہے۔ اندر جاؤ اور اپنی مالکن کو بتا دو کہ مجھے احساس ہو گیا ہے کہ میں نے باپ کا دل

دکھایا ہے اس لئے میں فرائر لورنس کے پاس جارہی ہوں، اپنے گناہوں کا اعتراف کرنے اور تلافی کی دعا لینے۔

انا: ضرور کہتی ہوں۔ شاباش۔ تم نے بہت سمجھداری دکھائی ہے

(چلی جاتی ہے)

جولیٹ: مُردار بڑھیا! بدمعاش کٹنی! زیادہ بڑا گناہ کون سا ہے تیرا؟ مجھے اُکسانا کہ اپنی قسم توڑ دوں یا اُسی زبان سے میرے شوہر کی بُرائی کرنا جس سے کل اُس کی تعریفیں کیا کرتی تھی اور اُسے ہزاروں سے برتر ٹھہراتی تھی۔ جا میری ہمراز۔ آج سے تیرے میرے سینے الگ۔ مقدس فرائر سے پوچھونگی کوئی تدبیر، اور اگر کچھ بھی نہ ہوا تو موت تو بس میں ہے ہی

(چلی جاتی ہے)

ایکٹ۔۴

سین۔۱

(فرائرلورنس کا حجرہ۔ فرائرلورنس اور پیرس داخل ہوتے ہیں)

فرائرلورنس: پنج شنبہ کو؟ یہ تو بہت کم وقت ہے

پیرس: میرے خسر کیپیولیٹ کی یہی مرضی ہے۔ اور مجھے بھی تاخیر میں کوئی دلچسپی نہیں

فرائرلورنس: آپ کہہ رہے ہیں کہ آپ کو لڑکی کی پسند نہیں معلوم۔ اِس میں تو الجھاوا ہے۔ کچھ صحیح نہیں لگ رہا ہے۔

پیرس: ٹی بولٹ کی موت پر اُس کی اشک افشانی تھمنے میں نہیں آتی۔ اس لئے مجھے اس سے بات کرنے کا موقع نہیں مل سکا ہے۔ جس گھر میں آنسوؤں کی جھڑی لگی ہو وہاں پیار کی چاندنی کہاں مسکراتی ہے۔ اُس کے باپ کو رنج وغم کی اِس شدت پر تشویش ہے۔ چنانچہ ان کی تدبیر یہ ہے کہ اس کی جلد شادی کر دی جائے تو شائد آنسوؤں کا یہ سیلاب تھم جائے۔ تنہائی غم کو سینچتی ہے۔ ایک سے دو ہو جانے میں راحت ہے۔ اب شائد آپ اِس عجلت کی وجہ سمجھ گئے ہوں گے۔

فرائرلورنس: کاش مجھے یہ علم نہ ہوتا کہ تاخیر میں بہتری کس وجہ سے ہے۔ یہ دیکھو لڑکی خود ہی چل کر میری کٹیا میں آ گئی ہے۔

(جولیٹ آتی ہے)

پیرس: خوشی ہوئی تمہیں دیکھ کر دل کی راحت، میری شریکِ حیات

جولیٹ: وہ تو اُس وقت کہلاؤنگی جب ہماری شادی ہو جائے گی۔

پیرس: وہ تو اگلے جمعرات ہو جائے گی۔ یہ تو طے ہے۔

جولیٹ: جو طے ہے اُسے کون روک سکے گا

پیرس: تم فرائر کے پاس اعتراف کرنے آئی ہو؟

جولیٹ: اس سوال کے جواب میں پہلے مجھے آپ سے ایک اعتراف کرنا پڑے گا

پیرس: ان سے یہ نہ کہہ بیٹھنا کہ تمہیں مجھ سے محبت نہیں

جولیٹ: میں آپ سے یہ اعتراف کرتی ہوں کہ مجھے اُس سے محبت ہے

پیرس: امید ہے کہ یہ اعتراف بھی کروگی کہ تمہیں مجھ سے محبت ہے

جولیٹ: اگر یہی بات کہنی ہے پھر تو آپ کے پیٹھ پیچھے کہنے میں زیادہ وزن ہوگا۔

پیرس: آنسوؤں نے کیسا ظلم ڈھایا ہے اِس دل فریب صورت پر

جولیٹ: آنسوؤں نے ءخواہ مخواہ تکلیف کی۔ یہ صورت تو پہلے سے ہی بے رنگ تھی

پیرس: یہ کہہ کر تو تم خود پر آنسوؤں سے بھی زیادہ ظلم ڈھا رہی ہو

جولیٹ: سچ کہہ دینا کوئی ظلم نہیں َ۔ اور میں نے جو کہا اپنے چہرے کو کہا

پیرس: تمہارا چہرہ اب میرا ہے اور تم نے اس کی توہین کی

جولیٹ: ممکن ہے کیونکہ اب یہ میرا تو ہرگز نہیں رہا۔ ہولی فادر آپ کو فرصت ہے یا میں شام کو آؤں

فرائرلورنس: فرصت اسی وقت ہے۔ جناب درخواست ہے کہ آپ اب ہمیں اکیلے چھوڑ دیں

پیرس: خدا نہ کرے کہ میں عبادت کے کاموں میں مخل ہوں۔ جولیٹ میں تمہیں جمعرات صبح صبح جگاؤں گا۔ جب تک کے لئے خدا حافظ اور یہ بوسہ پاکیزگی کا

(چلا جاتا ہے)

جولیٹ: دروازہ بند کر دیجئے اور آیئے میرے ساتھ آنسو بہایئے کہ اب نہ امید کی گنجائش رہی، نہ تدبیر کی، نہ دردمندی کی

فرائرلورنس: جولیٹ مجھے تمہارے غم کی خبر مل چکی ہے۔ بہت سوچا مگر کوئی تدبیر سجھائی نہیں دیتی۔ خبر ملی ہے کہ جمعرات کے روز تم پیرس سے بیاہی جانے والی ہو اور اسے ملتوی کرنے کی کوئی صورت نہیں۔

جولیٹ: مجھے خبر نہ سنایئے، اِس سے نکلنے کا راستہ دکھایئے۔ اور اگر آپ کی فہم و فراست بھی کوئی تدبیر نہیں کرسکتی تو میری اِس تدبیر کی رضا دیجئے کہ میں خنجر سے اپنی مدد آپ کرلوں۔ خدا نے میرے اور رومیو کے دل ملائے، آپ نے ہمارے ہاتھ۔ اب اِس سے پہلے کہ یہ ہاتھ جو آپ رومیو کے ہاتھ سے باندھ چکے ہیں، کسی

اور کے ہاتھ میں جائے یا میں بے وفائی کروں اور کسی اور کی ہو بیٹھوں، یہ دونوں کا خاتمہ کر دے گا۔ آپ کا تجربہ طویل ہے اور ذہانت بے مثال۔ مجھے کوئی راہ سُجھائیے۔ ورنہ دیکھ لیجئے یہ خنجر جو میرے اور میرے مصائب کے بیچ تصفیہ کرے گا، اُس قضیئے کا جسے آپ کی کہن سالی عزّت و آبرو سے سلجھا نہ پائی۔ اتنا وقت نہ لیجئے۔ کچھ کہہ دیجئے کہ موت کے لئے تو میں یوں بھی تیار ہوں۔

فرائر لورنس: ٹھہرو بیٹی، ایک راستہ سمجھ میں آتا ہے۔ مگر اُس سے گزرنا بھی ایک قیامت ہی ہے، بلکہ اُس قیامت سے کم نہیں جس کی کاٹ ہم سوچنے بیٹھے ہیں۔ اگر پیرِس کے ساتھ شادی کی صورت میں تمہیں موت کو گلے لگانے کا حوصلہ ہے تو پھر شائد موت کی سی ہی ایک اور کیفیت سے گزرنے کا بھی حوصلہ ہو۔ یہ موت سے گزر کر ہی موت پر فتح پانے کا راستہ ہے۔ اگر ہمت کر سکتی ہو تو میں راستہ بتاتا ہوں۔

جولیٹ: پیرِس سے شادی روکنے کے لئے کسی اونچے سی اونچے بُرج سے بھی کود پڑنے کو تیار ہوں، ڈاکوؤں کے نرغے سے بھی گزر سکتی ہوں، سانپوں کے غار میں بھی جا سکتی ہوں۔ چاہیں تو مجھے چنگھاڑتے شیروں کے ساتھ باندھ دیں، یا بند کر دیں کسی مردہ خانے میں، سیاہ رات کو، ہڈیوں کے ڈھیر کے نیچے، بدبودار سڑتی پنڈلیوں اور زرد کھوپڑیوں کے بیچ۔ یا مجھے کسی تازہ قبر میں

پھینک دیں، کسی نئے مردے کے ساتھ۔ وہ چیزیں اب تک جن کے ذکر سے ہی کانپتی تھی، سب کر ڈالوں گی۔ بے خوف، بلا جھجک۔ سب کرلوں۔ بس اپنے محبوب کے سوا کسی اور سے نہ باندھی جاؤں

فرائر لورنس: ٹھیک ہے پھر۔ اب گھر جاؤ۔ کہہ دو کہ پیرس سے شادی منظور ہے۔ کل بدھ کا دن ہے۔ کل رات کسی بھی طرح اکیلے ہی سونے کی تدبیر کرو۔ نرس کو اپنے کمرے میں نہ سلانا۔ یہ عرق لے جاؤ۔ اور بستر میں لیٹ کر یہ پوری شیشی حلق میں انڈیل لو۔ جلد ہی تمہاری رگوں میں کچھ خفتگی، کچھ خواب کا سا اثر دوڑ جائے گا۔ کیونکہ نبض چلنا بند کردے گی۔ نہ دھڑکنیں ہوں گی، نہ سانس کی گرمی، نہ زندگی کا کوئی اور نشان۔ تمہارے لب و رخسار کے گلاب مرجھا کر راکھ کا رنگ ہو جائیں گے۔ آنکھیں یوں بند ہو جائیں گی جیسے موت روزِ روشن کا در بند کرتی ہے۔ سارا جسم بے حس و حرکت ہو جائے گا، سرد، بے لوچ، بالکل موت کی طرح۔ موت کی یہ شباہت تم پر بیالیس گھنٹے طاری رہے گی۔ پھر تم جاگ جاؤ گی، تازہ، خوش و خرم جیسے کوئی میٹھی نیند سے جاگے۔ اب صبح جب دولہا تمہیں بستر سے اٹھانے آئے گا تو تمہیں مردہ سمجھے گا۔ پھر ہماری رسم کے مطابق تمہیں بہترین پوشاک پہنائیں گے، اور کھلے تابوت میں تمہیں خاندانی مقبرہ لے

جائیں گے۔ جہاں تمہارے اجداد اور سارے کیپولیٹ لیٹے ہیں۔ اِس دوران میں ساری کاری گری کی تفصیل رومیو کو لکھ بھیجوں گا۔ وہ یہاں آ جائے گا۔ اور پھر وہ اور میں تمہارے جاگنے کا حسین منظر دیکھیں گے۔ اُسی رات رومیو تمہیں اپنے ساتھ Mantua لے جائے گا اور تم اپنی شرمنا کی سے چھوٹ جاؤ گی۔ بشرطیکہ کسی وہم یا نسوانی خوف سے تمہاری ہمت جواب نہ دے جائے۔

جولیٹ: لایئے دیجئے مجھے یہ شیشی اور خوف کی بات ہی نہ کیجئے

فرائر لورنس: یہ لو۔ اب جاؤ۔ خدا کرے ارادے میں مضبوط اور ثابت قدم رہو۔ میں ایک پادری کو خط لے کر برق کی رفتار سے مین٘ٹوا بھیجتا ہوں۔ تمہارے شوہر کے پاس

جولیٹ: میری محبت مجھے حوصلہ دے۔ دل کو کمزور نہ ہونے دے۔ خدا حافظ فرائر

(چلے جاتے ہیں)

سین ۔۲

(کیپیولیٹ کا مکان ۔ کیپیولیٹ ، لیڈی کیپیولیٹ ، انا اور کچھ ملازمین داخل ہوتے ہیں)

گیپیولیٹ: جتنے نام فہرست میں لکھے ہیں سب کو دعوت دے کر آؤ

(ملازم چلا جاتا ہے)

لڑکے جاؤ اور بیس عدد اعلیٰ ترین باورچیوں کو ڈھونڈھ کر لاؤ

ملازم: آپ کو شکایت نہیں ہوگی سرکار۔ پہلے میں ہر ایک کو آزما کر دیکھ لوں گا کہ خود اپنی انگلیاں چاٹتا ہے یا نہیں۔

گیپیولیٹ: یہ کیسا آزمانا ہوا؟

ملازم: سرکار جو باورچی خود اپنی انگلیاں نہیں چاٹتا اچھا باورچی نہیں ہوتا۔ اس لئے جس نے انگلیاں نہیں چاٹیں اُسے نہیں لاؤں گا۔

گیپیولیٹ: چلو، اب جا بھی چکو

(ملازم چلا جاتا ہے)

ہم موقع کے شایانِ شان تیاری کر نہیں پائے ۔ اچھا تو جولیٹ فرائر لورنس کے ہاں گئی ہے؟

انا: جی حضور

گیپیولیٹ: چلو شائد ان کی صلاح کا کچھ اچھا اثر ہو۔ انتہا کی ضدی اور خودسر

ہے

(جولیٹ داخل ہوتی ہے)

انا: دیکھیے فادر کے پاس اعتراف کے بعد تو بڑی خوش خوش آ رہی ہے

گپیولیٹ: کہاں ہنگامہ کھڑا کرنے گئی تھی میری سرکش بیٹی؟

جولیٹ: وہاں جہاں میں نے پشیمانی کا سبق پڑھا باپ سے نافرمانی اور اُس کے احکامات سے انکار پر۔ مقدس لورنس کی ہدایت ہے کہ زمین پر گر کر آپ سے معافی مانگوں۔ فریاد ہے کہ بخش دیجیے۔ آئندہ آپ کی اطاعت کو ٹھیس نہیں پہنچاؤں گی

گپیولیٹ: پیرس کو اس اچھی خبر سے آگاہ کرو۔ میں کل صبح ہی یہ بندھن باندھ دوں گا

جولیٹ: فرائر لورنس کے حجرے میں ان سے ملاقات ہوئی تھی۔ میں نے حیا کے دائرے میں رہتے ہوئے جہاں تک ممکن تھا اُن کی دلداری کی

گپیولیٹ: میرا دل خوش کر دیا تم نے۔ یہ ہوئی نا بات۔ چلو اب اُٹھ جاؤ میں پیرس کو بلواتا ہوں (ملازم سے) جاؤ ان سے کہو کہ میں نے یاد کیا ہے۔ خدا گواہ ہے کہ صرف میں ہی نہیں سارا شہر فرائر کا احسان مند ہے

جولیٹ: انا، میرے ساتھ میرے کمرے تک چلو گی؟ ذرا وہ گہنے چننے میں

میری مدد کردو جو پرسوں کے لئے درکار ہوں گے

لیڈی کیپیولیٹ: نہیں آج کوئی ضرورت نہیں۔ جمعرات تک بہت وقت ہے

کیپیولیٹ ؛ انا، جاؤ اِس کے ساتھ۔ ہم کل کلیسا جائیں گے

(جولیٹ اور نرس چلی جاتی ہیں)

لیڈی کیپیولیٹ: کل تک مشکل ہو جائے گا۔ رات ہو چکی ہے سامان پورا نہیں ہو پائے گا

کیپیولیٹ: ہم سب کچھ خود کروائینگے ۔تم جولیٹ کے پاس جاؤ، آرائشِ عروسی میں اُس کی مدد کرو۔ ہم بخدا آج رات نہیں سوئینگے ، مجھے کوئی کچھ نہ کہے۔ آج رات ہم گھر کی بیگم بن جائیں گے۔ کوئی ہے؟ سب کاموں پر نکل گئے ہیں شائد۔ ہم خود چل کر کاؤنٹی پیرِس کی طرف جاتے ہیں کہ کل کے لئے تیار کر دیں۔ کتنا بڑا بوجھ میرے دل سے ہٹ گیا ہے کہ ایسی خود سر لڑکی نے خود کو سونپ دیا

سین۔۳

(جولیٹ کا کمرہ۔ جولیٹ اور انا داخل ہوتی ہیں)

جولیٹ: ہاں یہ جوڑا سب سے اچھا رہے گا۔ مگر انا، میری پیاری، آج کی رات مجھے اکیلے چھوڑ دینا۔ سجدے کرونگی کی خدا میرے گزشتہ دنوں کو ہنس کر معاف کر دے جن میں، تم جانتی ہی ہو، لغزشیں بھی ہوئی ہیں اور گناہ بھی

(لیڈی کیپیولیٹ داخل ہوتی ہے)

لیڈی کیپیولیٹ: بہت مصروف ہو؟ کچھ میری مدد کی ضرورت ہے؟

جولیٹ: جی نہیں۔ کل کے لئے تمام لباس اور زیور چن لیا ہے ہم نے۔ اس لئے اب اطمینان سے مجھے اکیلا چھوڑ دیجیے۔ اور آج رات انا کو اپنے پاس ہی رکھئے، یوں اچانک فیصلہ ہونے سے آپ کے پاس تیاری کا بڑا کام ہوگا۔

لیڈی کیپیولیٹ: ٹھیک ہے۔ تم اچھی طرح آرام کرلو۔ ضرورت ہے تمہیں

(لیڈی کیپیولیٹ اور نرس چلی جاتی ہیں)

جولیٹ: الوداع۔ خدا جانے کب ملنا ہو۔ مبہم خوف کی سرد لہر میری رگوں سے گزرنے لگی ہے۔ یہ زندگی کی تمازت کو ٹھنڈا کر رہی ہے۔ انہیں بلالوں کہ ڈر کچھ کم ہو؟ انا! لیکن اُس کا یہاں کیا کام؟ اس

خوفناک تجربے سے تو مجھے اکیلے ہی گزرنا ہے۔ تو پھر آ اے شیشی ۔اگر اس عرق نے کام نہ کیا تو؟ کل میں پیرس سے بیاہ دی جاؤنگی؟ نہیں، پھر اس کا سہارا ہے، یہ ایسا ہونے نہیں دے گی
(اپنے چھُرے کی طرف اشارہ کرتی ہے)
اگر اِس شیشی میں زہر ہوا تو؟ کہیں ایسا نہ ہو کہ فرائر کو میری موت مقصود ہو۔ ندامت سے بچنے کے لئے۔ کیونکہ مجھے رومیو سے خود انہوں نے ہی بیاہا تھا۔ ڈر لگتا ہے کہیں ایسا ہی ہو شائد۔ مگر دل کہتا ہے کہ نہیں۔ اُن کی پارسائی ہر طرف مشہور ہے۔ اگر مردہ خانے میں سونے کے بعد میں وقت سے پہلے ہی جاگ گئی؟ اس سے پہلے کہ رومیو مجھے آ کر جگائے؟ کتنا خوفناک ہے یہ خیال۔ اکیلے میرا دم گُھٹ جائے گا، مردہ خانے میں، جس کے بدبودار دہانوں سے تازہ ہوا کا گزر نہیں۔ وہاں میں رومیو کے پہنچنے سے پہلے ہی دم توڑ چکی ہونگی۔ یا اگر زندہ رہ گئی تو موت اور سیاہی، اور اُس مقبرے کی دہشت، وہ تہہ خانہ، جہاں صدیوں سے میرے اجداد کی ہڈیوں کا انبار اکٹھا ہوتا رہا ہے۔ جہاں خون آلودٹی بو لٹ کی تازہ لاش سڑنا شروع کر چکی ہوگی۔ کہتے ہیں وہاں رات کے کسی حصے میں روحوں کا جمگھٹ ہوتا ہے۔ اگر سچ ایسا ہے پھر تو جلدی اُٹھ کر میں خود کو بدبو اور چیخوں کے درمیان تنہا پاؤنگی۔ چیخیں جنہیں سن کر پودے بھی مرجھا جائیں، اور بڑے

بڑے سور ما پناہ ڈھونڈیں۔ تو جاگ کر میں کہیں خوف سے دماغ
ہی نہ کھو بیٹھوں اور اجداد کی ہڈیوں کا کھلونا کھیلوں۔ ٹی بولٹ
کی زخم خوردہ لاش سے کفن کھینچ لوں۔ اور اس دیوانگی میں کسی
گزرے ہوئے کی ہڈی اٹھا کر اُس سے یوں سر پیٹوں کہ سارا
گودا باہر نکل آئے۔ وہ دیکھو، مجھے ٹی بولٹ کا سایا نظر آ رہا
ہے، رومیو کی تلاش میں جس نے اُس کے بدن میں تلوار کی نوک
اتاری تھی۔ رُک جاؤ، ٹی بولٹ رُک جاؤ۔ رومیو! یہ لو میں آ
گئی۔ دیکھو میں نے پی لیا یہ جام۔۔ تمہارے نام۔

(بستر پر گر جاتی ہے)

سین۔۴

(کپیو لیٹ کے مکان میں بڑا ہال۔لیڈی کپیو لیٹ اور انا داخل ہوتی ہیں)

لیڈی کپیو لیٹ : انا، یہ چابیاں لو اور کچھ اور مصالحے نکال کر لاؤ۔

انا: یہ لوگ کیک کے لئے کھجور اور بادام بھی مانگ رہے ہیں۔

(کپیو لیٹ داخل ہوتا ہے)

کپیو لیٹ: چلو۔جلدی جلدی، جلدی جلدی۔مرغ نے دوسری بانگ دے دی ہے۔صبح کا گھنٹہ بج چکا ہے۔تین بج گئے ہیں۔مرغ کی آنچ کا خیال رکھنا۔اور دیکھو کم نہ پڑے۔خرچ کی فکر نہ کرنا۔

انا: سرکار آپ یہاں عورتوں میں کہاں گھس آئے۔جا کر سو جائیے کچھ دیر، ورنہ صبح طبیعت خراب ہو جائے گی

کپیو لیٹ؛ نہیں سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے۔راتوں کو کتنی دفعہ جاگا ہوں، اِس سے کہیں زیادہ معمولی باتوں کے لئے۔کبھی بیمار نہیں پڑا۔

لیڈی کپیو لیٹ: خیر جوانی کے زمانے میں تو آپ شکاری مشہور ہی تھے۔لیکن اب نہیں ہونے دوں گی وہ سب

(انا اور لیڈی کپیو لیٹ داخل ہوتی ہیں)

کپیو لیٹ: عورتیں اور اُن کا شکّی پن

(تین ملازم لکڑیاں اور ٹوکریاں لئے داخل ہوتے ہیں)

یہ کیا اُٹھا لائے ہو لڑکو؟

پہلا ملازم: یہ باورچی نے منگوایا ہے حضور۔ نہیں جانتا کیا ہے

گپیولیٹ: جلدی کرو۔ جلدی کرو

(پہلا ملازم چلا جاتا ہے)

لڑکے، سوکھی لکڑیاں لا۔ پیٹر کو بلا کر لا۔ وہ بتائے گا کہاں پڑی ہیں۔

دوسرا ملازم: پیٹر سے کیوں پوچھوں حضور۔ میرا اپنا دماغ تیز ہے۔ نکال لاؤں گا لکڑیاں

گپیولیٹ: بہت اچھے! تُو حرامی ہے بڑا مسخرہ۔ ایک دو لکڑیاں تیرے سر پہ بھی ٹوٹنی چاہئیں

(دوسرا ملازم چلا جاتا ہے)

اف خدایا۔ دن پھوٹ رہا ہے۔ کاؤنٹی پیرس سازندوں کے ساتھ پہنچتے ہی ہوں گے۔ ہاں شائد آ ہی گئے وہ لوگ۔ انا! انا! کہاں ہو تم لوگ؟

(انا داخل ہوتی ہے)

جاؤ جولیٹ کو جگاؤ۔ خوب اچھی طرح تیار کرو۔ میں پیرس کو باتوں میں لگاتا ہوں۔ سب سے کہو۔ جلدی جلدی کام کریں۔ دولہا آ چکا ہے۔ جلدی (سب چلے جاتے ہیں)

سین ۔ ۵

(جولیٹ کی خوابگاہ۔ انا داخل ہوتی ہے)

انا: بی بی! بی بی! بے خبر سوئی ہے۔ میری چھوٹی، میرے دل کا ٹکڑا۔ دیکھوتو ذرا، کیسے گھوڑے بیچ کر سو رہی ہیں۔ ارے دلہن بی بی! ارے کچھ منہ سے تو پھوٹو۔ اچھا تو سولو پیٹ بھر کے اگلی رات تو کاؤنٹ تمہیں جگا کر ہی رکھے گا۔ توبہ ہے خدایا! کیسی گہری نیند ہے۔ اب تو جگانا ہی پڑے گا۔ مادام، مادام، کاؤنٹ نے تمہیں بستر میں پکڑ لیا تو جگا کر ہی چھوڑے گا۔ ہے کہ نہیں؟ سارے کپڑے وپڑے پہن کر تیار ہوئی اور پھر سے بستر میں گر گئی؟ اب تو میں جگا کر ہی دم لوں گی۔ بی بی! بی بی! نہیں۔ نہیں۔ نہیں۔ مدد! دوڑو، آؤ۔ میری بی بی ختم ہو گئی۔ میں کیوں زندہ رہ گئی یہ دن دیکھنے کے لئے؟ مجھے کوئی یک آتشہ لا دے۔ سرکار! مادام!

(لیڈی کیپیولیٹ داخل ہوتی ہے)

لیڈی کیپیولیٹ: کیسا شور ہے؟

انا: قیامت کی گھڑی ہے

لیڈی کیپیولیٹ: ہوا کیا ہے؟

انا: دیکھئے، دیکھئے۔ کالی صبح ہے یہ

لیڈی کیپیولیٹ: یا خدا، یا خدا! میری بچّی۔ میری واحد زندگی۔ آنکھیں تو کھول۔ اُٹھ جاو ورنہ میں بھی مر رہوں گی تیرے ساتھ۔ جاؤ مدد لے کر آؤ۔ کسی کو بُلاؤ

(کیپیولیٹ داخل ہوتا ہے)

کیپیولیٹ: کیا کر رہے ہو تم لوگ؟ جولیٹ کو لاتے کیوں نہیں؟ دولہا آ بھی چکا ہے۔

انا: وہ مر چکی ہے۔ ختم ہو چکی ہے۔ کیسا منحوس دن دکھایا رب نے

لیڈی کیپیولیٹ: مر گئی ہے۔ مر گئی۔ مر گئی۔ کیسی منحوس گھڑی آئی ہے

کیپیولیٹ: نہیں۔ نہیں۔ مجھے دیکھنے دو۔ ہاں شائد۔ سرد ہو رہی ہے۔ خون جم چکا ہے۔ جوڑ سخت ہو رہے ہیں۔ زندگی ان ہونٹوں سے روٹھ چکی ہے۔ موت نے اِسے یوں ڈھانپا ہے جیسے باغ کے حسین ترین گلاب پر بے موسم برفباری کی چادر

انا: کالا دن، کالا دن

لیڈی کیپیولیٹ: ایسا غمناک دن

کیپیولیٹ: موت نے اگر اِسے اس لئے اُٹھایا ہے کہ میرے نالے سنے تو پھر میری زبان کیوں گنگ کر دی اُس نے

(فرائرلوَرنس، پیَرس اور سازندے داخل ہوتے ہیں)

فرائرلوَرنس: دلہن کلیسا جانے کے لئے تیار ہو چکی؟

گپیولیٹ: جانے کے لئے بھی اور کبھی لوٹ کر نہ آنے کے لئے بھی۔ بیٹے تمہاری شادی سے پہلے ہی موت تمہاری دلہن کے ساتھ آ کر سو گئی۔ پھول جیسی تھی، اُس کی عصمت کا پھول بھی موت نے ہی پامال کیا۔ موت ہی نے بیاہا میری بیٹی کو۔ اب میری وارث بھی موت۔ میری بیٹی کی شریک تقدیر بھی موت۔ اب میں مرونگا اور سب کچھ اُسی کے نام کر دوں گا۔ سب کچھ۔ مال، سرمایہ، زندگی، سب کچھ۔ سب کچھ موت کے نام

پیرس: میں نے کب سے انتظار کیا اِس صبح کا اور جب آئی تو یہ دکھانے آئی؟

لیڈی گپیولیٹ: کیسی نحوست، کیسی غمناکی، کیسی نامرادی، کیسی تباہی کا دن۔ وقت نے ازل سے اپنی گردش میں ایسی جانکاہ گھڑی نہ دیکھی ہو گی۔ بس ایک بچّہ، بس ایک بیٹی، محبّت والی، ایک ہی خوشی، زندگی کی واحد لہر، اور موت یوں میری نظروں سے نوچ کر لے گئی؟

انّا: خدا کی مار! خدا کی مار اِس دن پر۔ ایسا کالا دن میری نظروں نے کبھی نہیں دیکھا۔ کالا دن۔ منحوس دن۔ کالا، کالا دن

پیرس: دھوکہ، فریب، کینہ پروری، کمینگی، قتل۔ موت تُو نے اپنی خصلت دِکھا کر ہی دم لیا۔ مجھے محبت سے بے دخل کر دیا، زندگی سے بے دخل کر دیا۔ میرا پیار، میری زندگی۔ زندگی تو اب نہیں کہہ

سکتا۔ تو پھر کیا کہوں، میری موت۔

کیپیولیٹ: اس قدر اذیت ناک؟ اتنا ظلم؟ اتنی بے رحمی؟ منحوس گھڑی تو کیوں آئی ہماری خوشیوں کا قتل کرنے؟ میری بچّی ۔ میری جان ۔ جان نہیں، میری روح، مردہ پڑی ہے ۔ اِس کے ساتھ میری تمام خوشیاں دفن ہو گئیں

فرائرلورنس: بس اب خاموش ہو جاؤ سب ۔ واویلا دُکھ کا مداوا نہیں ہو سکتا ۔ وہ تھوڑی تمہاری تھی ۔ تھوڑی خدا کی ۔ اب خدا نے پوری کی پوری اپنے پاس رکھنے کا فیصلہ کیا ہے ۔ یہ تو اچھا ہی ہوا اُس کے لئے ۔ تمہارے پاس جو حصّہ تھا اُسے تم موت سے نہیں بچا سکے ۔ اب جو خدا کے پاس ہے وہ اُسے ابدی عافیت میں رکھے گا ۔ تم سب یہی چاہتے تھے نا کہ وہ اونچی سے اونچی پرواز کرے ۔ اور اب جب وہ بادلوں تک جا پہنچی ہے، بلکہ اُس سے بھی آگے، تو روتے ہو ۔ کیسی محبت ہے تمہاری کہ اُس کی بہتری دیکھ کر آنسو بہاتے ہو؟ قسمت والی وہ نہیں ہوتی جو لمبے عرصے بیاہتا رہے ۔ قسمت والی وہ ہوتی ہے جو بیاہ میں خوش رہے اور جوان مرے ۔ اپنے آنسوؤں کو پوچھ لو ۔ اِس کے اوپر پھول چھڑکو ۔ حسین ترین لباس پہنا کر کلیسا لے چلو ۔ ہماری فطرت کی سادگی ہمیں رونا سکھاتی ہے لیکن عقل آنسوؤں پر ہنسنا

کیپیولیٹ: جشن کے جتنے ساز و سامان ہم نے جمع کئے تھے اب اسبابِ گریہ

بنا دیئے جائیں۔ ہمارے شادیانے سازہائے غم، ضیافتِ شادی
طعامِ ماتم، بیاہ کے گیت نوحہء الم، عروس کے گلاب قبر کے
پھول۔ ہر چیز سے کہو کہ اپنی ضد آپ بن جائے

فرائرلورنس: اب بہتر یہ ہے کہ آپ اندر جائیں۔ اور خاتون آپ بھی جائیں ان کے ساتھ۔ (پیرس سے) آپ بھی جناب۔ آپ سب اس خوبصورت سراپے کو قبر میں اتارنے کی تیاری کریں۔ مشیت آپ سے پہلے ہی سرگراں ہے کہ شائد آپ سے کوئی لغزش ہوئی ہے۔ اب اُسے آزما کر اور عتاب مول نہ لیجئے

(سب چلے جاتے ہیں)

ایکٹ۔۵

سین۔ا

(مین ٹوا کی ایک گلی۔رومیو داخل ہوتا ہے)

رومیو: اگر میں خوابیدہ خوش فہمیوں کا بھروسہ کرلوں تو پھر تو رات کا خواب امیدوں کا پیام بر تھا۔میرا ناشاد دل ہلکا ہے اور کوئی انجانی کیفیت مجھے ہواؤں میں ہولے سے جُھلاتی ہے۔دل کے اندر خوشیاں اُتر آئی ہیں۔میں نے دیکھا کہ میری جولیٹ آئی ہے اور مجھے مُردہ پایا ہے۔کیسا عجیب خواب،جس میں مرے ہواؤں کو بھی خیال آتے ہیں۔پھر اُس نے اپنے بوسوں سے میرے اندر یوں زندگی پھونک ڈالی کہ میں پھر سے زندہ ہو گیا اور ہفت اقلیم کا بادشاہ بن بیٹھا۔پیار کی اصلی مٹھاس کتنی بے پایاں ہوگی کہ اس کے پرتو میں بھی اتنا سُرور ہے۔

(بالتھزار،رومیو کا ملازم داخل ہوتا ہے)

ویرونا سے کیا خبر لے کر آئے ہو بالتھازار۔تم فرائر کا خط تو نہیں لائے؟۔میری جولیٹ کیسی ہے؟۔میرے والدین کیسے ہیں؟۔جولیٹ کیسی ہے؟۔پھر سے پوچھ رہا ہوں کیونکہ اگر وہ سلامت ہے تو سب سلامت ہے۔

بالتھازار: پھر تو وہ سلامت ہے اور سب کچھ سلامت ہی ہے۔اُس کا بدن

کیپیو لیٹ کی آخری رہائش گاہ میں سویا ہے اور اُس کی روح فرشتوں کے مسکن میں۔ میں نے انہیں اُسے اُس کے اجداد کے تہہ خانے میں اُتارتے دیکھا اور بھاگتا ہوا آپ کے پاس آیا۔ اتنی بُری خبر لانے کی معافی چاہتا ہوں، مگر آپ کا یہی حکم تھا۔

رومیو: کیا ایسا ہو سکتا ہے؟۔ تو پھر ستارو، سن لو میری للکار! جا کر قلم دوات لے کر آو۔ اور پھر سواری کے لئے گھوڑا۔ آج رات میں یہاں سے نکل پڑوں گا۔

بالتھازار: حضور میری مانئے، صبر سے کام لیجئے۔ آپ کے چہرے پر زردی ہے اور وحشت، کوئی آفت آنے والی ہے۔

رومیو: تمہیں یوں ہی لگ رہا ہے۔ مجھے چھوڑ و اور جو میں نے کہا ہے وہ کرو۔ تمہارے ہاتھ فرائر نے میرے لئے کوئی خط نہیں بھیجا؟۔

بالتھازار: جی نہیں حضور۔

رومیو: کوئی بات نہیں۔ جاؤ گھوڑوں کا انتظام کرو۔ میں بھی اُدھر ہی آتا ہوں۔

(بالتھزار چلا جاتا ہے)

رومیو: جولیٹ آج رات میں بھی تیرے ساتھ لیٹوں گا۔ اب یہ دیکھنا ہے کہ کیسے۔ کمال ہے کہ بے بسی میں موذی ترکیبیں کیسی بے جگری سے ذہن میں آتی ہیں۔ مجھے یہیں آس پاس ایک دوا فروش نظر آیا تھا۔ چیتھڑوں میں ملبوس بھنویں انتہائی گہری، جڑی

بُوٹیاں جمع کرتا پھرتا تھا۔ لاغر چہرہ۔ ہڈیاں محنت کی سختی سے نمایاں۔ اُس کی شکستہ سی دکان پر ایک کچھوا ٹنگا تھا، اور ایک بُھس بھرا گھڑیال۔ بدوضع مچھلیوں کی کھال۔ اور دکان کے تختوں میں مفلسی کے نشان، چند خالی ڈبے۔ کچھ مٹی کے سبز برتن، کچھ گلے سڑے بیج، کچھ سُوکھے گلاب۔ اس بے سروسامانی کو دیکھ کر مجھے خیال آیا تھا کہ "اگر کسی کو زہر کی ضرورت پڑ جائے، جسکے بیچنے کی سزا مینٹوا میں موت ہے، تو اس بدحال سے خرید سکتا ہے"۔ لگتا ہے کہ وہ خیال مجھ سے پہلے ہی میری آنے والی ضرورت بھانپ چکا تھا۔ اب یہی دردمند مجھے زہر مہیا کرے گا۔ جہاں تک یاد آتا ہے۔ یہی گھر تھا۔ چُھٹی کا دن ہے۔ مفلس کی دکان بند ہے۔ ہو! کوئی ہے؟

(دوافروش)

دوافروش: کون ہے جو اِس زور سے آواز دیتا ہے؟

رومیو: اِدھر آؤ بھائی۔ تم غریب دِکھتے ہو۔ یہ رہے چالیس ڈیوکٹ۔ اب مجھے کچھ زہر لا کر دو۔ رتی بھر ہو لیکن اتنا تیز ہو کہ بجلی کی طرح رگ و پے میں دوڑ جائے اور مایوسِ زندگی فوراً گر کر مر جائے۔ تَن سے دَم یوں نکلے جیسے توپ سے بارُود۔

دوافروش: میرے پاس ایسے نسخے ہیں تو ضرور۔ مگر مینٹوا کے قانون میں ان کا ذکر کرنا بھی موت ہے۔

رومیو: اِس مفلسی اور خستہ حالی میں بھی تمہیں موت کا ڈر لگا ہے؟۔ تمہارے چہرے پر فاقہ ہے۔آنکھوں کی چمک ظلم اور پریشانی نے کھینچ لی ہے۔ نہ یہ دنیا تمہاری دوست ہے نہ اِس دنیا کا قانون۔ دنیا میں کوئی ایسا قانون نہیں جو تمہیں غریب سے امیر کردے۔تو پھر غربت میں کیوں رہنا؟۔توڑ ڈالو قانون اور رکھ لو یہ سکّے۔

دوافروش: میری غریبی ہاں کہنے کو بے چین ہے مگر میری ہمت انکار کرتی ہے۔

رومیو: یہ سکّے تمہاری غربت کو دے رہا ہو، ہمت کو نہیں۔

دوافروش: اسے کسی بھی چیز میں ملا کر پی جاو۔ اگر بیس پہلوانوں کا زور رکھتے ہو تو بھی باقی نہیں رہو گے۔

رومیو: یہ لو سونا۔ روحوں کا زہر۔اُس زہر سے کہیں بڑا قاتل جسے تم بیچ نہیں پاتے۔ زہر تو میں تمہیں دے رہا ہوں، تم نے کب دیا مجھے زہر۔اب خوراک خریدو۔تندرست ہو جاو۔

(دوافرش چلا جاتا ہے)

آؤ میرے یار۔تم دوست ہو۔ زہر نہیں۔ چلو میرے ساتھ جولیٹ کی قبر پر، وہاں میں تمہیں اپنے اندر سمولوں گا۔

(چلا جاتا ہے)

سین ۔۲

(فرائر لورنس کا حجرہ۔فرائر جون آتے ہیں)

فرائر جون: ہولی فرانسسکن فرائر! میرے بھائی۔

(فرائر لورنس آتے ہیں)

فرائر لورنس: مین ٹوا سے واپسی مبارک۔ رومیو نے کچھ کہلایا ہے؟۔ اگر کچھ لکھ کر دیا ہے تو وہ خط دے دیں۔

فرائر جون: میں گیا تھا کہ اپنے ساتھ چلنے کے لئے ایک راہب ڈھونڈوں۔ وہ بھی اپنے ہی حلقے کا۔ راہب ایک مکان میں مریضوں کی تیمار داری میں لگا تھا۔ وہاں شہر کے افسران تفتیش کرنے پہنچے۔ وہ سمجھے کہ ہم دونوں بھی اس مکان کے باشندے ہیں اور ہیضے کے مریض۔ انہوں نے دروازے مقفل کئے اور سب کو باہر نکلنے سے روک دیا۔ اس طرح میرا مین ٹوا جانا نہیں ہو پایا۔

فرائر لورنس: تو پھر میرا خط رومیو تک کس نے پہنچایا؟

فرائر جون: میں وہ خط بھیج نہیں پایا۔ یہ رہا۔ کوئی قاصد بھی نہ ملا جو خط آپ کو واپس پہنچاتا۔ اتنا سخت پہرہ ہے ہیضے کی وجہ سے۔

فرائر لورنس: یہ تو بدقسمتی ہوئی۔ وہ کوئی روزمرّہ کا خط نہیں تھا۔ اُس میں کچھ ایسی باتیں تھیں کہ بے حد ضروری تھا اس کا پہنچنا۔ اس غفلت

سے تو بڑا خطرہ درپیش ہو گیا۔ فرائر جوَن جاؤ اور لوہے کی ایک موٹی سلاخ لے کر آے ئے، سیدھے میرے حجرے میں۔

فرائر جوَن: میں جاتا ہوں۔

(چلا جاتا ہے)

فرائرلورنس: اب میں خود ہی اُس مردہ خانے تک جاتا ہوں۔ تین گھنٹے میں جولیٹ کے جاگنے کا وقت ہو جائے گا۔ وہ مجھ سے ناراض ہو جائے گی کہ رومیو کو اب تک اِس سارے قصے کی خبر نہیں دی گئی ہے۔ لیکن میں اُسے اپنے حُجرے میں لے آوں گا اور پھر سے رومیو کو مَیں نیا خط لکھوں گا۔

(چلا جاتا ہے)

سین ۔۳

(کپیولیٹ خاندان کی آخری آرامگاہ۔ پیرس اور اسکا ملازم لڑکا داخل ہوتے ہیں)

پیرس: لاؤ لڑکے، مشعل مجھے دو۔ اور جا کر انتظار کرو۔ بلکہ مشعل بجھا ہی دو۔ نہیں چاہتا کہ کوئی مجھے دیکھے۔ وہاں ان درختوں کے نیچے لیٹ جاو اور کان زمین سے لگائے رکھو کہ قبرستان میں قدموں کی آواز نہ آتی ہو۔ زمین نرم ہے قبروں کی کُھدائی سے، مگر چاپ تمہیں سنائی دے جائے گی۔ اگر کسی کی آہٹ سنائی دے تو مجھے کوئی آواز دے کر خبردار کرنا۔ یہ پھول مجھے دو۔ جیسا کہا ہے ویسا کرو۔

لڑکا : اکیلے قبرستان میں ڈر تو لگے گا پھر بھی ہمت کرتا ہوں۔

(چلا جاتا ہے)

(پیرس قبر کو پھولوں سے ڈھکتے ہوئے)

پیرس: تُو پھول جیسی تھی۔ پھولوں سے ہی تیری سیج آراستہ کروں گا۔ افسوس کہ اب تجھ پر مٹّی اور پتھر کا شامیانہ ہے۔ ہر رات اسے مثلِ شبنم نم کروں گا، آہوں سے کھنچے آنسوؤں سے۔ ہر رات اِسی طرح ماتم کروں گا۔ پھولوں سے آنسوؤں سے۔

(لڑکا سیٹی بجاتا ہے)

لڑکے کی طرف سے اشارہ ہے کسی کے آنے کا۔ یہ کون قسمت کا مارا ہے۔ جس کے قدم اتنی رات کو اِدھر بھٹکے؟ میری محبت کے ماتم میں خلل ڈالنے۔ مشعل بھی ہے؟ پھر تو اے رات مجھے اپنی چادر میں چُھپالے

(پیرس چھپ جاتا ہے)

(رومیو اور بالتھزار ایک لوہے کی سیخ اور کچھ اوزار لئے داخل ہوتے ہیں)

رومیو: مجھے کدال دو اور کیلیں کھینچنے کا اوزار۔ یہ خط لو۔ صبح صبح اسے میرے والد کو پہنچا دینا۔ یہ مشعل مجھے دے دو۔ اور اگر جان پیاری ہے تو چاہے کچھ بھی دیکھو، کچھ بھی سنو بیچ میں نہ آنا۔ مجھے باز رکھنے کی کوشش نہ کرنا۔ میں موت کے اس غار میں اُترا ہوں کہ اپنی محبوبہ کا چہرہ دیکھوں، مگر اُس سے بھی زیادہ اُس کی انگلی سے ایک قیمتی انگوٹھی اُتارنے، جس کی مجھے ایک مقصد کے لئے ضرورت ہے۔ اس لئے اب تم چلے جاو۔ اور اگر تم نے چُھپ کر تفتیش کرنے کی کوشش کی کہ میں کیا کرنے والا ہوں تو آسمان کی قسم میں تمہاری ہڈیاں چیر کر اس موت کے پیاسے قبرستان میں بکھیر دوں گا۔ میں اس وقت جنون میں ہوں۔ اس وقت میرے منصوبے وحشت ناک ہیں، بھوکے شیروں اور بپھرے

سمندر سے بھی زیادہ۔

بالتھازار: میں چلا جاوں گا حضور۔ آپ کو کوئی تکلیف نہیں دوں گا۔

رومیو: ہاں۔ وفاداری کا یہی تقاضا ہے ۔ یہ لو۔ جیو۔ پھولو پھلو۔ الوداع۔

بالتھازار: اب تو میں ضرور چھپ کر دیکھوں گا۔ ان کی آنکھوں سے ڈر لگ رہا ہے۔ خدا جانے کیا کرنے والے ہیں۔

(چھپ جاتا ہے)

رومیو: نفرت انگیز اژدہے، آدم نگلنے کو بے چین۔ تُو جو ہمارے دل کے پیاروں کو اپنا لقمہ بناتا ہے، آج میں تیرے ہوسناک جبڑے چیروں گا اور بھروں گا اور بھی خوراک۔ کتنی چاہئے تجھے۔

(رومیو قبر کھولتا ہے)

پیرس: یہ تو جلاوطن مونٹ گیو ہے۔ وہ مغرور، جس نے میری جولیٹ کے بھائی کا قتل کیا تھا۔ شائد ہمارے مُردوں کو بے عزت کرنے آیا ہے۔ مزہ چکھاتا ہوں اسے۔ اپنے خونی کاروبار سے باز آ۔ بھلا مُردوں سے بھی کوئی انتقام لیتا ہے۔ بے شرم۔ تُو ایک سزا یافتہ مجرم ہے۔ میرے ساتھ قانون کے سامنے چل، جس کا فیصلہ ہے کہ تجھے مرنا ہے۔

رومیو: مرنا ہی ہے۔ اسی لئے یہاں آیا ہوں۔ میرے دوست، ایک بپھرے جانور کو نہ بھڑکاؤ۔ یہاں سے چلے جاؤ، مجھے اکیلا چھوڑ

دو۔ اِن گزرے آہوؤں پر نظر دوڑاو۔ ڈرو اِن کے انجام سے۔ مجھے للکار کر ایک اور گُناہ میرے سر نہ تھوپو۔ چلے جاؤ۔ یقین جانو۔ خود سے زیادہ تمہاری جان پیاری ہے مجھے۔ اپنی جان کو ہی تمام کرنے تو یہاں آیا ہوں۔ یہاں نہ رہو۔ جاؤ۔ زندہ رہو۔ کبھی یاد کرنا کہ ایک دیوانے نے رحم کھا کر تمہیں زندہ چھوڑ دیا تھا۔

پیَرس: رد کرتا ہوں تمہاری منّت۔ گرفتار کرتا ہوں تمہیں کہ ایک مجرم ہو۔

رومیو: اگر ایسے تو ایسے ہی سہی۔ لے، یہ لے۔

(لڑتے ہیں)

لڑکا : رحم خدایا! یہ تو لڑنے لگے۔ چوکیدار کو بُلاتا ہوں۔

(لڑکا چلا جاتا ہے)

پیَرس: مرنے کو ہوں۔ اگر رحم والے ہو تو تابوت کھول کر مجھے جولیٹ کے برابر لٹا دو۔

(مر جاتا ہے)

رومیو: بے شک یہی کروں گا۔ چہرہ دیکھ لوں تمہارا۔ مرکیوشیو کے عزیز۔ کاؤنٹی پیَرِس!۔ یہاں آتے ہوئے راستے میں میرے آدمی نے شاید کچھ کہا تھا جس پر میرا منتشر دماغ اُس وقت دھیان نہ دے سکا۔ شائد اُس نے کہا تھا کہ پیَرس جولیٹ سے

شادی کرنے والا تھا۔ایسا کہا تھا اُس نے؟۔یا میرا وہم ہے؟۔یا شائد جولیٹ کا نام سُنتے ہی میں پاگل ہو گیا اور ایسا سمجھ بیٹھا۔ لاؤ مجھے اپنا ہاتھ دو۔ بدنصیبی کی کتاب میں تمہارا نام بھی میرے ہی ساتھ لکھا تھا۔ میں تمہیں ایک شاندار قبر میں دفناوں گا۔ بلکہ اس کو قبر کیوں کہیے، راحت کدہ کہیے ۔ جولیٹ یہاں آرام کر رہی ہے اور اُس کی خوبصورتی اِس تہہ خانے کو گہوارۂ حُسن بنا رہی ہے، جہاں روشنی ہی روشنی ہے ۔ بے جان آدمی تو اب یہاں ٹھکانہ کرلے ۔ تیری تدفین بھی تو ایک مُردہ ہی کر رہا ہے۔ کتنی بار ہوا ہے کہ جب موت کا وقت قریب آیا ہے تو مرنے والے میں ایک خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ جسے تیمار دار بجلی کی چمک کہتے ہیں۔مگر میں اسے بجلی کیونکر کہوں؟ میرا پیار، میری شریکِ زندگی۔موت جس نے تیری سانس کا رَس کشید کیا ہے۔تیرے حُسن کے آگے کتنی بے بس ہے۔ تجھ سے جیت نہیں پائی وہ۔ حُسن کی دیوی تیرے لب و رخسار پر گلابی چھڑکاؤ کر رہی ہے اور موت کے زرد چہرہ ہرکاروں کا وہاں کوئی گزر نہیں۔ٹی بولٹ تم وہاں خون آلود چادر میں لپٹے پڑے ہو۔ میں تمہیں اس سے بڑھ کر اور کیا سوغات پیش کروں کہ انہی ہاتھوں سے جنہوں نے تمہاری جوانی کو دو آدھا کر دیا تھا، تمہارے دشمن کا سینہ بھی چاک کر رہا ہوں۔ مجھے معاف کرنا میرے بھائی۔ آہ! جولیٹ، تم

موت میں بھی اتنی حسین کیوں ہو؟ کیا میں یہ مان لوں کہ موت بھی تم پر عاشق ہے اور بدنیتی سے تمہیں اِس تاریکی میں اِس لئے چھپا کر رکھتی ہے کہ تم سے عاشقی کرے؟ اِس خیال سے میں تمہارے پاس ہی ٹھہروں گا اور ایک پل کے لئے بھی تمہیں نہ چھوڑوں گا۔ یہیں رہوں گا انہی کیڑوں کے بیچ، جو تمہاری عروسی کنیزیں ہیں۔ اسی کو اپنی ابدی آرام گاہ بناوں گا۔ اور اس ستم خوردہ جسم پرستاروں کی حکمرانی کا خاتمہ کروں گا۔ آنکھو آخری دیدار کرلو اور بازوو آخری آغوش۔ لبو، موت کی گزرگاہ، ایک بوسہ، عروسی کے ساتھ موت کو اِس ابدی تصفیئے پر مہر لگانے دو۔ آ۔ اے تلخ کام ہم سفر۔ بے تاب مانجھی۔ لے چل اِس کشتی کو طوفان کے بیچ اور ٹکرانے دے تھپیڑوں سے کہ یہ اب شکستہ ہی ہے۔ اپنے پیار کے نام (پی لیتا ہے)۔ فقیر تو سچا تھا۔ تیرے تریاق میں بہت تیزی ہے۔ ختم ہوتا ہوں ایک بوسے کے ساتھ۔

(گر جاتا ہے)

(فرائر لورنس لوہے کی سیخ، کدال وغیرہ لئے داخل ہوتا ہے)

فرائر لورنس: سینٹ فرانس، میرے پیروں کو پرواز دے۔ قبروں کے بیچ گرتا لڑکھڑاتا آیا ہوں۔ کون ہے وہاں؟

بالتھازار: ایک دوست۔ جسے آپ اچھی طرح پہچانتے ہیں۔

فرائرلورنس: خدا تمہیں خوش رکھے لڑکے ۔ بتاو یہ کیسی روشنی ہے اندر جو کھوپڑیوں اورڈھانچوں کو بے مقصد اُجاگر کیئے جاتی ہے؟ لگتا تو ہے کہ کیپیولیٹ کے غم خانے سے آرہی ہے یہ روشنی ۔

بالتھازار: وہیں سے آرہی ہے حضور۔ میرے مالک اندر ہیں ۔ وہی جنکی نگرانی کی آپ نے تاکید کی تھی ۔

فرائرلورنس: کون؟

بالتھازار؛ رومیو

فرائرلورنس: کب سے ہے یہاں؟

بالتھازار: کوئی آدھ گھنٹے سے ۔

فرائرلورنس: میرے ساتھ اندر چلو۔

بالتھازار: میں نہیں ہمت کرسکتا۔ میرے مالک کونہیں خبر کہ میں یہاں ہوں۔ انہوں نے مجھے بُری طرح دھمکایا تھا کہ اگر میں یہاں ان کی سُن گن لیتے پایا گیاتو جان سے ماردیں گے۔

فرائرلورنس: پھر یہیں ٹھہرو۔ میں اکیلے جاتا ہوں۔ کچھ ڈرسا لگ رہا ہے۔ کسی آفت کے آنے کا خوف ۔

بالتھازار: میں یہاں درخت کے نیچے سو گیا تو خواب میں دیکھا کہ میرے مالک اور کسی اور کے بیچ لڑائی ہوئی اور میرے مالک نے اُس کو مارڈالا۔

فرائرلورنس: رومیو!

(فرائرلورنس رُک کرخون اور تلواروں کو دیکھتا ہے)

خدایا رحم! رحم۔ یہ کس کا خون ہے جو اِس آرام گاہ کے سنگی دروازے کو سرخ کرتا ہے؟ اور یہ خون آلود تلواریں اِس سکون گاہ میں پڑی ہیں، اپنے مالکوں کے بغیر؟ رومیو! اس قدر زرد؟۔ اور یہ کون ہے؟۔ پیرِس بھی؟۔ خون سے تر بتر؟۔ کون سی نامہربان گھڑی تھی جس نے یہ خونی کھیل رچایا؟۔ لڑکی جاگنے کو ہے۔

(جولیٹ جاگتی ہے)

جولیٹ: فرائر، میرے مسیحا! میرا شوہر کہاں ہے؟۔ یاد ہے کہ یہاں ہی جاگنا تھا مجھے۔ اور یہیں ہوں۔ میرا رومیو کہاں ہے؟

فرائرلورنس: کچھ شور سا آ رہا ہے اس طرف۔ اِس موت، وبا اور ابدی نیند کے اِس کارخانے سے نکل چلو۔ ہم سے بڑی ایک طاقت نے جسے ہم اُلٹ نہیں سکتے، ہماری تدبیر اُلٹی کر دی ہے۔ آؤ نکل چلو۔ تمہارا شوہر تمہارے ساتھ مرا پڑا ہے اور پیرِس بھی۔ چلو میں تمہیں یہاں سے نکال کر راہباؤں کی عبادت گاہ میں چھوڑ آؤں۔ سوال پوچھ کر دیر نہ کرو۔ میرا یہاں ہونا مناسب نہیں۔

جولیٹ: آپ جائیے۔ مجھے کہیں نہیں جانا۔

(فرائرلورنس چلے جاتے ہیں)

یہ کیا ہے؟ میرے رومیو کے ہاتھ میں یہ کیسی شیشی ہے؟ زہر ہے، جس نے اُسے وقت سے پہلے مار دیا۔ کیسی لالچ ہے؟ سب پی

گئے؟ ایک قطرہ دوست داری بھی نہیں چھوڑا کہ میں بھی ساتھ آ جاتی؟ تمہارے ہونٹ چومتی ہوں کہ شاید کچھ زہر رہ گیا ہو اُن پر۔ وہ اکثیر جو مجھے تم سے ملا دے۔ (اُسے بوسہ دیتی ہے) تمہارے ہونٹ گرم ہیں۔

پہریدار: (باہر) آگے چلو لڑکے۔ کہاں ہیں وہ لوگ؟

جولیٹ: آوازیں آ رہی ہیں۔ جلدی کرنا چاہئے۔ دردمند خنجر۔ اب میرا دل ہے تیری نیام۔ اب مجھے مرنے دے۔

(خود کو چھرا گھونپتی ہے، گر جاتی ہے)

(لڑکا اور پہریدار داخل ہوتے ہیں)

لڑکا: یہی جگہ تھی۔ وہاں، جہاں مشعل جل رہی تھی۔

پہریدار: زمین خون سے رنگی ہے۔ چرچ کے احاطے میں جا کر دیکھو۔ دو تین لوگ۔ جاؤ۔ جو بھی ملے اُسے گرفتار کر لو۔

(کچھ پہریدار چلا جاتے ہیں)

یہ کیسا ہولناک منظر ہے۔ کاؤنٹ یہاں پڑے ہیں۔ جولیٹ خون میں لت پت۔ گرم، تازہ خون۔ مگر اسے تو یہاں لیٹے دو دن ہو گئے۔ جا کر بادشاہ کو خبر کرو۔ کیپیولیٹ کو جا کر بتاؤ۔ مونٹ گیو کو جگاؤ۔ باقی لوگ اِدھر اُدھر دیکھو۔

(کچھ پہریدار چلے جاتے ہیں)

واردات کی جگہ تو یہی ہے۔ مگر کیوں کھیلا گیا یہ بھیانک کھیل۔ یہ

تو حالات جانے بغیر نہیں بتایا جا سکتا۔

(کئی پہریدار بالتھزار کے ساتھ داخل ہوتے ہیں)

دوسرا پہریدار: یہ رہا رومیو کا ملازم۔ یہ ہمیں کلیسا میں ملا۔

پہلا پہریدار: اسے اپنی تحویل میں رکھو جب تک بادشاہ آتے ہیں۔

(ایک اور پہریدار فرائر لورنس کے ساتھ داخل ہوتا ہے)

تیسرا پہریدار: یہ ایک پادری ہے جو کانپتا ہے، آہیں بھرتا ہے، روتا ہے۔ کلیسا کی طرف سے آ رہا تھا۔ ہم نے یہ کدال اس سے لی ہے۔

پہلا پہریدار: مشتبہ ہے۔ اسے بھی تحویل میں رکھو۔

(بادشاہ اپنے حواریوں کے ساتھ داخل ہوتا ہے)

بادشاہ: صبح صبح یہ کون سی آفت آ گئی ہے جو مجھے بیدار کر کے بُلایا گیا؟

(کیپیولیٹ، لیڈی کیپیولیٹ اور ملازمین داخل ہوتے ہیں)

کیپیولیٹ: کس بات کا ہنگامہ ہے؟

لیڈی کیپیولیٹ: باہر سڑک پر کچھ لوگ "رومیو" کی آوازیں لگا رہے ہیں۔ کچھ "جولیٹ" کی، کچھ پیرِس کی۔ اور سب چیختے چلاتے ہماری مردہ گاہ کی جانب دوڑتے آ رہے ہیں۔

بادشاہ: یہ کون سی دہشت ہے جو میرے کانوں پر آواز لگا رہی ہے؟

پہلا پہریدار: سرکار کاؤنٹی پیرس پڑے ہیں یہاں۔ تلوار کی کاٹ سے بے جان۔ رومیو بھی مر چکا ہے، اور جولیٹ اُس سے پہلے۔ تازہ خون ہے، ابھی مرے ہیں۔

بادشاہ: چاروں طرف آدمی دوڑاؤ۔ کھوج لگاؤ کہ کس طرح ہوئے ہیں یہ قتل۔

پہلا پہریدار: یہ ایک پادری ہے حضور، اور یہ، رومیو کا ملازم۔ ان کے پاس سے اوزار نکلے ہیں جس سے قبر خانے کا دروازہ کھولا جا سکے۔

کیپیولیٹ: دیکھو، دیکھو۔ جولیٹ کس طرح خون میں لپٹی ہے۔ خنجر کیسی غلطی کر بیٹھا۔ اُسے تو اُس مونٹگیو کے پار ہونا تھا۔ ہماری بیٹی کے سینے میں کیسے اُتر گیا؟

لیڈی کیپیولیٹ: موت کی یہ پکار تو اب ہمیں بھی قبر کی طرف بُلا رہی ہے۔

(مونٹ گیو داخل ہوتا ہے)

بادشاہ: جاگ اُٹھے ہو مونٹ َگیو، اتنا سویرے۔ یہ دیکھنے کہ تمہارا بیٹا، تمہارا وارث کون سی نیند سوتا ہے؟

مونٹ َگیو: میرے بادشاہ۔ میری بیوی تو رات ہی چل بسی۔ بیٹے کی جلاوطنی کا غم اُس سے برداشت نہ ہوا۔ اب کون سی آفت رہ گئی ہے ان بوڑھی آنکھوں کے لیے؟

بادشاہ: آؤ۔ خود ہی دیکھ لو۔

مونٹ َگیو: شریر لڑکے! کس نے سکھایا کہ باپ سے پہلے قبر میں اُتر جاؤ؟

بادشاہ: غم و غصے کو روک لو تھوڑی دیر۔ جب تک ہم اس معمے کو سلجھائیں۔ تہہ تک پہنچیں۔ حقیقت جانیں۔ پھر میں غم میں تمہاری امامت بھی کروں گا اور موت تک رہنمائی بھی۔ جب

تلک غم کو لگام دو، صبر کو تھام لو۔ مشتبہ لوگ سامنے لائے جائیں۔

فرائر لورنس: سب سے مشتبہ تو میں ہوں۔ کچھ کر پانے سے معذور مگر پھر بھی مشتبہ کہ قتل کے حالات اور مقام دونوں میرے ہی خلاف گواہی دیتے ہیں۔ میرے اوپر ہی الزام آتا ہے۔ ان دہشتناک موتوں کا۔ آپ کے سامنے کھڑا ہوں کہ خود پر الزام بھی لگاؤں اور صفائی بھی پیش کروں۔ ملزم بھی ٹھہراؤں اور معاف بھی کر دوں۔

بادشاہ: فوراً بیان کرو کہ تمہیں کیا معلوم ہے۔

فرائر لورنس: مختصر بیان کروں گا کہ اب اتنی سانسیں نہیں رہ گئی ہیں کہ طوالت کروں۔ رومیو، جو وہاں مرا پڑا ہے، جولیٹ کا شوہر تھا۔ اور جولیٹ جو مری پڑی ہے اُس کی منکوحہ بیوی۔ میں نے ہی اُنہیں اس رشتے میں باندھا تھا۔ افسوس کہ اُن کے بندھن کا دن ٹی بولٹ کی موت کا بھی دن تھا۔ جس کی قبل از موت نے رومیو کو جلاوطن ٹھہرایا۔ جولیٹ کی اشک افشانی اس کے لئے تھی، ٹی بولٹ کے لئے نہیں۔ اُس کا غم ہلکا کرنے کے لئے آپ نے اُس شادی شدہ کی شادی پیرِس سے کرنے کی ہدایت کی تھی۔ تب وہ میرے پاس آئی روتی، گڑگڑاتی کہ اُسے اِس دوہری شادی سے نجات دلانے کی کوئی تدبیر کروں، ورنہ وہ وہیں خود کو ختم کرلے گی۔ تب میں نے اُسے ایک عرق دیا، جسے میری

کیمیا گری نے دریافت کیا تھا۔ اُس عرق نے وہی کر دکھایا جو میرا منشا تھا۔ یعنی اُس پر موت کے سارے آثار طاری کر دیئے۔ اور پھر میں نے رومیو کو خط لکھا کہ رات کی تاریکی میں اس جگہ آئے اور اُسے اِس عارضی تدفین سے نکال لے۔ اُسی وقت عرق کا اثر بھی زائل ہونا تھا۔ لیکن فرائر جوَن، میرا قاصد، وقت پر اُس تک نہ پہنچا اور نہ ہی میرا خط اُسے پہنچ سکا۔ تب میں تنہا وقتِ مقررہ پر جولیٹ کی آبائی قبر گاہ پہنچا کہ اُسے یہاں سے نکال کر اپنے حُجرے میں لے جاوں اور رومیو کو خبر کروں۔ مگر جب وقت سے کچھ منٹ پہلے پہنچا تو دیکھا کہ رومیو اور پیَرِس میرے آنے سے پہلے ہی مرے پڑے ہیں۔ جب وہ جاگی تو میں نے اُس سے کہا کہ میرے ساتھ نکل چلے اور اس آفتِ ناگہانی کو صبر سے جھیلنے کی کوشش کرے۔ پھر کچھ آوازیں آئیں جنہیں سُن کر میں ڈر گیا۔ غم کی شدّت میں جولیٹ نے انکار کر دیا، اور جیسا کہ اب ظاہر ہوا، خود کو ختم کر لیا۔ اتنا ہی جانتا ہوں میں۔ اِس شادی کی گواہ جولیٹ کی انا بھی ہے۔ اگر اس سارے واقعے میں میرا جُرم نظر آتا ہے تو کڑی سزا دی جائے اور گنتی کی سانسیں وقت سے پہلے ہی چھین لی جائیں۔

بادشاہ: ہم ابھی تک تمہیں پارسا جانتے ہیں۔ رومیو کا ملازم کہاں ہے؟ وہ کیا کہتا ہے؟

بالتھازار: میں نے جولیٹ کی موت کی خبر اپنے مالک کو سنائی جسے سُن کر وہ طوفان کی سی تیزی سے اِس جگہ آئے، مجھے اپنے والد کے لئے ایک خط دیا اور دھمکایا کہ اگر میں اِس جگہ سے فوراً نہ چلا گیا تو مجھے قتل کر دیں گے۔ میں نہیں گیا، یہیں چُھپا رہا۔

بادشاہ: لاؤ، وہ خط مجھے دکھاؤ۔ کاؤنٹی پیرِس کا آدمی کہاں ہے؟

لڑکا: وہ پھول لے کر آئے تھے جولیٹ کی قبر پر چڑھانے۔ مجھ سے دُور ٹھہرنے کو کہا۔ تب ہی کوئی دوسرا وہاں آیا، مشعل لئے۔ میرے مالک نے اُس پر تلوار کھینچ لی۔ میں بھاگا کہ جا کر پہرے دار کو بُلاؤں۔

بادشاہ: اس خط سے فرائر کی باتوں کی تصدیق ہوتی ہے۔ کہاں ہیں یہ دونوں دشمن؟ کَیپیو لیٹ اور مونٹ َگیو؟ دیکھو کیسا قہر برسا تمہاری دشمنی پر کہ فلک نے تمہاری نفرت کے شعلوں کو محبت کی نمی سے سرد کیا۔ میں نے بھی، کہ تمہاری عداوتوں کی موثر روک تھام نہ کر پایا، نقصان اُٹھایا اور کتنے عزیز گنوا دیئے۔ سب کو سزا ملی...... سب کا نقصان ہوا۔

کَیپیو لیٹ: مونٹ َگیو، لاؤ اپنا ہاتھ دو کہ اسی کو اپنی بیٹی کا مہر سمجھوں گا۔

مونٹ َگیو: مگر میں اِس سے کچھ بڑھ کر دینا چاہتا ہوں۔ میں اُس کا مجسمہ سونے میں کھڑا کروں گا شہر کے بیچوں بیچ کہ یہ شہر اُسی کے نام سے جانا جائے۔ ویرونا میں جولیٹ سے زیادہ شاندار کسی کا

مجسمہ نہیں ہوگا۔

گیپیولیٹ: اور اتنا ہی شاندار رومیو کا مجسمہ ہوگا۔ شانہ بہ شانہ۔ دونوں بچے ہماری نفرتوں کا نشانہ بن گئے۔

بادشاہ: اُداس خاموشی کی ایک لہر نے آج ویرونا کو ڈھانپ رکھا ہے۔ سورج شرمندگی سے منہ چھپا رہا ہے۔ جاؤ، اور جو ہوا اُس پر غور کرو۔ کچھ کو سزا ملے گی، کچھ کو معافی۔ انتہائے غم کی یہ داستان بھولی نہ جائے گی۔ صدیوں سنائیں گے قصہ گو۔ کہ "ایک تھی جولیٹ......اور ایک اُس کا رومیو"

...... شیکسپیئر کے ڈراموں کے ترجمے جو میری نظر سے گزرے ہیں ان میں مترجم کی علمیت کا احساس تو ضرور ہوتا ہے مگر ایسا لگتا ہے کہ مترجم کوئی علمی مقالہ لکھ رہا ہے۔ خالد احمد خاص طور پر اس بات کو ذہن میں رکھتے ہیں کہ اوّل تو ڈرامہ پڑھنے کے لیے نہیں لکھا جاتا، اسٹیج پر پیش کرنے کے لیے لکھا جاتا ہے۔ اور دوسرے یہ کہ ڈرامے کی عبارت اور مکالمہ ایک اداکار کی وہ زبان ہے جو وہ اِس لمحے، آج، ابھی، اپنے خیال کے اظہار کے لیے استعمال کر رہا ہے۔

رومیو اور جولیٹ، ایک عشقیہ داستان (love story) ہے، اور جیسا کہ دوسری ایسی داستانوں (شیریں فرہاد، سسّی پنّوں) کا دستور ہے کہ بے پناہ محبت کرنے والوں کا انجام موت ہی ہوتا ہے۔ رومیو اور جولیٹ بھی موت سے ہم کنار ہو جاتے ہیں۔ یہ کھیل شیکسپیئر نے 1594ء میں لکھا لیکن اُس وقت سے اب تک مغرب میں ہر عہد اور ہر صدی میں رومیو اور جولیٹ کئی بار پیش کیا جا چکا ہے۔ میرے خیال میں اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کھیل کی بُنت اور اس میں جذبات کا ہیجان اور خاص طور پر اس کی love poetry ہمیں اپنے سحر میں یوں گرفتار کر لیتی ہے کہ کھیل کے اختتام تک پہنچتے پہنچتے ہماری آنکھیں پُرنم ہو جاتی ہیں۔

شیکسپیئر کے اردو یا کسی اور زبان کے ترجمے میں سرور اور عرفان نہیں مل سکتا اس لیے کہ تلمیحات و تلازمے ہمارے تصوّرات اور ہماری سوچ سے لگّا نہیں کھاتے۔ لیکن خالد احمد نے ایسی جانفشانی سے اس کا ترجمہ کیا ہے کہ ہمیں نہ صرف شیکسپیئر کے خیالات کی وسعت اور اس کے بے پایاں تصوّرات کا اندازہ ہو جاتا ہے بلکہ اُس کی شعریت کا عُنصر بھی ہم تک پہنچ جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ تھیٹر کے ایک منجھے ہوئے آدمی ہیں اور ڈرامے کی گھتیاں سلجھانے کا کام انہیں آتا ہے۔ اس سے پہلے بھی وہ شیکسپیئر کے ڈرامے ترجمہ کر چکے ہیں۔ میں یہاں خاص طور پر اُن کے King Lear جیسے دھانسو ڈرامے کا ذکر کروں گا جس کا ترجمہ انہوں نے ایسی مشّاقی سے کیا ہے کہ جب کھیل پیش کیا گیا تو سبھی نقادوں نے ان کے ترجمے کو بہت سراہا............

ضیا محی الدین



IHSR
Institute of Historical & Social Research
Centre for People's History and Dynamics of Change